عمران سیریز
سپریم فائٹر
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین اسلام مسنون ۔ نیا ناول "سپریم فائٹر" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول اپنے متنوع پلاٹ ۔ کہانی کے تانے بانے اور ٹیمپو کے لحاظ سے یقیناً آپ کو بے حد پسند آئے گا۔ سیکرٹ سروس میں شامل سارے افراد ہی اپنی اپنی جگہ سپر فائٹر کہلانے کے حقدار ہیں ۔ لیکن جب ایسے فائٹرز مقابلے پر آ جائیں جنہیں سب سپر فائٹر تسلیم کرنے پر مجبور ہوں تو ان کے مقابلے کے لئے سپریم فائٹر کا سامنے آنا ناگزیر ہو جاتا ہے ۔ اس کہانی میں بھی چار ایسے سپر فائٹرز عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے پر اترے جنہیں مسلمہ طور پر سپر فائٹرز تسلیم کیا جاتا ہے لیکن عمران نے جب ان کے مقابلے پر سپریم فائٹر کو آگے بڑھایا تو پھر مارشل آرٹ کا ایسا حیرت انگیز اور ناقابل فراموش مقابلہ وجود میں آیا کہ عمران جیسے شخص کی آنکھیں بھی حیرت اور خوف سے پھٹ گئیں اور اس مقابلے کے انجام پر عمران نے بے اختیار سپریم فائٹر کو گلے لگا لیا جب کہ جوانا جیسا فائٹر بھی اُسے سیلوٹ کرنے پر مجبور ہو گیا یہ سپریم فائٹر کون تھا ۔ یہ تو کہانی پڑھنے کے بعد ہی آپ کو معلوم ہو سکے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس مقابلے کی روئیداد پڑھنے کے بعد آپ بھی اُسے سپریم فائٹر تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے ۔ کیونکہ آپ کے خطوط بھی کم دلچسپ نہیں ہوتے ۔

پرانا جہلم سے عبدالرشید ناز صاحب لکھتے ہیں۔ "ڈیشنگ ایجنٹ" آپ کے شاہکار ناولوں میں ایک خوبصورت اضافہ ثابت ہوا ہے۔ ہمیں یہ ناول بے حد پسند آیا ہے لیکن آپ سے ایک شکوہ ضرور کرنا ہے کہ آپ عمران کے ساتھ جو دوسرا کردار شامل کرتے ہیں اُسے ناول کے آخر میں موت کے گھاٹ اُتروا دیتے ہیں۔ ڈیشنگ ایجنٹ میں جو دو کردار مائیکل اور یارکی سامنے آتے ہیں وہ بے حد خوبصورت کردار تھے خاص طور پر یارکی کا کردار تو بیحد جاندار تھا۔ لیکن ان کی موت پر ہمیں اس قدر افسوس ہوا کہ ہم بیان نہیں کر سکتے آپ ایسے اچھے کرداروں کا خاتمہ نہ کروا دیا کریں"۔

عبدالرشید ناز صاحب! ڈیشنگ ایجنٹ کی پسندیدگی کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں لیکن جہاں تک آپ کے شکوے کا تعلق ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مائیکل اور یارکی عمران کے ساتھ شامل نہیں ہوئے تھے بلکہ تنویر کے ساتھی تھے اور دوسری بات یہ کہ شاید اللہ تعالیٰ کو تنویر اور ان دونوں کا بھرم قائم رکھنا مقصود تھا کہ جزیرے کی تباہی میں یارکی اور مائیکل دونوں ہلاک ہو گئے۔ ورنہ جس طرح مائیکل یارکی میں دلچسپی رکھتا تھا اور یارکی جس طرح تنویر میں دلچسپی لینے لگ گئی تھی اور تنویر کی دلچسپی سے تو آپ پہلے سے ہی واقف ہیں۔ اس لئے اگر یہ دونوں زندہ رہتے تو ـــــــ اس کے بعد کے مناظر کا آپ خود بہتر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ویسے کردار تو کہانی کی ڈیمانڈ کے مطابق ہی سامنے آتے رہتے ہیں اور غائب ہوتے رہتے ہیں ورنہ میری کیا جرأت کہ میں کسی کی موت و زندگی کا فیصلہ کر سکوں۔ اُمید ہے کہ آپ کا شکوہ دُور ہو گیا ہوگا۔

ساہیوال سے تحسین بابر لکھتے ہیں۔ "انوسٹری گروپ" بے حد پسند آیا ہے اس ناول کی کہانی اس قدر جاندار اور خوبصورت ہے کہ شروع کرنے کے بعد جب تک ختم نہیں ہوئی، ہم کتاب کے صفحات سے نظریں تک نہیں ہٹا سکے۔ ایسا اچھا ناول لکھنے پر ہماری طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔ البتہ ایک غلطی کی طرف اشارہ ضرور کروں گا کہ انوسٹری گروپ کے صفحہ ۲۰۱ سطر نمبر گیارہ حصہ اول میں لکھا ہے۔ "شکیل صاحب! ہمیں کتنی دُور جانا ہوگا"، سمندر کے اندر پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدیقی نے پوچھا۔ حالانکہ یہاں سمندر کی جگہ آپ کو کار لکھنا چاہیئے تھا۔

تحسین بابر صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے دلی طور پر مشکور ہوں۔ آپ کی پسندیدگی میری تخلیقی صلاحیت کے لئے مہمیز کا کام دیتی ہے آپ نے جس غلطی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر آپ اس سطر کو غور سے پڑھیں تو آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ یہ غلطی نہیں ہے۔ "سمندر کے اندر" الفاظ کے بعد فقرہ ختم ہو جاتا ہے اور فقرہ ختم ہونے کی نشانی " بھی اس پر موجود ہے۔ آپ نے دراصل آگے والے الفاظ کو بھی ان الفاظ کے ساتھ شامل کر کے پڑھا ہے۔ یہ تو بالکل ویسے ہی ہو گیا ہے کہ جیسے ایک مشہور فقرہ ہے "روکو مت جانے دو" ـــ اس میں اگر روکو مت کے بعد ڈیش ہو تو فقرہ بن جاتا ہے ـــ "روکو مت ـــ جانے دو" ـــ اور اگر روکو کے بعد ڈیش ہو تو پھر فقرہ بن جاتا ہے ـــ "روکو ـــ مت جانے دو" ـــ اُمید ہے کہ آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

شیخوپورہ، گورنمنٹ کمرشل کالج سے نوید انور ملک صاحب لکھتے ہیں۔ "ڈیشنگ ایجنٹ ایک لاجواب ناول ہے۔ اس میں آپ نے تنویر کو جس انداز میں پیش کیا ہے وہ واقعی ناقابلِ فراموش ہے۔ ایک پوائنٹ البتہ میری

سمجھ میں نہیں آیا کہ ٹریشنگ ایجنٹ حصہ دوم کے صفحہ نمبر ۱۶۴ میں کر تنویر نے
ایک ریوالور سے آٹھ افراد کا خاتمہ کر دیا۔ حالانکہ ریوالور میں تو صرف چھ
گولیاں ہوتی ہیں اور چھ گولیوں سے آٹھ افراد کیسے ہلاک ہو گئے۔ امید ہے
آپ ضرور وضاحت فرمائیں گے۔"

نوید انور ملک صاحب! ناول کی پسندیدگی کا شکریہ۔ شکاریوں کے
قصے تو آپ پڑھتے ہی رہتے ہوں گے۔ وہ سننے والوں پر اپنے بہترین
نشانے کا رعب ڈالنے کے لئے ایسی ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو بظاہر ناقابلِ
یقین ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شکاری صاحب نے ایک بار کہہ دیا کہ
انہوں نے ایک گولی سے تین ہرن بیک وقت شکار کر لئے۔ سننے والوں
میں سے ایک شخص سے نہ رہا گیا تو اس نے پوچھ لیا کہ جناب! یہ کیسے ممکن
ہے کہ ایک گولی سے بیک وقت تین ہرن شکار ہو جائیں۔ انہوں نے
بڑے غصے سے فرمایا کہ کیوں ممکن نہیں ہے۔ تینوں ہرن میرے سامنے
قطار بنا کر کھڑے تھے۔ اسی پوائنٹ کو ایک اور شکاری صاحب نے اس
طرح واضح کیا کہ ایک ہرن تو گولی کھا کر مرا۔ باقی دو ذرا زیادہ حساس تھے
وہ یہ سمجھ کر مر گئے کہ شاید گولی انہیں لگی ہے۔ لیکن یہاں ایسی کوئی بات
نہیں۔ دراصل آپ نے یہ فرض کر لیا ہے کہ ریوالور کا چیمبر صرف چھ
گولیوں کا ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ ایسی بات نہیں۔ بھاری ریوالوروں میں
آٹھ بلکہ بارہ گولیوں والے چیمبرز بھی ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ پوائنٹ واضح
ہو گیا ہو گا۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

عمران سلیپنگ گاؤن پہنے ہوئے بڑے مزے سے صوفے پر
نیم دراز تھا اس نے اپنی ٹانگیں سامنے رکھی میز پر پھیلا رکھی تھیں اس کے ایک
ہاتھ میں ایک اخبار تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں چائے کی پیالی پکڑی ہوئی تھی
اور وہ مزے سے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے اخبار کی سرخیوں پر طائرانہ
نظریں دوڑا رہا تھا۔ جب کہ سلیمان کچن میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف
تھا۔ آج عمران نے اُسے خصوصی ناشتہ لانے کا حکم دیا تھا اور سلیمان
غریب کی کم بختی آئی ہوئی تھی کیونکہ جب بھی عمران خصوصی ناشتے کی فرمائش
کرتا سلیمان کی جان عذاب میں آ جاتی۔

آج بھی صبح سویرے جب عمران سلیمان کو بلا کر خصوصی ناشتے کا آرڈر دے رہا
تھا تو سلیمان نے خصوصی ناشتے سے بچنے کیلئے لاکھ بہانے بنائے لیکن عمران نے
اس کی ایک نہ سنی اور مجبوراً سلیمان کو خصوصی ناشتے کے لئے پہلے بازار جانا
پڑا اور اب وہ کچن میں کھڑا بڑبڑا بھی رہا تھا اور ناشتہ بھی بنا رہا تھا۔ عمران

کا خصوصی ناشتہ بڑا زوردار ہوتا تھا۔ سری پائے کی یخنی ــــ آدھے درجن انڈوں کا آملیٹ ــــ چہار مغز کا حریرہ ــــ فروٹ چاٹ کی پلیٹ ــــ مغز بادام اور دودھ کی مکسنگ سے تنی ہوئی چپاتی ــــ اور کریم کافی ــــ اور ناشتہ بھی وقت پر۔ اب ظاہر ہے یہ پہلوانوں والا ناشتہ تیار کرنے کے لئے سلیمان کو کچن میں مسلسل خٹک ڈانس کرنا پڑتا تھا۔ یہ تو درست تھا کہ عمران کا موڈ ایسا ناشتہ کرنے کے لئے مہینوں بعد بنتا تھا لیکن جب بھی اس کا موڈ بن جاتا سلیمان کی واقعی کم بختی آجاتی۔

"سلیمان ناشتہ تیار ہوگیا؟" ــــ عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے زور سے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"ابھی تو سری پائے گل رہے ہیں۔" سلیمان نے جھلاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"دھیان رکھنا ان میں گوشت گلانے والا پاؤڈر نہ ڈال دینا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اپنا گوشت منٹوں میں گل سکتا ہے۔" عمران نے تنبیہی انداز سے کہا اور پھر مسکراتے ہوئے چائے کی چسکی لینے لگا۔

اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی ــــ عمران نے چائے کی پیالی میز پر رکھی اور اس طرح کان پر ہاتھ مارا جیسے مکھی اڑا رہا ہو اس کا خیال تھا کہ جو کوئی بھی ہوگا خود ہی تنگ آکر واپس چلا جائے گا ــــ لیکن دوسرے لمحے گھنٹی مسلسل بجنے لگی۔

"ارے یہ خصوصی ناشتے کی تیاری کے وقت کون ٹپک پڑا" ــــ عمران نے مسلسل گھنٹی کی آواز سنتے ہی منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"آپ چلے جائیں دروازہ کھولنے ورنہ ناشتہ خراب ہو جائے گا۔" سلیمان

کو شاید موقع مل گیا تھا ــــ اور واقعی عمران کو اٹھنا پڑا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جھلایا ہوا سلیمان جان بوجھ کر ہر چیز جلا کر راکھ کر دے گا۔

ادھر گھنٹی کی آواز مسلسل کان کھا رہی تھی۔ عمران سلیپر پیروں میں ڈال کر انہیں گھسیٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا مصیبت ہے۔ نہ جانے کون گنوار آجاتے ہیں صبح ہی صبح" ــــ عمران نے راہداری میں جاتے ہی اونچی آواز میں کہا تاکہ باہر موجود جو بھی ہو اس کی آواز اچھی طرح سن لے۔ لیکن گھنٹی پھر بھی مسلسل بج رہی تھی۔ اب تو عمران بھی جھلا گیا اور اس جھلاہٹ میں اس نے چٹخنی ہٹا کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"کیا تم بہرے ہوگئے تھے ــــ کہاں مر گیا ہے وہ مشٹنڈا سلیمان؟ وہ کیوں نہیں آیا دروازہ کھولنے"۔ اماں بی کی غصیلی اور جھلائی ہوئی آواز ابھری دروازے پر اماں بی اور ثریا موجود تھیں۔ ثریا کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔

"ارے ارے اماں بی آپ تھیں؟ ــــ اس ثریا کی بچی نے بتایا ہی نہیں ورنہ میں سڑک پر آکر آپ کا استقبال کرتا۔ خیریت ہے صبح صبح" ــــ عمران نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گھنٹی تو بجا رہی تھی بیچاری اور کیا اخبار میں اشتہار دیتی ــــ میں پوچھتی ہوں اتنی دیر کیوں لگائی اس ڈربے کا دروازہ کھولنے میں ــــ وہ ہے کہاں؟" ــــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ــــ وہ ناشتہ تیار کر رہا ہے آئیے ــــ آئیے اماں بی! میں نے آپ کے لئے خصوصی ناشتہ تیار کرایا ہے" ــــ عمران نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"اتنا دن چڑھ آیا ہے اور ابھی تک ناشتہ تیار ہو رہا ہے اور یہ تم نے ابھی تک رات کے کپڑے کیوں پہن رکھے ہیں ابھی سو کر اٹھے ہو کیا ——— ہونہہ اس لئے اس ڈبے میں پڑے ہو کہ جس وقت مرضی آئے اٹھو" ——— اماں بی کا غصہ پورے عروج پر پہنچ گیا۔

"دیکھا آپ نے اماں بی! میں نہ کہتی تھی کہ بھائی جان دس بجے سے پہلے نہیں اٹھتے" ——— ثریا نے ماں کو اور زیادہ غصہ دلانے کیلئے کہا۔

"کیوں حرام خور جب میں نے تمہیں کہا ہے کہ صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھا کرو پھر کیوں سوئے رہتے ہو دن چڑھے تک ——— میں نے تمہارے باپ کو بھی نماز پڑھوانی شروع کرا دی ہے۔ اس بڈھے انگریز کو جو صبح نماز پڑھنے کی بجائے وہ موئی بیڈ ٹی مانگا کرتا تھا" ——— اماں بی نے عمران کا کان پکڑ کر سر رحمان کی شان میں قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا۔ غصے کی شدت سے ان کی آواز کانپ رہی تھی جب کہ ثریا اس طرح مسکرا رہی تھی جیسے اسے بے حد لطف آ رہا ہو۔

"اماں بی! ایمان سے ——— اللہ قسم میں صبح کی نماز تو لازماً پڑھتا ہوں آپ بے شک سلیمان سے پوچھ لیں" ——— عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کس سے پوچھ لوں۔ اس مسٹنڈے سے جو تم سے بھی بڑا حرام خور ہے۔ تم نے کیا سمجھ لیا ہے۔ میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔ اب مجھے نظر نہیں آتا۔ یہ تمہارے جسم پر موا یہ لمبا کوٹ بتا رہا ہے کہ تم ابھی تک رات کے کپڑے پہنے ہوئے ہو اور رات کے کپڑوں سے نماز ہوتی ہے ——— جھوٹی قسمیں بھی کھانی سیکھ گیا ہے ——— بیں ——— بولو" ——— اماں بی کا

جلال پورے عروج پر تھا۔

"ارے اماں بی! ——— میں جھوٹ نہیں بول رہا یہ دیکھئے کوٹ کے نیچے شلوار قمیض پہنی ہوئی ہے میں نے۔ کوٹ تو میں نے اس لئے پہن لیا تھا کہ ذرا سردی لگ رہی تھی" ——— عمران نے جلدی سے کوٹ کو ہٹا کر اندر پہنی ہوئی شلوار قمیض دکھاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ سردی لگ رہی تھی ——— ٹھنڈے پانی سے وضو کیا ہو گا۔ یہ آخر مسٹنڈا کرتا کیا رہا ہے۔ تمہیں وضو کے لئے پانی بھی گرم کر کے نہیں دے سکتا۔ بلاؤ اس حرام خور کو۔ آج میں اسے اتنی جوتیاں ماروں گی کہ اس کے دماغ پر چڑھی ہوئی ساری چربی ناک کے راستے نکل جائے گی" ——— اماں بی نے عمران کا کان چھوڑتے ہوئے کہا۔

"بیگم صاحبہ! میں نے تو صاحب کو پانی گرم کر دیا تھا لیکن یہ کہنے لگے کہ ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے میں ثواب زیادہ ملتا ہے" ——— سلیمان نے ڈرائنگ روم کے دروازے پر آ کر انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر واقعی خوف کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ وہ بیگم صاحبہ کے غصے سے بہت ڈرتا تھا۔

"کیوں۔ سچ کہہ رہا ہے یہ ——— کیوں کیا تھا ٹھنڈے پانی سے وضو اب اگر نمونیہ ہو جاتا تو پھر ———" اماں بی ایک بار پھر عمران پر چڑھ دوڑیں۔

"اماں بی! دیر ہو رہی ہے" ——— اچانک ثریا نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا ——— چلو عمران جلدی سے کپڑے پہنو اور ہمارے ساتھ چلو" اماں بی کا ذہن یکلخت بدل گیا۔

"کہاں جانا ہے اماں بی! ـــــ کیا ثریا کے لئے رشتہ آیا ہے؟
ـــــ میرے خیال میں کسی جمعدار کا ہوگا اس لئے آپ صبح صبح مرٹک پہ اسے جھاڑو دیتا دیکھنا چاہتی ہوں گی" ـــــ عمران نے ماں کے قدموں میں قالین پہ بیٹھتے ہوئے ثریا کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"بشت، ایک تو تم باپ بیٹوں میں یہی بُری عادت ہے۔ باپ ہے تو بات ہی نہیں کرتا ـــــ اور بیٹا ہے کہ بغیر سوچے سمجھے بکواس کرتا رہتا ہے۔ کیوں کیا سمجھا ہے تم نے ثریا کو ـــــ کیا اب میری بیٹی کے لئے جمعدار کا رشتہ آئے گا" ـــــ اماں بی نے سُرخ آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! جسے دیکھنے آپ جا رہی ہیں وہ واقعی جمعدارنی ہے ـــــ بھینگی بھی ہے"! ثریا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ہیں کیا کہا ـــــ جمعدارنی اور بھینگی۔ مگر تم تو اس کی تعریفیں کر کے میری جان کھا رہی تھیں ـــــ کیا مطلب کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اب میرے شہزادے کے لئے جمعدارنیاں اور بھینگیاں ہی رہ گئی ہیں۔ لعنت بھیجو اس پر۔ چلو واپس خواہ مخواہ مجھے صبح صبح دوڑا دیا" ـــــ اماں بی ثریا پر الٹ پڑیں۔

"بالکل بالکل اماں بی! شہزادے کے لئے تو شہزادیاں چاہئیں ـــــ اور جمعدارنیوں کے لئے جمعدار۔ کیوں اماں بی! آخر انصاف بھی تو کوئی چیز ہے" ـــــ عمران نے زبان نکال کر بہن کو چڑاتے ہوئے کہا۔

"شہزادیاں ـــــ کیا مطلب اب تم چار شادیاں کرو گے تیرے باپ کی تو آج تک جرأت ہوئی نہیں دوسری کرنے کی۔ اور تم چار کرو گے کیوں" ـــــ اماں بی کا غصہ ایک بار پھر عروج پہ پہنچ گیا۔

"ارے ارے اماں بی! میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں بھلا یہ جرأت کر سکتا ہوں میں نے تو محاورۃً کہا تھا" ـــــ عمران نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ کیونکہ اماں بی کا غصہ بتا رہا تھا کہ اب سر پہ جوتیوں کی بارش ہونے والی ہے۔

"اماں بی! دیر ہو رہی ہے" ـــــ ثریا نے ایک بار پھر کہا۔

"دیر ہو رہی ہے ـــــ کس بات میں دیر ہو رہی ہے۔ ابھی تو ناشتہ کیا ہے تم نے ـــــ لڑکی! اپنی بھوک کو قابو میں رکھا کرو۔ کنواری لڑکیوں کو زیادہ نہیں کھانا چاہیئے۔ کھا کھا کر موٹی ہو جاتی ہیں اور پھر کوئی پوچھتا بھی نہیں سمجھیں" ـــــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے کہا۔ وہ شاید یہی سمجھی تھیں کہ ثریا ناشتے میں دیر ہونے کی بات کر رہی ہے۔

"اماں بی! ایک تو آپ سمجھتی نہیں اور ڈانٹنا شروع کر دیتی ہیں۔ میں نے ناشتے کی بات تھوڑی کی تھی۔ میں تو وہ ماہ جبیں کو دیکھنے کی بات کر رہی تھی" ـــــ ثریا نے روٹھتے ہوئے کہا۔

"ماہ جبیں اوہ اچھا ـــــ وہ تمہاری سہیلی کی بہن۔ لیکن یہ تو بتاؤ تم جمعدارنیوں کو کیوں سہیلیاں بناتی ہو باپ کی عزت ڈبونے کے لئے ـــــ خبردار جواب اس مال جوبن کا نام لیا میرے سامنے" ـــــ اماں بی بھڑک اٹھیں۔

"ارے اماں بی! وہ تو میں نے بھائی جان کو چھیڑنے کے لئے کہا تھا ورنہ ماہ جبیں تو اتنی خوبصورت ہے کہ پریاں بھی شرماتی ہیں اس سے" ـــــ ثریا نے اور زیادہ روٹھتے ہوئے کہا۔

"بدصورتی دیکھ کر شرماتی ہوں گی ـــــ عمران نے لقمہ دیتے ہوئے کہا

اور ثریا نے منہ پھیرا دیا۔

"ارے تم ابھی تک بیٹھے ہوئے ہو۔ جلدی کپڑے پہنو —— پہلے ہی دیر ہوتی جا رہی ہے" —— اماں بی نے عمران کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن اماں بی! میرا جانا ضروری ہے کیا؟ —— وہ سلیمان میرے لیے خصوصی ناشتہ تیار کر رہا ہے" —— عمران نے جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"لعنت بھیجو ناشتے پر۔ فریج سے دو چار سیب نکال لو۔ راستے میں کھاتے جانا —— چلو اٹھو کپڑے پہنو جلدی کرو۔ خواہ مخواہ باتوں میں لگا دیا" —— اماں بی نے فیصلہ سُنا دیا۔

"لیکن اماں بی!" عمران نے ایک بار پھر احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

"کوئی لیکن ویکن اور اگر مگر مت کرنا بدشگونی ہوتی ہے —— چلو اٹھو جلدی کرو" —— اماں بی نے اُسے اور بُری طرح جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور عمران بادل نخواستہ اُٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"بیگم صاحبہ! ناشتہ لگا دوں" —— سلیمان نے دروازے میں آ کر انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ وقت ہے ناشتے کا۔ کیوں ——" اماں بی سلیمان پر چڑھ دوڑیں۔

"وہ وہ بیگم صاحبہ خاص ناشتہ تیار کر رہے تھے چھوٹے صاحب اس لئے دیر ہو گئی" —— سلیمان نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"خاص ناشتہ! وہ کیا ہوتا ہے سلیمان" —— ثریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس سری پائے کی یخنی —— موسم کے تمام فروٹوں کی چاٹ —— آدھے درجن انڈوں کا آملیٹ —— چار مغز کا حریرہ —— مغز بادام اور دودھ سے بنی ہوئی پیالی —— اور کریم کافی" —— سلیمان نے کسی ہوٹل کے بیرے کی طرح گنوانا شروع کر دیا۔

"کیا مطلب یہ ناشتہ ہے —— اماں بی! دیکھا اس لئے تو بھائی جان کا جسم پھیلتا جا رہا ہے —— پہلوان بنتے جا رہے ہیں۔ اگر یہ ناشتہ ہے تو پھر دوپہر اور رات کے کھانوں میں تو سالم بکرے اور سانڈ کھا جاتے ہوں گے" —— ثریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ اس حرام خور نے اسے چٹخورہ بنا دیا ہے ورنہ میرا بیٹا تو کھانے سے بھاگتا تھا —— منتیں کر کر کے ایک آلو کھلاتی تھی" —— اماں بی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! آپ تو بھائی جان کے بچپن کی بات کر رہی ہوں گی اب آپ نے خود سُن لیا ناشتے کے آئٹم اور ایک یہ سلیمان بیچارہ ناشتے کے آئٹم تیار کرنے میں کس طرح ہلکان ہو رہا ہے" —— ثریا نے سلیمان کی سائیڈ لیتے ہوئے کہا۔

"کیوں تیار کرتا ہے یہ۔ اس کی اپنی نیت خراب ہو گی۔ تھوڑا سا اسے دیتا ہو گا باقی خود ہی چٹ کر جاتا ہو گا" اماں بی اپنے بیٹے کی برائی کیسے سُن سکتی تھیں۔

"سلیمان! آئندہ اگر بھائی جان تم سے ایسی خوراک مانگیں تو اماں بی کو فون کر دینا سمجھے۔ میں نہیں چاہتی کہ میری سہیلیاں میرا مذاق اڑائیں کہ ثریا کا بھائی پہلوان ہے —— موٹا بے ڈھنگا جسم بنا لے گا یہ" ——

ثریا نے سلیمان کو حکم دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ثریا ٹھیک کہہ رہی ہے۔ مجھے فون کر دینا سمجھے جاؤ اب دفع ہو جاؤ" ـــــ اماں بی نے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ لیکن اب اس کے چہرے پر مسکراہٹ موجود تھی ـــــ کیونکہ ظاہر ہے اب یہ شاندار ناشتہ اس کے کام آنا تھا۔

"ارے یہ اندر کیا کر رہا ہے ـــــ سو تو نہیں گیا۔" اماں بی کو اچانک عمران کا خیال آ گیا۔

"میں آ گیا ہوں اماں بی!" ـــــ عمران نے فوراً ہی دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ لیکن اسے دیکھتے ہی اماں بی کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں جب کہ ثریا نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے کونین کی گولیاں چبانی پڑ رہی ہوں۔ کیونکہ عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں تھا۔

"یہ کیا تماشہ پہن لیا ہے تم نے۔ تمہیں آج تک کپڑے پہننے کا بھی ڈھنگ نہیں آیا۔ کیا کہیں گے وہ لوگ کہ یہ سرکس کا مسخرہ میں نے پیدا کر رکھا ہے" ـــــ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اماں بی! بھائی جان نے آپ کو وہاں بے عزت کرانے کے لئے جان بوجھ کر یہ کپڑے پہنے ہیں ورنہ ان کے پاس بہترین سوٹ بھی ہیں" ـــــ ثریا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیوں اب اس بڑھاپے میں ماں کو بے عزت کرائے گا ـــــ چل دفع ہو اور ڈھنگ کے کپڑے پہن کر آ" ـــــ اماں بی غصے سے چیخیں۔ اور عمران کان دبائے واپس ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا

اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے کوئی حجت کرنے کی کوشش کی تو اماں بی کا پارہ اور چڑھ جائے گا۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد جب وہ دوبارہ باہر نکلا تو اس کے جسم پر بہترین تراش کا خوبصورت گرم سوٹ تھا۔ کشمشی رنگ کے اس سوٹ میں عمران واقعی بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔

"کیا مطلب یہ پھر تم نے باپ کی طرح پتلون چڑھا لی ـــــ شلوار قمیض نہیں ہے تمہارے پاس۔ موئے انگریزوں کا پہناوا" ـــــ اماں بی خالص پٹھان تھیں اس لئے انہیں انگریزوں کی ہر چیز سے نفرت تھی۔

"ٹھیک ہے اماں بی! پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے" ـــــ ثریا نے جلدی سے کہا۔

"اماں بی! شلوار قمیض پہن لوں اور ہاں وہ ترکی ٹوپی بھی ہے میرے پاس وہ کالے لمبے پھندنے والی" ـــــ عمران نے ثریا کو چڑانے کے لئے کہا۔

"ارے یہ لباس تو ہوا مگر ایک تو اس لڑکی نے دیر پہ دیر کر کے میری جان کھا لی ہے اچھا چلو اسی طرح چلو" ـــــ اماں بی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گئیں۔

"کیا چکر چلا دیا ہے تم نے" ـــــ ماں کے مڑتے ہی عمران نے آگے بڑھ کر چھوٹی بہن کا کان پکڑتے ہوئے کہا۔

"اماں بی! یہ دیکھئے بھائی جان" ـــــ ثریا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا" ـــــ اماں بی تیزی سے مڑیں۔ اور عمران نے جلدی سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"کچھ نہیں اماں بی! ثریا کے کان سے ٹاپس گر رہا تھا وہ میں نے

ٹھیک کر دیا ہے“ ـــــ عمران نے جلدی سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اسے کیا پرواہ کر جانے کی۔ پھر باپ کے سر پر چڑھ جائے گی کہ لاؤ اور ٹاپس“ ـــــ اماں بی نے ترچھی نظروں سے ثریا کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ثریا کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنے ہی رہ گئی کیونکہ اماں بی ایک بار پھر مڑ کر آگے بڑھ گئی تھیں اور عمران نے زبان نکال کر بہن کو چڑانا شروع کر دیا اور ثریا منہ پھیر کر تیز تیز قدم اٹھاتی ماں کے ساتھ ساتھ چلنے لگی۔

پیچھے سرحمان کی شاندار ذاتی شیورلیٹ کار موجود تھی جس کے ساتھ یونیفارم پہنے سرکاری ڈرائیور بڑے مودبانہ انداز میں کھڑا تھا۔

”اسے رکشے کے پیسے دے کر بھیج دو ثریا۔ وہ تمہارا باپ اس کے انتظار میں کھڑا بڑبڑا رہا ہوگا“ ـــــ اماں بی نے کار کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ثریا نے جلدی سے دس روپے کا نوٹ پرس سے نکال کر ڈرائیور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ ڈرائیور سلام کر کے پیچھے ہٹ گیا۔

”وہ منظور ڈرائیور کہاں گیا؟“ ـــــ عمران نے سرکاری ڈرائیور کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”اس کی ماں بیمار تھی۔ اماں بی نے اسے بھیج دیا ہے“ ـــــ ثریا نے کار کی اگلی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اے لڑکی! ادھر پیچھے آکر بیٹھو“ ـــــ اماں بی نے ثریا کو اگلی سیٹ پر بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

”اماں بی! بھائی جان بہت تیز کار چلاتے ہیں اور آپ کی طبیعت خراب ہو جاتی ہے میں بھائی جان کو تیز کار نہ چلانے دوں گی“ ـــــ ثریا نے عمران کو گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آتے دیکھ کر جلدی سے مڑ کر کہا اور اماں بی نے مطمئن ہو کر سر ہلا دیا۔

”تم آگے کیوں بیٹھی ہو چلو پیچھے“ ـــــ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے سخت لہجے میں ثریا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بیٹھا رہنے دو ـــــ اور سنو تیز کار نہ چلانا“ ـــــ اماں بی نے کہا اور ثریا عمران کی طرف دیکھ کر آنکھیں مٹکاتے ہوئے مسکرا دی جبکہ عمران نے منہ بنایا اور پھر کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔

کہاں جانا ہے اماں بی! عمران نے کار کو آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

”بلال نگر“ ـــــ ثریا نے جلدی سے کہا۔

”بلال نگر اوہ اتنی دور“ ـــــ عمران نے حیران ہو کر کہا کیونکہ بلال نگر دارالحکومت سے ڈیڑھ سو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اچھا بڑا قصبہ تھا۔

”دور کہاں ہے بس ابھی پلک جھپکنے میں آجائے گا“ ـــــ ثریا نے جلدی سے کہا کیونکہ ثریا ڈرتی تھی کہ زیادہ دور کا سن کر کہیں اماں بی کا موڈ بدل نہ جائے۔ بڑی مشکل سے تو وہ انہیں تیار کر کے لے چلی تھی۔

”آخر چکر کیا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے۔ عمران نے کار کو اگلے چوک سے ٹرن کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کیلئے میں نے ایک لڑکی پسند کی ہے۔ میری سہیلی کی کزن ہے۔ یونیورسٹی کے فنکشن میں اس کیساتھ آئی تھی بڑی سویٹ لڑکی ہے آپ دیکھیں گے تو آنکھیں جھپکنا بھول جائینگے“ ـــــ ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ارے تو کیا وہ جادوگر ہے کہ میں قسمہ بن جاؤنگا ـــــ جسکی پلکیں ہی نہیں جھپکتیں“ عمران نے مسکراتے ہوئے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔ وہ یہ فقرہ اماں بی کو سنانا چاہتا تھا لیکن اماں بی کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کار کی سیٹ سے سر ٹکائے ہاتھ میں موجود تسبیح کے دانے گھماتے ہوئے وظیفہ پڑھنے میں مصروف ہو چکی تھیں۔ اس لئے انہوں نے عمران کا فقرہ ہی نہ سنا۔

”خبردار! بھائی جان جو میری سہیلی کی کزن کو جادوگر کہا۔ وہ اتنی نفیس اور سویٹ ہے کہ بس میں نے اُسے بھابھی بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے“۔

”ارے جب فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میرا خصوصی ناشتہ خواہ مخواہ خراب کیا اب وہ سلیمان بیٹھا اڑا رہا ہوگا“ ـــــ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا اور ثریا بے اختیار ہنس پڑی۔

”اس غریب کو بھی کھانے دیا کرو بھائی جان۔ سوکھ کر کانٹا ہو گیا ہے“ ـــــ ثریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اچھا جی! وہ تمہیں کانٹا نظر آ رہا ہے، پھر میں تو سوئی پن نظر آ رہا ہوں گا تمہیں۔ میرے خیال میں آتشی شیشوں والی عینک لگوانی پڑے گی تمہیں“ ـــــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور ثریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”ویسے بھائی جان۔ ایک بات پہلے بتا دوں آپ نے وہاں جا کر کوئی احمقانہ بات نہیں کرنی۔ وہ لوگ بیحد وضعدار اور پشتینی رئیس ہیں۔ ماہ جبیں شان الدولہ کی اکلوتی لڑکی ہے ویسے اُس نے کیمبرج یونیورسٹی سے نفسیات میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے، بہت پڑھی لکھی ہے“ ـــــ ثریا نے اپنی سہیلی کی کزن کی تعریفیں کرتے ہوئے کہا۔

”ارے مروا دیا نفسیات میں ڈاکٹریٹ۔ اوہ آخر ثریا تمہیں مجھ سے کیا دشمنی ہے“ ـــــ عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ اس میں دشمنی کی کیا بات ہے“ ـــــ ثریا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ارے اُس نے تو پہلے نفسیاتی تجزیہ کرنا ہے میرا ـــــ پھر اماں بی اور پھر ڈیڈی کا ـــــ اور تم جانتی ہو کہ کم از کم میں تو ہمیشہ فیل ہو جاتا ہوں۔ اس تجزیے میں، اب بھلا تم خود بتاؤ اگر میں کہوں گا کہ تمہیں یہ کلر اچھا نہیں لگتا تو اس لئے فوراً مجھے کسی خوفناک قسم کے کمپلیکس کا مریض سمجھ لینا ہے اور پھر مجھے لٹا کر مجھ سے بچپن کے حالات پوچھنا شروع کر دینے ہیں“ ـــــ عمران نے کہا اور ثریا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”اے لڑکی! ہوش میں ہو یا نہیں ـــــ اس طرح ہنستی ہیں لڑکیاں“ اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی اور ثریا نے جلدی سے ہونٹ بھینچ لئے۔

”اب دیکھو یہی بات جب اماں بی اسے کہیں گی تو اماں بی بھی کسی نہ کسی کمپلیکس کا شکار سمجھی جائیں گی“ ـــــ عمران نے کہا اور ثریا نے قہقہے کو روکنے کے لئے جلدی سے منہ کے آگے ہاتھ رکھ دیا۔

”وہ ایسی نہیں ہے بھائی جان بڑی سنجیدہ باتیں کرتی ہے“ ـــــ ثریا نے ہنستے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کرتی ہے“ ـــــ عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا کہ سڑک پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار لہرا گئی اور ثریا کا خوف کے مارے چہرہ بگڑ گیا۔

"یہ آپ کیا کر رہے تھے۔ اگر ابھی اس بڑے ٹرک سے ٹکر ہو جاتی تو" ——— کار رسیدھی ہوتے ہی ثریا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوتا اس نفسیات دان سے تو جان چھوٹ جاتی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"بھائی جان! میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ماہ جبیں بے حد خوبصورت بھی ہے ——— خاندانی بھی ——— پڑھی لکھی بھی ہے۔ آپ اُسے دیکھیں گے تو ہمیشہ میرے احسان مند رہیں گے" ——— ثریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور اگر اس نے یا اس کے باپ پریشان الدولہ نے مجھے پسند نہ کیا تو پھر" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان کی جرأت ہے کہ آپ کو پسند نہ کریں۔ جوتیاں مار کر کھوپڑیاں نہ پلپلی کر دوں گی" ——— ثریا نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم آخر اماں بی کی بیٹی ہو ناں" ——— عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس بار ثریا بھی ہنس پڑی۔

کار اب ایک پہاڑی راستے پر چل رہی تھی اور پھر ایک موڑ مُڑتے ہی ——— عمران نے یکلخت پوری قوت سے بریک لگائے۔ اور تیزی سے دوڑتی ہوئی کار کسی لٹو کی طرح گھومی اور اگر سٹیرنگ عمران کے ہاتھ میں نہ ہوتا تو لازماً وہ گھوم کر ہزاروں فٹ گہری کھائی میں جا گرتی۔ لیکن عمران نے اسے بڑی مہارت سے کنٹرول کر لیا تھا۔ لیکن ثریا کی چیخ کو وہ کیسے کنٹرول کرتا۔ اماں بی بھی اُچھل کر سیٹ پر گر گئی تھیں۔

"کیا ہوا ——— کیا ہوا" ——— اماں بی کی چیختی ہوئی اور دہشت زدہ سی آواز سنائی دی۔

"کچھ نہیں اماں بی! اچانک ایک کار سامنے آ گئی تھی" ——— عمران نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اور واقعی موڑ کاٹتے وقت ایک سفید رنگ کی کار اچانک غلط ہاتھ پر اس کے سامنے آ گئی تھی اور خوفناک ایکسیڈنٹ کو بچانے کے لئے عمران کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے تھے۔ سفید کار کے بریک بھی چیخ پڑے تھے اور وہ بھی گھوم گئی تھی۔ لیکن اُسے بھی بڑی مہارت سے کنٹرول کر لیا گیا تھا۔ سفید کار کی سٹیرنگ پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس کے خوبصورت سنہرے بال اس کے شانوں پر لٹک رہے تھے۔

"اندھے ہو کر چلاتے ہو نانسنس" ——— اس لڑکی نے آنکھیں نکالتے ہوئے کر چیخ کر عمران سے کہا۔

"تم خود اندھی ہو۔ غلط ہاتھ پر خود کار چلا رہی ہو۔ اگر بھائی جان سنبھال نہ لیتے تو تم نے اپنے ساتھ ہمیں بھی مروا دیا تھا" ——— عمران کے بولنے سے پہلے ثریا چیخ پڑی۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"شٹ اپ یو نان سنس نجانے کون بٹھا دیتا ہے ان گھٹیا لوگوں کو کاروں میں" ——— لڑکی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے کار چلا کر آگے بڑھ گئی اور ثریا جو کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترنے ہی والی تھی غصے سے پھنکارتی رہ گئی۔

بھائی جان! اس کے پیچھے کار لے کر چلو۔ میں بتاؤں اسے کہ گھٹیا، کون ہے؟" ——— ثریا کا غصے کے مارے چہرہ پھڑ پھڑا اٹھا اور آنکھوں

سے شعلے نکل رہے تھے۔ وہ واقعی ایک غضبناک شیرنی دکھائی دے رہی تھی۔

"ارے یہ تھی کون، کم بخت کو تمیز ہی نہیں بات کرنے کی" ـــــ اماں بی نے بھی دانت کٹکٹاتے ہوئے کہا۔

وہی تھی اماں بی! جسے دیکھنے آپ جا رہی تھیں۔ عمران نے لوہا گرم دیکھ کر چوٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیوں ثریا! ـــــ خبردار جو تم نے نام لیا اس کا" ـــــ اماں بی کا تو واقعی پارہ چڑھ گیا۔ وہ بھلا ایسی بدتمیز لڑکی کو کیسے برداشت کر سکتی تھیں۔

"ارے اماں بی! وہ نہیں تھی۔ وہ بھلا ایسی بدتمیزی کر سکتی ہے یہ تو کوئی اور چڑیل تھی" ـــــ ثریا نے جواب دیا۔

"خواہ مخواہ کو چڑیل تھی۔ اتنی خوبصورت لڑکی تھی۔ اماں بی آپ نے دیکھا تھا اُسے" ـــــ عمران نے کار تو آگے بڑھا دی لیکن اب اسے ثریا کو تنگ کرنے کا سنہری موقع مل گیا تھا اور پھر اسی طرح کی نوک جھونک میں وہ بلال نگر پہنچ گئے۔

"نواب شان الدولہ کا محل کسی سے پوچھ لو بھائی جان" ـــــ ثریا نے بلال نگر کی حدود شروع ہوتے ہی کہا۔

"میں نے دیکھا ہوا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کیسے دیکھ لیا" ـــــ ثریا نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"ایک ہی تو بوسیدہ سا مکان ہے اس قصبے میں جسے لوگ طنزاً محل کہتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر کار اس نے

قصبے کی حدود سے نکال کر شمالی طرف جانے والی ایک سڑک پر موڑ دی۔ ویسے اس نے درست کہا تھا۔ ایک بار راس نے اس راستے سے گزرتے ہوئے وہاں ایک شاندار محل دیکھا تھا اور اسے یقین تھا کہ یہی محل نواب شان الدولہ کا ہو گا۔

اور واقعی تھوڑی دور آگے جانے کے بعد ایک بڑا سا پھاٹک آ گیا جس کے ساتھ فصیل نما دیواریں دور تک چلی گئی تھیں۔ پھاٹک پرانے زمانے کا لیکن انتہائی شاندار تھا۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا لیکن دونوں سائیڈوں میں دو مسلح باوردی دربان کھڑے تھے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ جیسے ہی عمران نے کار پھاٹک کی طرف بڑھائی، دونوں دربان انتہائی چوکنا انداز میں پھاٹک کے درمیان آ گئے اور عمران کو مجبوراً کار روکنی پڑی۔ ایک دربان تو وہیں کھڑا رہا جب کہ دوسرا تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"یس سر۔ آپ نے کس سے ملنا ہے جناب" ـــــ دربان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نواب صاحب سے کہیں کہ دارالحکومت سے سر رحمان کی فیملی آئی ہے" ـــــ عمران کے بولنے سے پہلے ثریا بول پڑی۔

"او یس سر۔ آپ تشریف لے جائیں۔ وہ آپ کے کافی دیر سے منتظر ہیں" ـــــ دربان نے اور زیادہ مؤدبانہ انداز میں کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ کار کے سامنے کھڑا دربان بھی تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

گیٹ کے بعد ایک وسیع اور طویل و عریض انتہائی خوبصورت باغ

تھا جس کے درمیان پختہ سڑک جا رہی تھی۔ باغ کے اختتام پر ایک شاندار اور خوبصورت حویلی سامنے آگئی۔ وہاں بھی یونیفارم پہنے چار مسلح افراد موجود تھے جن کے ساتھ سوٹ پہنے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی بھی کھڑا تھا لیکن وہ شکل وصورت سے نواب نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اُتر آیا۔

"ادھر تشریف لائیں جناب! نواب صاحب آپ کے منتظر ہیں۔ محترمات کو ادھر زنان خانے میں بھجوا دیجیے"۔ اس ادھیڑ عمر آدمی نے تیزی سے آگے بڑھ کر کہا اور ثریا اور اماں بی اس طرف کو بڑھ گئیں جدھر اس آدمی نے زنان خانے کا اشارہ کیا تھا۔

"نواب صاحب کا موڈ کیسا ہے؟" ــــــ اماں بی اور ثریا کے جاتے ہی عمران نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے بڑے سرگوشیانہ انداز میں پوچھا۔ ظاہر ہے اماں بی اور ثریا کے جاتے ہی اس نے حسب عادت پر پرزے تو نکالنے ہی تھے۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب! وہ آپ کے منتظر ہیں تشریف لایئے"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر عمران کو لے کر ایک شاندار دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُس نے دروازہ کھولا اور خود اُسے پکڑے ہوئے ایک طرف ہٹ گیا۔

عمران اندر داخل ہوا تو واقعی یہ ایک شاندار ڈرائنگ روم تھا ــــ بالکل نوابانہ ٹھاٹ کا ــــ اور نواب شان الدولہ ایک صوفے پر بڑی تمکنت سے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سرخ وسفید چہرے پر واقعی نوابوں جیسا وقار اور شان تھی۔ انہوں نے بے داغ سفید کرتا اور شلوار

پہنی ہوئی تھی اور کرتے پر سیاہ رنگ کی صدری تھی جس کے ایک بٹن ہول سے نکلتی ہوئی گھڑی کی خوبصورت سنہری زنجیر ان کی صدری کی اُوپر والی جیب میں گم ہو رہی تھی۔ عمران نے ایک نظر میں یہ سب کچھ دیکھ لیا تھا لیکن وہ اس طرح ڈرائنگ روم کے فرنیچر کو دیکھنے لگا جیسے اس نے نواب صاحب کو دیکھا ہی نہ ہو۔ لیکن نواب صاحب خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران فرنیچر کو دیکھتا ہوا بڑی بے نیازی سے آگے بڑھا اور پھر دیوار پر لگی ہوئی انتہائی خوبصورت پینٹنگز کو قریب جا کر دیکھنے لگا۔ وہ شاید منتظر تھا کہ ابھی نواب صاحب کی دھاڑ سنائی دے گی کیونکہ نواب بھلا اپنے آپ کو اس طرح نظر انداز کر دینے والی حرکت کہاں برداشت کر سکتے تھے لیکن نواب صاحب واقعی اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہوں نے بھی عمران کو نہ دیکھا ہو۔ عمران کو مجبوراً گھومتے ہوئے اس صوفے کی طرف جانا پڑا جہاں نواب صاحب موجود تھے۔

"اوہ۔ اس قدر شاندار مجسمہ ــــ کمال ہے صاحب ــــ کیا کمال کا مجسمہ بنایا ہے" ــــ عمران نے نواب صاحب کو دیکھ کر تیزی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور آنکھوں میں تحسین کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ نواب صاحب کو قریب جا کر غور سے پلکیں جھپک جھپک کر دیکھنے لگا۔

"ارے! یہ تو بالکل زندہ لگ رہا ہے ــــ حیرت ہے ــــ اس قدر کمال فن" ــــ عمران واقعی شاندار اداکاری کر رہا تھا۔ لیکن نواب صاحب اسی طرح اسے خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہرے پر کوئی تاثر نہ ابھرا تھا اور پہلی بار عمران کو شک ہوا کہ کہیں نواب صاحب

اندھے، بہرے اور گونگے تو نہیں ہیں۔

"صاحبزادے! اگر آپ نے مزید غور سے دیکھنا ہو تو یہ کپڑے اتار دوں" ——— اچانک نواب صاحب نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"بب بب بولتا بھی ہے ——— حیرت ہے" ——— عمران نے ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر پچھلے صوفے سے ٹکرا کر دھم سے اس پر بیٹھ گیا لیکن اب اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام شان الدولہ ہے ——— کیا اتنا تعارف کافی ہے" ——— نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنے لگا کیونکہ نواب صاحب اس کی توقع سے بھی کہیں زیادہ گہرے نکلے تھے۔

"پپ پپ پریشان الدولہ تو مجسموں کے بھی نام ہوتے ہیں" ——— عمران نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بھی اچھا نام ہے ——— اگر ہمیں پہلے اس نام کا علم ہو جاتا تو شاید آپ کی خاطر اپنا نام تبدیل کر لیتے" ——— نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب عمران سوچنے لگا کہ نواب شان الدولہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔

اسی لمحے سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک انتہائی خوبصورت اور باوقار لڑکی اندر داخل ہوئی اس کے ساتھ ثریا تھی۔ ان دونوں نے بڑے مودبانہ انداز میں نواب صاحب کو سلام کیا۔

"ابو! یہ ثریا ہیں سر رحمان کی صاحبزادی۔ آپ کو سلام کرنے حاضر ہوئی ہیں"

اس باوقار اور سنجیدہ لڑکی نے بڑے تمکنت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیتی رہو بیٹی" ——— نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مہ جبیں ہے۔ آپ علی عمران صاحب ہیں۔ سلام عرض کرتی ہوں" ——— اس لڑکی نے اب عمران کی طرف مڑتے ہوئے اسی طرح باوقار لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔

"صاحب نہیں صرف علی عمران ——— یہ صاحب والا لباس تو میں نے ثریا کے کہنے پر پہنا ہے۔ وعلیکم سلام ——— جگ جگ جیو ——— دددھول...... اوہ ——— اوہ ——— بب۔" عمران نے یکلخت اس طرح اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا جیسے انتہائی غلط فقرہ اس کے منہ سے نکل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید خجالت کے آثار ابھر آئے تھے۔ ادھر ماہ جبیں کے چہرے پر تو ایک رنگ سا گزر گیا جبکہ ثریا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے آنکھیں نکالیں۔

"بیٹی ماہ جبیں! یہ صاحبزادے خاصے دلچسپ نوجوان ہیں۔ مجھے انہوں نے مجسمہ سمجھ لیا تھا" ——— نواب صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجسمہ ——— اوہ پھر تو واقعی دلچسپ ہیں" ——— مہ جبیں نے پہلی بار ہلکا سا مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ثریا کو اشارہ کر کے واپس مڑ گئی۔

عمران بے اختیار سر کھجانے لگا ——— کیونکہ اسے اپنا مستقبل اس بار شدید خطرے میں محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

"کیا آپ کے سر میں جوئیں ہیں؟" ——— اچانک نواب صاحب نے ذرا سا آگے ہوتے ہوئے بڑے ہمدردانہ لہجے میں پوچھا۔

"نواب صاحب! جوں تو مادہ ہوتی ہے اس لئے وہ میرے سر پر

کیسے چڑھ سکتی ہے زیادہ سے زیادہ وہ بیچاری کان پر رینگ سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔۔ رینگتی ہے کان پر ۔۔۔۔ بہت خوب۔ آپ پہلے آدمی ہیں جن کے کان پر جوں رینگتی ہے"۔۔۔۔ نواب صاحب نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نواب صاحب واقعی اس کی جوڑ کے نکلے۔

"آدمی کے کان پر ہی رینگ سکتی ہے۔ اب مجسمے کے کان پر تو رینگنے سے رہی ورنہ فوراً پکڑی جائے گی"۔۔۔۔ عمران اب پوری طرح موڈ میں آ گیا تھا اور اس بار نواب صاحب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب! آپ واقعی ذہین نوجوان ہیں"۔۔۔۔ نواب صاحب کے چہرے پر مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ بیرونی دروازہ دھماکے سے کھلا۔

"یہ اس نانسنس کی کار کیسے آ گئی یہاں ڈیڈی"۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی غصیلی آواز عمران کے عقب میں ابھری اور عمران آواز سنتے ہی سمجھ گیا کہ وہی محترمہ ہیں جن کی کار سے ان کا ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا تھا۔

"ارے یہ احمق گھٹیا آدمی یہاں بیٹھا بھی ہے"۔۔۔۔ اسی لمحے وہ لڑکی جس نے جینز اور شرٹ پہنی ہوئی تھی عمران کے قریب آ کر رکی۔

"آداب عرض ہے۔ خاکسار ۔۔۔۔ شرمسار ۔۔۔۔ ناہنجار ۔۔۔۔ غیر ذمہ دار ۔۔۔۔ بے کار بلکہ کار سوار کو علی عمران ولد سر رحمان تو تم پچھاڑ

بکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑی تیزی سے جھک کر اور بار بار ہاتھ کو ماتھے تک لے جاتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مکھیاں اڑا رہا ہو۔

ایک اور قافیہ بھی ہے ۔۔۔۔ ذلیل و خوار ۔۔۔۔ وہ کیوں نہیں بولا تم نے"۔۔۔۔ لڑکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے آپ کے لیے بچا لیا تھا۔ آخر آپ نے تو تعارف کرانا تھا اپنا"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! تو میں تمہاری نظروں میں ذلیل و خوار ہوں"۔۔۔۔ لڑکی نے غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے خود ہی اپنی تعریف فرمائی ہے۔ ویسے مجھ سے پوچھیں گی تو میں اور قافیے بھی بتا سکتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"نانسنس ۔۔۔۔ جاہل ۔۔۔۔ اجڈ ۔۔۔۔ گنوار۔ ڈیڈی آپ نے اسے کیوں بٹھا رکھا ہے یہاں"۔۔۔۔ لڑکی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پھر باپ سے مخاطب ہو گئی۔

"واہ! کیا تعریف فرمائی ہے آپ نے اپنے ڈیڈی کی"۔۔۔۔ نواب صاحب! آپ نے پہلے تو بتایا ہی نہیں کہ اتنے خوبصورت القاب ہیں آپ کے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ نکل جاؤ یہاں سے۔ دفع ہو جاؤ"۔۔۔۔ لڑکی اس بری طرح چیخی کہ اس کی آواز پھٹ گئی۔

"سیمیں بیٹے! یہ ہمارے مہمان ہیں۔ سر رحمان ڈائریکٹر جنرل سنٹرل

اینٹلی جنس کے صاحبزادے ہیں۔ ان کی والدہ اور ہمشیرہ بھی تشریف لائی
ہیں ماہ جبیں کے رشتے کے لئے" ___ نواب صاحب نے اس
لڑکی جس کا نام سیمیں تھا بڑے پیار سے سمجھاتے ہوئے کہا۔
"کیا کہا ___ تو اب اس گدھے سے شادی ہوگی آپا ماہ جبیں کی"
لڑکی نے حیرت سے عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
"آداب عرض ہے۔ آپ نے اپنی آپا کے لئے صحیح رشتے کا انتخاب
کیا ہے۔ میں بھجوا دوں گا کوئی اچھا سا ڈھونڈھ کر" ___ عمران بھلا
کب پیچھے ہٹنے والا تھا۔
"اوہ یو شٹ اپ" ___ سیمیں نے بری طرح پیر پٹختے ہوئے
کہا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
"یہ ماہ جبیں کی چھوٹی بہن ہے سیمیں۔ آپ برا نہ منائیں اس کی عادت
ایسی ہے ویسے دل کی بری نہیں ہے" ___ نواب صاحب نے
سیمیں کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نواب شان الدولہ
کی طبیعت پر حیران ہو گیا ورنہ اس نے جس طرح کے جواب سیمیں کو
دیئے تھے۔ عمران کا خیال تھا کہ وہ اسے گولی مارنے سے بھی دریغ
نہ کریں گے۔ لیکن نواب صاحب الٹا عمران سے معذرت کر رہے
تھے۔ اسی لمحے ایک بار پھر دروازہ کھلا اور وہی ادھیڑ عمر آدمی اندر
داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹیلیفون سیٹ تھا۔
"نواب صاحب! آپ کا فون" ___ ادھیڑ عمر آدمی نے فون
قریب تپائی پر رکھتے ہوئے کہا اور پھر مؤدبانہ انداز میں ہٹ کر ایک
سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"یس۔ شان الدولہ بول رہا ہوں" ___ نواب صاحب نے ریسیور
اٹھاتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔
"شان الدولہ! تم نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ اب ہمارے پاس زیادہ
وقت نہیں ہے۔ ہاں یا ناں میں جواب دو۔ اور سنو نہیں جواب
دینے سے پہلے یہ سوچ لینا کہ تم اور تمہاری بیٹیاں دنیا کے کسی خطے میں بھی
محفوظ نہیں رہیں گی۔ تمہاری دونوں بیٹیوں کو سر عام رسوا کیا جائے گا"
دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بولنے والے کا
فقرہ سن کر بری طرح چونک پڑا۔ بولنے والا یقیناً غیر ملکی تھا۔
"مسٹر ڈراسن! تم نے اس کام کے لئے غلط آدمی کا انتخاب کیا
ہے۔ شان الدولہ کی عزتوں کی طرف بڑھنے والا ہاتھ کٹ بھی سکتا ہے اور
سنو میرا پہلے بھی نہیں میں جواب تھا اور اب بھی یہی جواب ہے سمجھے"
نواب صاحب نے بڑے سخت لہجے میں کہا اور ریسیور کریڈل
پر پٹخ دیا۔
"لے جاؤ اسے ___ آئندہ اس کی کال آئے تو مجھ سے مت بات
کرانا اور غفور کو میرے پاس بھیج دو" ___ نواب صاحب نے
اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا اور وہ سر جھکاتے ہوئے ٹیلی فون اٹھا کر
واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
"یہ ڈراسن کون صاحب ہیں" ___ عمران نے حیرت بھرے
انداز میں پوچھا۔
"کوئی بات نہیں ___ صاحبزادے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت
نہیں ہے" ___ نواب صاحب نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا

جیسے اس قسم کی بات سرے سے ہوئی ہی نہ ہو اور عمران ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔

چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ٹھوس جسم اور لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا ۔ اس کے دونوں پہلوؤں سے ہولسٹر لٹک رہے تھے جن میں ریوالوروں کے بھاری دستے نظر آ رہے تھے کاندھے سے مشین گن لٹک رہی تھی ۔

"حکم جناب !" ــــ اندر آنے والے نے نواب صاحب کے سامنے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا ۔

"غفور اس ڈراسن کا دوبارہ فون آیا تھا ۔ وہ اوچھا اور گھٹیا آدمی ہے اس لئے اب تم پوری طرح ہوشیار رہنا اور سیمیں بیٹی کو بھی باہر جانے سے منع کر دینا" ــــ نواب صاحب نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"حکم کی تعمیل ہو گی جناب ! ویسے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے آدمی بھیج دوں تاکہ یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے" ــــ غفور نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"نہیں ۔ ان گھٹیا لوگوں کے منہ نہیں لگنا چاہیئے ۔ بس تم ہوشیار رہنا ہی کافی ہے" ــــ نواب شان الدولہ نے کہا اور غفور اثبات میں سر ہلاتا ہوا سلام کرتا ہوا واپس مڑ گیا ۔

"ابا حضور ! کھانا لگ گیا ہے ۔ آپ اور عمران صاحب تشریف لائیے ۔ بیگم رحمان نے تو معذرت کر لی ہے وہ لنچ نہیں کیا کرتیں" اندرونی دروازے سے ماہ جبیں نے آ کر بڑے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

"اوہ اچھا ۔ آیئے صاحبزادہ صاحب" ــــ نواب شان الدولہ نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا ۔ ویسے وہ دونوں بہنوں کی طبیعتوں میں فرق دیکھ کر حیران ہو رہا تھا ۔

ماہ جبیں ایک طرف ہٹ گئی تو نواب صاحب آگے بڑھ گئے ۔

"آپ سیمیں کی باتوں کا برا نہ منایئے گا ۔ وہ انتہائی منہ پھٹ لڑکی ہے ویسے میں نے اسے سمجھا دیا ہے اب وہ آپ سے بدتمیزی نہیں کرے گی" ــــ مہ جبیں نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے کہا ۔ وہ اب اندرونی دروازہ کراس کر کے ایک طویل راہداری میں داخل ہو چکے تھے عمران نے جان بوجھ کر قدم آہستہ کر لئے تھے تاکہ نواب صاحب قدرے آگے ہو جائیں ۔

"مس جبیں کیا آپ کسی ڈراسن کو جانتی ہیں" ــــ عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑی ۔ اس کے چہرے پر یکلخت زردی سی چھا گئی ۔

"اوہ ۔ تو کیا ڈراسن کا پھر فون آیا ہے" ــــ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"میں آپ سے کھانے کے بعد بات کروں گی" ــــ مہ جبیں نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھ گئی اور عمران ان لوگوں کے پراسرار انداز پر سر ہلاتا رہ گیا ۔

سُرخ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ایک شاندار اور وسیع عمارت کے کھلے پھاٹک میں مڑی اور چند لمحوں بعد وہ بڑے سے پورچ میں جا کر رُک گئی۔ کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے چار دیو قامت آدمی اُچھل کر باہر نکلے۔ ان چاروں کے سر گنجے تھے۔ ان کے بڑے بڑے چہروں پر وحشت جیسے ثبت ہوئی نظر آ رہی تھی۔ آنکھوں میں ایسی سرخی تھی جیسے وہ آنکھیں انسانوں کی بجائے کسی بھوکے چیتے کی ہوں۔ ان کے جسم بے حد مضبوط اور انتہائی ٹھوس تھے۔ جسم کا ایک ایک عضو ایسے ابھرا ہوا اور گھٹا ہوا تھا جیسے فولاد میں ڈھل کر بنا ہو۔ بھاری جسم ہونے کے باوجود ان کے انداز میں انتہائی برق رفتاری تھی۔ وہ کار سے اترے اور بجلی کی سی تیزی سے چلتے ہوئے ایک راہداری سے گزر کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ اس کمرے میں ایک بیضوی مگر بھاری میز اور اس کے گرد آٹھ کرسیاں موجود تھیں۔ وہ چاروں میز کی ایک سائیڈ پر قطار میں بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھُلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کا جسم جیسے سانچے میں ڈھلا ہوا تھا اگر وہ عالمی مقابلہ حُسن میں حصہ لیتی تو یقیناً اُسے اول انعام مل جاتا۔ اس کے جسم پہ تیز سُرخ رنگ کا منی سکرٹ موجود تھا۔

"ہیلو سپر فائٹرز" ـــــ لڑکی نے قریب آ کر ان چاروں گنجوں سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو جیکی" ـــــ ان چاروں نے بھیڑیے کے انداز میں دانت نکالتے ہوئے کہا اور لڑکی سر ہلاتی ہوئی ان کے سامنے ایک کُرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھُلا اور اس بار دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ یہ نوجوان بھی خاصے چُست اور چہرے سے ذہین لگ رہے تھے۔ انہوں نے تھری پیس سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

"ہیلو سپر فائٹرز! ـــــ ہیلو جیکی!" ـــــ ان دونوں نے بھی قریب آ کر مسکراتے ہوئے ان گنجوں اور لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہیلو وکی اینڈ میکس" ـــــ چاروں گنجوں اور جیکی نے کہا اور وہ سر ہلاتے ہوئے جیکی کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے کہ کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر سنہرے رنگ کا نفیس چشمہ تھا اور چال ڈھال سے وہ کوئی انتہائی معزز اور خوشحال آدمی لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں موجود سب افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو" ـــــ آنے والے نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی بھی موجود تھی۔

"جیکی تم پاکیشیا کے نواب شان الدولہ کے بارے میں جانتی ہو۔ اپنے ساتھیوں کو بتاؤ تاکہ بعد میں میری بات اچھی طرح ان کی سمجھ میں آجائے" اس ادھیڑ عمر نے کرسی پر بیٹھتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں اس خوبصورت لڑکی جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس لارڈ ڈراسن! لیکن کیا اصل بات بھی بتانی ہے" ـــــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں صرف پس منظر۔ وہ بات میں خود بتاؤں گا" ـــــ اس ادھیڑ عمر لارڈ ڈراسن نے جواب دیا۔

"یس لارڈ!" ـــــ جیکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر ان گنجوں اور وکی اور میکس سے مخاطب ہو گئی۔

"آپ کو معلوم ہے کہ میں چیف باس لارڈ ڈراسن کی پرائیویٹ سیکرٹری بھی ہوں۔ آج سے دو ماہ پہلے پاکیشیا کے ایک لارڈ نواب شان الدولہ سے چیف باس کی ملاقات ایک کلب میں ہو گئی۔ نواب شان الدولہ پاکیشیا کا بہت بڑا لارڈ ہے۔ اس کی دو بیٹیاں ہیں۔ ایک کا نام مہ جبیں اور دوسری کا نام سیمیں جبیں ہے اور اُن کا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ لارڈ بہت مشہور شکاری بھی ہے اور سیر و سیاحت کا شوقین بھی ہے۔ اس سلسلے میں اس نے تقریباً دنیا گھوم رکھی ہے۔ حتیٰ کہ وہ افریقہ کے دور دراز جنگلوں میں بھی شکار کھیل چکا ہے۔ جب چیف باس کی لارڈ شان الدولہ سے ملاقات ہوئی تو اس کی دونوں بیٹیاں بھی ساتھ تھیں۔ یہ بھی بتا دوں کہ لارڈ

شان الدولہ کی بڑی بیٹی ماہ جبیں اعلیٰ یافتہ ہے۔ بے حد سنجیدہ، مؤدب ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین بھی ہے۔ اس نے کیمرج یونیورسٹی سے نفسیات میں پی۔ ایچ ڈی کی ہوئی ہے اور اس میں خصوصیت ہے کہ وہ کسی بھی انسان کا چہرہ اور اس سے دو باتیں کر کے اس کے کردار کی صحیح خصوصیات سمجھ لیتی ہے اور چاہے مقابل کتنا بڑا اداکار کیوں نہ ہو ماہ جبیں اصل کردار تک پہنچ جاتی ہے جب کہ لارڈ شان الدولہ کی دوسری بیٹی سیمیں جبیں انتہائی مشتعل مزاج ـــــ نک چڑھی اور منہ پھٹ لڑکی ہے اس نے بھی کیمرج یونیورسٹی سے گریجوایشن کیا ہے لیکن اس کے بعد تعلیم کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔ چیف باس جب لارڈ شان الدولہ سے ملے تو شان الدولہ کے ساتھ ان کی دوستی ہو گئی اور انہوں نے لارڈ نواب شان الدولہ کی دعوت اپنی کوٹھی میں کی۔ ان کی لڑکیاں بھی اس دعوت میں شریک تھیں۔ پھر کھانے کے بعد باتوں کا جو سلسلہ چلا تو لارڈ شان الدولہ نے چیف باس کو ایک حیرت انگیز واقعہ سنایا۔ سیاحت کے دوران ان کا گزر ایک ایسے علاقے سے ہوا جہاں انہوں نے ٹاشیم کی کانیں دیکھیں۔ ٹاشیم خلائی تحقیقات میں کام آنے والی ایسی دھات ہے جو بے حد کمیاب ہے اور اس کی عالمی منڈی میں بے پناہ قیمت ہے۔ اس کی قیمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ـــــ سو گرام خام ٹاشیم کی قیمت دس کلو خالص سونے کے برابر ہے اور جہاں ٹاشیم کی کانیں ہوں ـــــ اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی کیا قیمت ہو گی اور اس ٹاشیم کے پیچھے ایکریمیا ـــــ روسیاہ ـــــ شوگران ـــــ گریٹ لینڈ ـــــ ولسیرٹن کارمن ـــــ کرانس اور اس طرح کے وہ ترقی یافتہ ممالک جو خلائی تحقیقات میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ دیوانے

ہو رہے ہیں۔ یہ دھات گہرے نیلے رنگ کی ہوتی ہے بالکل گہرے رنگ
کے نیلم پتھر کی طرح لیکن اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اندر سرخ رنگ
کی لہریں اس طرح چلتی دکھائی دیتی ہیں جیسے وہ واقعی پتھر کے اندر حرکت
کر رہی ہوں اور یہی اس کی خاصیت ہے۔ لارڈ نواب شان الدولہ نے ٹاشیم
کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا انگوٹھی میں لگوایا ہوا تھا اور یہ انگوٹھی ان کی انگلی میں موجود
تھی۔ انہوں نے یہ انگوٹھی چیف باس کو دکھائی اور میں نے بھی دیکھی۔ لیکن
نہ ہی چیف باس اور نہ ہی مجھے اس کی اصل حقیقت کا علم تھا۔ ہمارا خیال
تھا کہ یہ بھی کوئی عجیب سا قیمتی پتھر ہو گا جیسے ہیرا — نیلم — زمرد —
وغیرہ ہوتے ہیں۔ دعوت کے بعد لارڈ نواب شان الدولہ اپنی لڑکیوں
سمیت واپس چلے گئے اور چیف باس اس بات کو بھول گئے لیکن پھر
ایک روز انہوں نے ایک محفل میں نواب شان الدولہ کا نام لئے بغیر اس
انگوٹھی کے حیرت انگیز پتھر کا ذکر کیا تو محفل میں موجود ایک خلائی سائنسدان
بری طرح چونک پڑا۔ اس نے چیف باس سے اس پتھر کی مزید تفصیلات
پوچھیں تو وہ بری طرح اچھل پڑا۔ اس نے اس محفل کو بتایا کہ یہ اس وقت
جدید دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے اور اس کا نام ٹاشیم ہے اور یہ
خلائی تحقیقات میں کام آتی ہے اور خلائی تحقیقات میں دلچسپی رکھنے والے
ملک اس کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کے لئے
بھی دریغ نہیں کریں گے جس پر چیف باس کی دلچسپی پیدا ہوئی۔ اس خلائی
سائنسدان نے چیف باس سے اس آدمی کے متعلق تفصیلات پوچھنی
چاہیں یعنی شان الدولہ کے متعلق لیکن چیف باس اسے ٹال گئے اور پھر چیف
باس نے خود اس بارے میں تحقیقات کی تو اس خلائی سائنسدان کی بات

درست تھی اور ایکریمیا اور روسیاہ نے تو اس کی بھاری سے بھاری مقدار خریدنے
پر بھی آمادگی ظاہر کر دی۔ اس کے بعد چیف باس نے لارڈ نواب شان الدولہ
کا پتہ کیا لیکن معلوم ہوا کہ نواب شان الدولہ اپنی لڑکیوں سمیت دوسرے روز
ہی پاکیشیا واپس جا چکا ہے۔ چیف باس نے پاکیشیا میں موجود اپنے دوستوں
کے ذریعے ان کی رہائش گاہ اور ٹیلی فون نمبر کا پتہ چلایا اور پھر انہوں نے نواب
شان الدولہ سے ٹیلیفون پر رابطہ قائم کیا۔ نواب شان الدولہ ویسے تو بے حد
دوستانہ انداز میں باتیں کرتے رہے لیکن جب چیف باس نے اس سے
اس علاقے اور اس دھات کی کانوں کے بارے میں تفصیلات پوچھیں
تو نواب شان الدولہ نے یہ سب کچھ بتانے سے یکسر انکار کر دیا۔ اس کے
ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ اخبار میں انہوں نے یہ خبر پڑھ لی ہے کہ یہ
دھات ٹاشیم ہے اور اس وقت دنیا کی سب سے قیمتی دھات ہے۔
دراصل ہوا یہ کہ اس محفل میں کسی اخبار کا رپورٹر بھی موجود تھا۔ اس نے دوسرے
روز لارڈ ڈراسن کے حوالے سے اخبار میں خبر دے دی جو ہماری نظروں سے
تو نہ گزری لیکن نواب شان الدولہ نے اسے پڑھ لیا۔ اس طرح انہیں اس دھات
کی اصل حقیقت اور نام کا علم ہو گیا تھا۔ اس پر چیف باس نے انہیں ڈرایا
دھمکایا لیکن اس لارڈ نے سختی سے انکار کر کے فون رکھ دیا۔ چیف نے
پھر اس کو فون کیا لیکن اس نے الٹا چیف باس کو دھمکا کر بات ختم کر دی۔
اور اب وہ فون بھی نہیں سنتا۔" جیکی واقعی بہترین مقرر تھی۔ اس نے اس
طرح تفصیل بتائی تھی کہ وہاں موجود ہر فرد کے سامنے نواب شان الدولہ
اور اسکی بیٹیوں کے تعارف کیساتھ ساتھ ٹاشیم کے بارے میں بھی اس طرح مکمل علم
ہو گیا جیسے انہوں نے خود یہ دھات دیکھی ہو اور نواب شان الدولہ اور اس

کی بیٹیوں سے ملے ہوں۔

"تم لوگوں نے تفصیلات سُن لیں اور اب یہ بات تو بہر حال تم سمجھ گئے ہو گے کہ ہم یہ دھات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن نواب شان الدولہ اسے بتانے سے انکاری ہے اور میری تحقیقات کے مطابق نواب شان الدولہ حد سے زیادہ ضدی —— اور سخت جان واقع ہوا ہے۔ اگر ہم اس پر تشدد کر کے اس کی ایک ایک ہڈی بھی علیحدہ کر دیں تب بھی وہ اپنی زبان نہیں کھولے گا۔ اس پر معلومات حاصل کرنے والی کوئی مشین بھی کام نہیں کر سکتی کیونکہ وہ شکاری ہونے کے ساتھ ساتھ بے حد ذہین آدمی ہے اس لئے میں نے اس کی زبان کھلوانے کے لئے ایک اور منصوبہ بنایا ہے اور وہ یہ کہ اُسے، اس کی دونوں بیٹیوں سمیت اغوا کر لیا جائے اور پھر اس کی بیٹیوں کو اس کے سامنے بے عزت کرنے کی دھمکی دی جائے تو وہ یقیناً زبان کھولنے پر مجبور ہو جائے گا۔ یہ مشرقی لوگ اپنی عورتوں کی عزتوں کے معاملے میں بے حد حساس ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دوں کہ میں نے جو تحقیقات کی ہے اس کے مطابق نواب شان الدولہ دارالحکومت سے کچھ فاصلے پر ایک قصبے بلال نگر میں ایک شاندار محل میں رہتا ہے اور اس نے وہاں مسلح افراد کی پوری فوج بھرتی کر رکھی ہے اور میرے فون کے بعد وہ لازماً بے حد چوکنا بھی ہو گیا ہو گا۔ یہ میں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ اس مشن پر جاتے ہوئے آپ لوگوں کے ذہن میں ساری باتیں رہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ نواب شان الدولہ نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے پاس اس علاقے کا نقشہ بھی موجود ہے جس میں کانوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ تم نے وہ نقشہ بھی حاصل کرنا ہے" لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تو کیا باس ان لوگوں کو اغوا کر کے یہاں ایکریمیا لے آنا ہو گا" —— وکی نے پوچھا۔

"نہیں اتنی دور لے آنے کی ضرورت نہیں۔ صرف معلومات حاصل کر کے اور وہ نقشہ لے کر انہیں گولیوں سے بھون ڈالو اور واپس آجاؤ" —— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ہم آج ہی روانہ ہو جاتے ہیں" —— وکی نے کہا۔

"جیکی بھی تمہارے ساتھ جائے گی اور سنو جیکی ہی میری جگہ تمہیں لیڈ کرے گی۔ یہ بے حد ذہین لڑکی ہے" —— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یس باس! ہم جیکی کی ذہانت سے اچھی طرح واقف ہیں" —— گجوں کے ساتھ میکس اور وکی سب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے بائی۔ تفصیلات تم جیکی سے طے کر لو۔ مجھے ہر صورت میں مکمل معلومات اور نقشہ چاہیئے۔ میں ناکامی کی بات نہیں سنوں گا" —— لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس کے اٹھتے ہی وہ سب احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر لارڈ ڈراسن واپس مڑ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کو بلال نگر سے آئے ہوئے ایک ہفتہ گزر گیا تھا۔ ماہ جبیں تو اماں بی کو بے حد پسند آئی تھی لیکن اس کی بہن سیمیں نے اچانک اندر آ کر اس قدر بدتمیزانہ انداز میں باتیں کیں کہ اماں بی کی طبیعت بُری طرح خراب ہو گئی۔ اور پھر انہوں نے رشتے سے ہی انکار کر دیا۔ ادھر عمران نے ڈراسن والی کال کے سلسلے میں نواب شان الدولہ کو ٹٹولنا چاہا لیکن نواب شان الدولہ نے نہ صرف ٹال دیا بلکہ اس بات پر ان کا لہجہ بھی بڑا سخت ہو گیا۔ ماہ جبیں نے وعدہ کیا تھا کہ وہ کھانے کے بعد اس سے بات کرے گی لیکن کھانے کے بعد ماہ جبیں ایسی غائب ہوئی کہ وہ پھر سامنے ہی نہ آئی اور عمران کو اماں بی اور ثریا کو لے کر واپس آنا پڑ گیا۔ ثریا نے تو بڑا اودھم مچایا لیکن اماں بی نے اسے سختی سے جھڑک دیا اور ثریا بھی خاموش ہو گئی کیونکہ وہ اماں بی کی ضد سے اچھی طرح واقف تھی کہ وہ ایک بار ناں کر دیں تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کا فیصلہ نہیں

بدلوا سکتی۔ اس طرح معاملہ ختم ہو گیا اور عمران بھی سب کچھ بھول کر دوبارہ اپنی دلچسپیوں میں گم ہو گیا۔ آج وہ ناشتہ کرنے کے بعد کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا کہ اس کے کانوں میں ڈرائنگ روم میں موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر ابھی وہ تیار ہو کر باہر نکل ہی رہا تھا کہ سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یہ بڑے صاحب کا فون ہے ___ وہ بڑے غصے میں معلوم ہو رہے ہیں" ___ سلیمان کی وحشت زدہ آواز سنائی دی۔

"خون ___ لیکن اس میں اتنا گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ خون بڑے صاحب کا ہے یا چھوٹے صاحب کا، سُرخ ہی ہو گا اور اگر تمہیں خون کے سُرخ رنگ سے وحشت ہو رہی ہو تو گھر سے سبز رنگ کا چشمہ لگا لیا کرو رنگ بدل جائے گا" ___ عمران نے ٹائی کی ناٹ کو انگلیوں سے درست کرتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"خون نہیں فون بڑے صاحب کا، آپ کے ڈیڈی کا" ___ سلیمان نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیڈی کا خون کس نے کیا ہے ___ اوہ سلیمان کیا میں یتیم ہو گیا ہوں۔ اوہ، بیچارہ یتیم عمران" ___ عمران نے چونک کر کہا اور فقرے کا آخری حصہ کہتے ہوئے نہ صرف اس کا گلا بھرا گیا بلکہ چہرے پر بھی یتیمی کا پورا آبشار بہنے لگا۔

"ٹھیک ہے میں کہہ دیتا ہوں کہ آپ فون نہیں سُننا چاہتے" ___ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مُڑ گیا۔

"ارے ارے خدا کیلئے ٹھہرو" ___ ارے ڈیڈی کا فون، ارے تم نے

مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ احمق آدمی۔ فون سننے میں دیر ہوگئی تو ڈیڈی خود یہاں پہنچ جائیں گے اور پھر —— اوہ کہاں ہے فون! کدھر گیا؟ ابھی تو یہاں پڑا تھا" —— عمران نے سلیمان کی دھمکی سن کر بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ادھر ڈرائنگ روم میں ہے" —— سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی دھمکی کام دکھا گئی تھی۔

"ڈرائنگ روم میں —— اوہ وہاں کیا کر رہا ہے کم بخت" عمران نے کہا اور پھر تیزی سے ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو! علی عمران ولد عالی جناب والا شان سر رحمان سپیکنگ" عمران نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"کہاں مر گئے تھے —— اتنی دیر کیوں لگائی کال ریسیو کرنے میں" —— دوسری طرف سے سر رحمان کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ڈیڈ —— ڈیڈ —— ڈیڈی آپ! —— میں سمجھا تھا وہ رحمن جنرل سٹور والا ہے جس سے سلیمان پچھلے دو ماہ سے ادھار سامان لے آ رہا ہے اور اب اس نے بڑی سختی سے ادھار مانگنا شروع کر دیا ہے۔ آج اس نے سلیمان کو دھمکی بھی دی تھی کہ اگر شام سے پہلے پہلے اس کا ادھار نہ چکا دیا گیا تو وہ غنڈوں سے اس کی ہڈیاں تڑوا دے گا۔ بڑا سخت مزاج آدمی ہے وہ ڈیڈی! اس لئے اس پر میں ذرا رعب ڈال رہا تھا کہ تم تو خالی خولی رحمن ہو جب کہ میرے والد عالی جناب والا شان سر رحمان ہیں" —— عمران کی زبان قینچی کی طرح چل پڑی۔

"بکواس بند کرو —— اگر رقم نہیں ہوتی تو ادھار کیوں لیتے ہو ——؟"

سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تو ادھار لینا پڑتا ہے جناب کہ رقم نہیں ہوتی۔ اگر رقم ہو تو سامان لینے کے بعد اس کی ناک پر رقم نہ مار دوں۔ لیکن کیا کروں ڈیڈی بس مجبوری اور لاچاری کی بات ہے —— اب میں پڑھا لکھا آدمی ہوں سڑک پر بیٹھ کر مکئی کے بھٹے بھون کر تو نہیں بیچ سکتا —— پھر آپ کا شریف خون میری رگوں میں دوڑ رہا ہے اس لئے چوری بھی نہیں کر سکتا جیبیں بھی نہیں کاٹ سکتا۔ زیادہ سے زیادہ یہی کر سکتا ہوں کہ ادھار لے لوں" —— عمران نے بڑے لاچار اور بیچارگی بھرے لہجے میں تقریباً روتے ہوئے کہا۔

"سلیمان کہاں ہے بلاؤ اسے" —— دوسری طرف سے سر رحمان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"سلیمان —— سلیمان جلدی آؤ۔ ڈیڈی تمہیں یاد فرما رہے ہیں" —— عمران نے اونچی آواز سے کہا۔ اس کے چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی —— اور بڑے صاحب کا سن کر سلیمان اس طرح دروازے میں نمودار ہوا جیسے چراغ رگڑتے ہی جن نمودار ہو جاتا ہے۔

"مم —— مم —— مجھے" —— سلیمان کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا۔ بس اس کی بڑے صاحب اور بڑی بیگم کے غصے سے بہت جان جاتی تھی۔

"ہاں تمہیں" —— عمران نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر ادھار کے متعلق کوئی بات نہ کی تھی کیونکہ اس طرح سر رحمان سارے ڈرامے کو سمجھ جاتے۔

"جج —— جج —— جی بڑے صاحب" —— سلیمان نے اٹکتے اٹکتے او۔

خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"کتنا ادھار ہے ۔ اس رحمٰن جنرل سٹور کا" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ——— ادھار ——— رحمٰن جنرل سٹور" ——— سلیمان سر رحمان کی بات سن کر حیران رہ گیا اور اس نے بے اختیار پاس کھڑے عمران کی طرف دیکھا تو عمران نے اُسے آنکھ مار دی۔

"کیا جی جی لگا رکھی ہے ——— جلدی سے بات کرو" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ——— وہ کافی ادھار ہے۔ پچاس ہزار روپے" ——— سلیمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو ——— پچاس ہزار اور صرف دو ماہ میں۔ کیا لیتے رہے ہو تم اس سے" ——— سر رحمان غصے سے دھاڑے۔

"جناب! کھانے پینے کا سامان ——— تولیہ ——— بنیان ——— بلیڈز ——— شیونگ کریم ——— آفٹر شیو لوشن ——— پرفیوم ——— نہانے کا صابن ——— منہ دھونے کا صابن ——— کپڑے دھونے کا صابن ——— صابن دانی ——— براؤن پالش ——— بلیک براؤن پالش ——— لڈو ——— کیرم بورڈ" ——— سلیمان کی زبان عمران سے بھی زیادہ چل نکلی۔

"شٹ اپ۔ کیا بکواس شروع کر دی ریسیور عمران کو دو" ——— سر رحمان غصے سے دھاڑے۔ اور سلیمان نے ریسیور جلدی سے عمران کے ہاتھ میں دے دیا اور خود اس طرح سر جھکا کر کھڑا ہو گیا جیسے انتہائی معصوم آدمی ہو۔

"جی ڈیڈی!" ——— عمران نے انتہائی فرمانبردارانہ لہجے میں کہا۔

"سلیمان کو دفتر بھیج دو میں اسے چیک دے دیتا ہوں لیکن سنو۔ آئندہ اگر تم نے ادھار لیا تو اس ادھار لینے والے سے پہلے تمہاری ہڈیاں میں توڑوں گا۔ سمجھے" ——— سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"بالکل ڈیڈی بالکل آپ قطعی بے فکر رہیں ——— اس بار میں اس ادھار کے گھن چکر میں پھنس گیا ہوں آئندہ بالکل نہیں لوں گا" ——— عمران نے جلدی سے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا اور سلیمان کی طرف دیکھنے لگا جس کے چہرے پر بھی پچاس ہزار کا سن کر چمک آ گئی تھی۔

"اچھا سنو تم پچھلے ہفتے اپنی ماں اور بہن کے ساتھ بلال نگر گئے تھے" ——— سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی گیا تھا ——— لیکن ڈیڈی اس میں میرا کوئی قصور نہ تھا۔ اماں بی اور خاص طور پر ثریا مجھے زبردستی لے گئی تھی۔ انہوں نے مجھے خصوصی ناشتہ بھی نہ کرنے دیا تھا ——— ایمان سے ڈیڈی میں خود نہیں گیا تھا" ——— عمران نے اس طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا جیسے بلال نگر جا کر اس سے بہت بڑا جرم سرزد ہو گیا ہو۔

"بکواس بند کرو۔ جانے تمہاری نحوست کیا گل کھلائے گی جہاں جاتے ہو کوئی نہ کوئی چکر چل جاتا ہے۔ سنو رات نواب شان الدولہ کے محل پر حملہ ہوا ہے۔ بے پناہ فائرنگ ہوئی ہے۔ اس کے تقریباً تمام ملازم مر گئے ہیں۔ صرف چند شدید زخمی حالت میں ملے ہیں۔ نواب شان الدولہ کی مڑی تڑی لاش بھی مل گئی ہے۔ ان پر بے پناہ خوفناک اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے ان کے جسم کو کسی دیو نے مروڑ دیا ہو۔ لیکن نواب شان الدولہ کی لاش محل سے

ملنے کی بجائے محل سے کچھ دور ویران کھنڈرات سے ملی ہے وہاں
ان کی دونوں بیٹیاں بھی ملی ہیں۔ چھوٹی بیٹی کو تو گولیوں سے بھون ڈالا گیا
ہے جب کہ بڑی بیٹی شدید زخمی ہے۔ وہ ابھی تک ہوش میں نہیں آ
سکی۔ اس کی حالت بتا رہی ہے کہ اس پر انتہائی غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے
نواب شان الدولہ ہمارے ملک کے وزیر اعظم کے برادر نسبتی بھی
ہیں اور ویسے بھی ملک کے اعلیٰ ترین حلقے میں انہیں انتہائی قدر کی
نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ اطلاع ملنے پر خود وزیر اعظم اور صدر مملکت
بھی وہاں پہنچے تھے اور میں بھی ابھی وہیں سے آرہا ہوں۔ وزیر اعظم
نے مجھے حکم دیا ہے کہ مجرموں کو فوراً گرفتار کیا جائے۔ میں نے تحقیقات
فیاض کے سپرد کر دی ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ وہ اس خوفناک
معاملے میں کچھ نہ کر سکے گا۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے۔ تم
اس کی مدد کرو اور جلد از جلد ان مجرموں کو گرفتار کرو کیونکہ یہ میری عزت
کا مسئلہ ہے" ــــ سر رحمان نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران کی
آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے
تھے۔

"بہتر ڈیڈی! آپ بے فکر رہیں۔ میں ابھی جاتا ہوں بلال نگر" ــــ
عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے" ــــ سر رحمان نے جواب دیا اور اس کے
ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا
اُسے واقعی نواب شان الدولہ اور اس کی فیملی کے ساتھ ہونے والی
ٹریجڈی پر افسوس ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں وہ کال گھوم رہی تھی

جو کسی ڈراسن کی طرف سے ہوئی تھی۔ اس ڈراسن نے نواب شان الدولہ
کو دھمکی دی تھی کہ اس کی بیٹیوں کو سر عام رسوا کیا جائے گا اور وہی ہوا
سر رحمان نے جس انداز میں ماہ جبیں پر غیر انسانی تشدد کی بات کی تھی اس
سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس نفیس، باوقار اور سنجیدہ لڑکی کے ساتھ کیا ہوا ہوگا۔
اسے اندازہ تھا کہ چھوٹی سیمیں یقیناً اپنی طبیعت کی وجہ سے حملہ آوروں
سے لڑ پڑی ہو گی اس لئے انہوں نے اُسے گولیوں سے بھون ڈالا
ہو گا۔ عمران کچھ دیر صوفے پر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا
اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ٹائیگر کی آواز ابھری۔

"عمران بول رہا ہوں" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ ٹائیگر کا لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"ٹائیگر! زیر زمین دنیا میں کسی ڈراسن کو جانتے ہو" ــــ عمران
نے پوچھا۔

"ڈراسن ــــ جی ہاں! چار آدمی ہیں جن کے نام ڈراسن ہیں"
ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ان کے متعلق تفصیلات بتاؤ ــــ لیکن ٹھہرو۔ ان میں سے کوئی
غیر ملکی بھی ہے" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب! یہ چاروں ہی مقامی ہیں۔ ان میں سے ایک ڈراسن
کا پورا نام جیمز ڈراسن ہے۔ یہ شخص منشیات کی سمگلنگ میں ایک عام
سا کارندہ ہے ــــ دوسرے کا نام ٹمی ڈراسن ہے یہ بولڈ گروپ

کا ممبر ہے۔ بولڈ گروپ پیشہ ور غنڈے ہیں لیکن ان کا دائرہ کار جوتے خانوں اور کلبوں کے جھگڑے نمٹانے تک محدود ہے ۔۔۔ تیسرے آدمی کا نام مائیکل ڈراسن ہے۔ یہ الپائن کلب کا ہیڈ ویٹر ہے۔ مشہور شارپر ہے۔ بڑی بڑی پارٹیوں کے لئے شارپنگ کرنے کا دھندا کرتا ہے اور چوتھے آدمی کا نام البرٹ ڈراسن ہے۔ اسے آپ ادھیڑ عمر اور بوڑھی امیر عورتوں کا شکاری سمجھ لیں" ۔۔۔ ٹائیگر نے باقاعدہ تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"بس تم فوری طور پر کسی ایسے ڈراسن نامی غیر ملکی کو تلاش کرو جس کا لہجہ خالصتاً ایکریمی ہو۔ یہ شخص لہجے سے کوئی خوشحال آدمی یا کسی بڑے گینگ کا سربراہ لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یس سر! میں ابھی انکوائری شروع کر دیتا ہوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"طاہر، میں عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بیحد سنجیدہ تھا۔

"یس سر!" ۔۔۔ اس بار بلیک زیرو نے اپنے اصل لہجے میں مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"بلال نگر میں وزیر اعظم صاحب کے برادر نسبتی نواب شان الدولہ اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ اپنے شاندار محل میں رہتے ہیں۔ ایک ہفتہ پہلے میں ایک نجی سلسلہ میں ان سے ملا تھا۔ میری موجودگی میں انہیں کسی ڈراسن کی

کال آئی تھی۔ آواز سے وہ ڈراسن غیر ملکی لگتا تھا۔ وہ نواب شان الدولہ سے کوئی بات پوچھنا چاہتا تھا جس کا جواب وہ ہاں یا نہ میں مانگنا چاہتا تھا اور ساتھ ہی اس نے دھمکی دی تھی کہ اگر جواب ناں میں ہوا تو انہیں خوفناک نتائج بھگتنے پڑیں گے اور ان کی بیٹیوں کی عزت کو سربازار رسوا کیا جا سکتا ہے۔ لیکن نواب شان الدولہ نے اسے نہ صرف ناں کہا بلکہ اسے بری طرح جھڑک دیا۔ میں نے اس بارے میں نواب شان الدولہ کو ٹٹولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ٹال گئے تھے۔ میں بھی خاموش ہو گیا تھا کہ جب نواب صاحب خود نہیں بتانا چاہتے تو میں کیوں دخل دوں۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیڈی کا فون آیا ہے۔ رات نواب شان الدولہ کی حویلی پر کسی گروپ نے حملہ کیا ہے۔ ان کے تمام مسلح ملازم تقریباً مار دیئے گئے ہیں صرف چند شدید زخمی ملے ہیں۔ نواب شان الدولہ اور ان کی ایک بیٹی کی لاشیں اس حویلی سے کچھ دور ویران کھنڈرات سے ملی ہیں۔ نواب شان الدولہ پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور بقول ڈیڈی کے ان کی لاش دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے کسی دیو نے انہیں مروڑ دیا ہو۔ ان کی چھوٹی بیٹی کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا ہے جب کہ بڑی بیٹی ماہ جبیں شدید زخمی حالت میں ملی ہے اس پر غیر انسانی اور غیر مہذبانہ تشدد کیا گیا ہے۔ ڈیڈی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ میں مجرموں کی گرفتاری کے لئے سپر فیاض کی امداد کروں۔ میں نے ٹائیگر کو یہ ذمہ داری سونپ دی ہے کہ وہ کسی ڈراسن کا پتہ چلائے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے تمام ممبرز کو دارالحکومت کے ہوٹلوں میں اس بات کا پتہ چلانے پر مامور کر دو کہ وہاں کوئی ڈراسن نامی آدمی آ کر ٹھہرا ہوا ہے یا پھر کوئی نیا گروپ وہاں

گیا ہو۔ اس گروپ کے متعلق تفصیلات وہ لوگ معلوم کریں۔ میں تم سے رپورٹ لے لوں گا۔ میں نے تمہیں سارا پس منظر اس لئے بتایا ہے تاکہ انہیں صحیح طریقے سے گائیڈ کر سکو۔ میں پہلے ہسپتال جاؤں گا اور پھر بلال نگر۔ وہاں سے واپسی پر رپورٹ لوں گا"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدگی سے تفصیلات بتائیں اور ہدایات دیں۔

"ٹھیک ہے جناب! میں ابھی ممبرز کو اس کام پر لگا دیتا ہوں"۔۔۔ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ ابھی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران سپیکنگ"! عمران پوری طرح سنجیدہ تھا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے! نواب شان الدولہ کے متعلق خبر تمہیں تمہارے ڈیڈی نے بتا دی ہے۔ میں نے موقع واردات پر انہیں سمجھایا تھا کہ اکیلا فیاض ان خوفناک مجرموں کو گرفتار نہ کر سکے گا اس لئے وہ خود عمران سے بات کریں اور ابھی ان کا فون آیا ہے کہ انہوں نے تمہیں فون کیا ہے لیکن میں اس وقت ایک اور سلسلہ میں کال کر رہا ہوں۔ نواب شان الدولہ وزیراعظم کے برادر نسبتی تھے۔ وزیراعظم صاحب اس سلسلہ میں ایکسٹو سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش تھی کہ ایکسٹو اس کیس کو ڈیل کرے لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ کیس سیکرٹ سروس کا نہیں ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایکسٹو سر رحمان کی مدد کر دے جس پر انہوں نے بتایا کہ ایکسٹو کو نواب شان الدولہ کے بارے میں کوئی خاص بات بتانا چاہتے ہیں چنانچہ بیٹے تم ان سے فون پر

بات کر لو شاید کوئی اہم بات ہو"۔۔۔ سر سلطان نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں بات کر لیتا ہوں"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"شکریہ بیٹے میں تمہیں ان کا خاص نمبر بتا دیتا ہوں جس پر ان سے بغیر رکاوٹ کے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں نے ایک فون نمبر بتا دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جو ابھی سر سلطان نے بتائے تھے۔

"یس"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور آواز سے عمران پہچان گیا کہ یہ آواز خود وزیراعظم صاحب کی تھی اور وہ سمجھ گیا کہ سر سلطان کا بتایا ہوا یہ نمبر خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔

"ایکسٹو سپیکنگ"۔۔۔ عمران نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ جناب ایکسٹو، میں پرائم منسٹر بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے وزیراعظم نے خوشگوار لہجے میں کہا۔

"سر سلطان نے بتایا ہے کہ آپ نواب شان الدولہ کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"ہاں۔۔۔ وہ بات یہ ہے کہ تقریباً دو ہفتے پہلے انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ ان کے پاس ایک ایسا راز ہے جو دنیا کا سب سے قیمتی راز کہلایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر انہیں اچانک کچھ ہو جائے تو ان کی ذاتی ڈائری سے اس راز کو حاصل کر لیا جائے۔ آج جب ان کے ساتھ ہونے والے حادثے کا پتہ چلا تو میں نے سب سے پہلے ان کی ذاتی ڈائری تلاش کرائی لیکن پورا محل الٹنے پلٹنے کے باوجود ان کی

ذاتی ڈائری کہیں سے نہیں ملی۔ میں نے جب ان سے ذاتی ڈائری کی تفصیل
پوچھی تو انہوں نے صرف اتنا بتایا تھا کہ اس راز کا تعلق خلائی تحقیقات
میں کام آنے والی دنیا کی سب سے کم یاب دھات ٹاشیم سے ہے۔
بس اس سے زیادہ انہوں نے کچھ بتانے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ
ہمارا ملک خلائی تحقیقات کے سلسلے میں کوئی کام نہیں کر رہا اس لئے
میں بھی خاموش ہو گیا۔ لیکن جب آج اس سلسلہ میں سرداور سے
بات کی تو انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا میں خلائی تحقیقات کے سلسلہ
میں گزشتہ دو سالوں سے تحقیقی کام ہو رہا ہے لیکن اُسے انتہائی خفیہ رکھا
جا رہا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ میں نے وزیراعظم کے عہدے کا
حلف ایک سال قبل اٹھایا ہے۔ اس لئے مجھے اس سلسلہ میں معلومات
حاصل نہ تھیں بہرحال سرداور سے جب میں نے ٹاشیم کے بارے میں
بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ان کے ملک کی تحقیقات اس لئے بھی
سست رفتار ہیں کہ انہیں ٹاشیم کہیں سے نہیں مل رہی اور نہ ہی ہمارا
ملک اس قدر امیر ہے کہ کسی بڑے ملک سے ٹاشیم کی کوئی مقدار
خرید سکے۔ اور مجھے خیال آیا کہ ہو سکتا ہے نواب شان الدولہ کے
ساتھ ہونے والی اس واردات کا تعلق اس ٹاشیم والے راز سے
ہو۔ اس لئے میں نے سر سلطان سے کہا تھا کہ اس سلسلہ میں آپ
کو میں خود آگاہ کرنا چاہتا ہوں اگر کسی طرح ہمیں ٹاشیم مل جائے تو
ہمارا ملک بھی ترقی یافتہ ملکوں کی صف میں شامل ہو سکتا ہے۔ اور
ان تحقیقات سے ہمارے دفاع کو بھی بے پناہ سہارا ملے گا"
وزیراعظم نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ ان معلومات کے لئے شکریہ۔ میں دیکھ لوں گا خدا حافظ"
___ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر رکھ دیا ___
صورت حال تیزی سے تبدیل ہوتی جا رہی تھی۔ اگر نواب شان الدولہ
کو ٹاشیم کے لئے قتل کیا گیا ہے۔ تو اس کا مطلب ہے یہ کسی اونچی پارٹی
کا ہی کام ہو سکتا ہے۔ وہ کچھ دیر تک بیٹھا سوچتا رہا پھر سلیمان کو دروازہ
بند کرنے کا کہہ کر فلیٹ سے نیچے آیا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے
جنرل ہسپتال کی طرف بڑھی جا رہی تھی اُسے خیال آ گیا تھا کہ نواب شان الدولہ
کا وہ لمبا تڑنگا ملازم غفور اس سلسلے میں بہت کچھ جانتا ہے۔ کیونکہ اس
نے نواب شان الدولہ سے کہا تھا کہ اگر وہ حکم دیں تو وہ اپنے آدمی بھیج
دے اور مسئلہ ختم کر دے لیکن نواب شان الدولہ نے اُسے منع کر دیا
تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ کم از کم وہ غفور اس ڈراسن کے متعلق
لازماً کافی کچھ جانتا تھا اور پھر ماہ جبیں بھی شاید اس راز سے واقف تھی۔
اس لئے وہ اس بات پر چونکی تھی کہ ڈراسن کا فون آیا تھا لیکن پھر وہ
دوبارہ اس سے نہ ملی تھی شاید نواب شان الدولہ نے اُسے منع کر دیا تھا۔
ہسپتال پہنچ کر اُسے معلوم ہوا کہ زخمی ملازموں میں سے کسی کا نام غفور
نہ تھا اور نہ اس کے قد و قامت اور حلیے پر کوئی زخمی پورا اترتا تھا ماہ جبیں
کو وزیراعظم صاحب کے حکم پر وی۔ آئی۔ پی وارڈ میں رکھا گیا تھا اور وہ
اب ہوش میں آ چکی تھی لیکن اس سے ملاقات پر سخت پابندی تھی لیکن
ظاہر ہے عمران جیسے آدمی کے لئے ایسی پابندیاں کوئی حیثیت نہ رکھتی
تھیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد وہ ماہ جبیں کے کمرے کا دروازہ کھول
کر اندر داخل ہوا۔ ماہ جبیں سفید چادر اوڑھے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔ اس کے

سر پر بھی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں لیکن عمران کو وی۔ آئی۔ پی وارڈ کے انچارج ڈاکٹر فاروقی سے یہ معلوم کر کے بے حد مسرت ہوئی تھی کہ ماہ جبیں کی عزت محفوظ تھی۔ اُسے بے عزت نہ کیا گیا تھا صرف اس پر جسمانی تشدد کیا گیا تھا۔

"ہیلو ماہ جبیں!" —— عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں جو آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی نے چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ عمران کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کے چہرے اور آنکھوں میں حیرت کے آثار اُبھر آئے۔

"آپ" —— ماہ جبیں نے نہایت کمزور اور آہستہ آواز میں حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ماہ جبیں کا سرخ و سفید چہرہ اس وقت ہلدی کی طرح زرد ہو رہا تھا۔ آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے موجود تھے اور شکل صورت سے ایسے لگتا تھا جیسے وہ صدیوں سے بیمار ہو۔

"ہاں ماہ جبیں! میں تمہارے والد اور بہن کی موت پر افسوس کرنے نہیں آیا کیونکہ زبان سے افسوس کرنا ایک رسمی سا معاملہ ہے لیکن جو افسوس میرے دل نے محسوس کیا ہے اُس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ میں ان مجرموں سے تمہارا، تمہارے والد اور تمہاری بہن کا انتقام لے سکوں میرے لفظ لفظ سے یہ صحیح افسوس ہے" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ماہ جبیں کی آنکھوں سے آنسو تیزی سے بہنے لگے۔

وہ بیحد ظالم تھے —— انتہائی ظالم —— پتھر دل —— ان میں انسانیت کی کوئی رمق موجود نہ تھی۔ وہ تعداد میں چار تھے —— دیو قامت، انتہائی ٹھوس جسموں کے مالک۔ انہوں نے بڑی بیدردی سے نسیمی کو گولیوں سے

بھون ڈالا۔ نسیمی ان سے لڑ پڑی تھی۔ پھر انہوں نے ابو کو مارا۔ وہ ان سے نقشہ مانگ رہے تھے اور اس علاقے کا پتہ پوچھ رہے تھے جس میں کسی دھات ٹاشیم کی کانیں ہیں۔ پھر جب انہوں نے مجھے بے عزت کرنے کی دھمکی دی تو ابو برداشت نہ کر سکے۔ انہوں نے اُسے وہ علاقہ بتا دیا لیکن نقشے کی موجودگی سے انکار کر دیا۔ اس پر انہوں نے ابو پر بے پناہ تشدد کیا۔ میں بیہوش ہو گئی پھر انہوں نے مجھ پر تشدد شروع کر دیا۔ میں ہوش میں آئی تو ابو مر چکے تھے۔ وہ مجھ سے نقشے کا پوچھ رہے تھے لیکن مجھے کسی نقشے کا علم نہ تھا۔ میں نے انہیں صرف اتنا بتایا کہ ابو کی ذاتی ڈائری کا مجھے علم ہے جو لائبریری میں ان کی میز کی نچلی دراز میں پڑی رہتی ہے نیلے رنگ کی جلد والی۔ ابو اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کرتے تھے اور پھر وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ میں خوفناک تشدد کی وجہ سے دوبارہ بیہوش ہو گئی اور جب مجھے ہوش آیا تو میں ہسپتال میں تھی"۔ —— ماہ جبیں اس طرح بولتی رہی جیسے کوئی رٹی کہانی سنا رہی ہو۔

"کیا تم انہیں پہچانتی ہو" —— عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا اور انہوں نے عجیب سے نقاب پہنے ہوتے تھے جن سے ان کے چہرے بگڑے ہوئے لگ رہے تھے" ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"تم ڈراسن کے بارے میں کیا جانتی ہو" —— عمران نے پوچھا۔

"ڈراسن —— اوہ ہاں۔ میں آپ کو پہلے بھی بتانا چاہتی تھی لیکن ابو نے منع کر دیا تھا۔ مجھے معلوم تھا کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ آپ کی بہن ثریا نے بتایا تھا کہ آپ نے سیکرٹ سروس

کے لئے بڑے بڑے کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور اب آپ نے انتقام کی بات کی ہے تو میں آپ کو اس لئے تفصیل بتا رہی ہوں، کیونکہ میں خود ان لوگوں سے انتقام لینا چاہتی ہوں۔ میں شاید بچ نہ سکوں کیونکہ میرے جسم کی کئی ہڈیاں ٹوٹ چکی ہیں۔ وہ سخت وحشی لوگ تھے اس لئے میں آپ کو یہ سب کچھ بتا رہی ہوں کہ اگر آپ ان سے انتقام لے سکیں تو یہ آپ کا میری۔ الو اور سیمیں کی روحوں پر بہت بڑا احسان ہوگا۔ میں آپ کی کچھ نہیں لگتی لیکن میں نے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا تھا کہ آپ انتہائی ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ہمدرد آدمی بھی ہیں۔ آپ دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والے ہیں۔ اس لئے میں انسانیت کے ناطے آپ سے اپیل کرتی ہوں کہ آپ ان خوفناک لوگوں سے ہمارا انتقام ضرور لیں'' ـــــ ماہ جبیں نے کہا۔

''دو باتیں آپ ذہن میں بٹھا لیں ایک تو یہ کہ آپ زندہ رہیں گی۔ میری ڈاکٹر فاروقی سے بات ہوئی ہے وہ پوری طرح پرامید ہیں۔ اب آیئے دوسری طرف ـــ تو آپ سے ملنے سے پہلے ہی میں نے ان لوگوں سے انتقام لینے کا فیصلہ کر لیا ہوا ہے، انہوں نے جس وحشت اور درندگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ کم از کم میرے لئے ناقابلِ برداشت ہے'' ـــ عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

''آپ واقعی عظیم انسان ہیں۔ کاش اس وقت میں الو کے حکم کی تعمیل میں خاموش نہ رہ جاتی تو شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ بہرحال آپ نے ڈراکن کے بارے میں پوچھا ہے۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ ایکریمیا کی ریاست نارا گوئے میں الو کی اس سے کسی کلب میں ملاقات ہوئی تھی وہ نارا گوئے

یاست میں لارڈ ہے اور لارڈ ڈراکن کہلاتا ہے اس نے اپنی شاندار حویلی میں ہماری دعوت کی تھی۔ اس کے بعد ہم واپس آ گئے۔ پھر الو کے پ اس کا فون آیا۔ وہ کسی ناشیم کے بارے میں پوچھ رہا تھا الو نے انکار کر دیا لیکن اس نے دھمکیاں دیں۔ جس سے الو قدرے پریشان رہنے لگے لیکن الو انتہائی ضدی طبیعت کے آدمی تھے۔ ایک بار انکار کر دیتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کی ناں کو ہاں میں تبدیل کر سکتی تھی۔ میں نے بھی ان سے اس بارے میں پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے مجھے جھڑک دیا تھا'' ـــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

''آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے الو نے ان حملہ آوروں کو کونسا علاقہ بتایا تھا'' ـــ عمران نے پوچھا۔

''میں اس وقت نیم بیہوشی کے عالم میں تھی لیکن مجھے اتنا یاد ہے کہ ہم نے فان لینڈ کا نام لیا تھا'' ـــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

''فان لینڈ ـــ ٹھیک ہے میں سمجھ گیا۔ اچھا اب تم آرام کرو ماہ جبیں میں جلد ہی دوبارہ آؤں گا'' ـــ فان لینڈ کا نام سنتے ہی عمران نے جلدی سے ملاقات ختم کی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''آپ ـــ آپ۔ بہت اچھے ہیں بہت ہی اچھے۔ کاش......'' ماہ جبیں نے آہستہ سے کہا اور کاش کے بعد اس کی آواز ڈوب سی گئی اور اس نے آنکھیں بند کر لیں اور عمران تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔

"فان لینڈ اوہ یہ تو انتہائی خطرناک علاقہ ہے۔ بہر حال ٹھیک ہے
میں انتظامات کر لوں گا" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے نیلے رنگ کی ڈائری
کھول کر ایک صفحے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔
"یہ بحیرہ کیپسن اور بحیرہ اسود کے درمیان ایک ایسا
علاقہ ہے جو روسیاہ اور تارکیہ کی سرحدی پٹی کہلاتا ہے۔ اس پورے
علاقے کو نومینز لینڈ بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں انتہائی خطرناک جنگلات
خوفناک دلدلیں اور جنگلات سے پُر پہاڑ ہیں۔ جو پہاڑ اس علاقے میں
وہ روسیاہی پہاڑ کوہ قاف کے سلسلے کے ہیں اور انتہائی سرسبز ہونے
کے ساتھ ساتھ انتہائی خطرناک اور دشوار گذار بھی ہیں۔ یہاں وحشی قبائل
قدیم ترین تمدن کے ساتھ رہتے ہیں۔ روسیاہ اور تارکیہ کے درمیان اس
علاقے کی ملکیت کے لئے کسی زمانے میں بہت جھگڑا چل چکا ہے لیکن

ان کے درمیان معاہدہ ہو گیا اور اس علاقے کو نومینز لینڈ قرار دے دیا گیا۔
اب دونوں ملکوں کی اپنی اپنی سرحدوں پر صرف نگران چوکیاں موجود ہیں اس
سے زیادہ کچھ نہیں" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور جیکی کا چہرہ حیرت اور
خوف سے بگڑتا گیا۔
"اوہ باس! اس قدر خوفناک علاقہ" ـــــ جیکی نے کہا۔
"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اس قدر قیمتی دھات یہاں نارگوئے کی سڑکوں
پر ہمیں ڈھیروں کی صورت میں پڑی مل جائے گی" ـــــ ڈراسن نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جیکی سر ہلا کر رہ گئی۔
"تمہیں وہاں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا" ـــــ اچانک لارڈ ڈراسن نے
اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اُسے اب اس بات کا خیال آیا ہو۔
"پرابلم ـــــ کیا پرابلم باس! ہم لوگ پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچے۔
وہاں سے ہم نے دو کاریں چوری کیں اور پھر سیدھے بلال نگر چلے گئے۔
ایک کار میں وکی، جیکی اور میں تھی جب کہ دوسری کار میں سُپر فائٹرز تھے۔
سپر فائٹرز کی کار دور رُکوا دی گئی۔ ہم تینوں سیاحوں کے روپ میں باقاعدہ
اجازت لے کر اندر حویلی میں چلے گئے۔ چونکہ وہ لارڈ شان الدولہ اور اس
کی بیٹیاں مجھے جانتی تھیں، اس لئے میں نے بھی میک اپ کیا ہوا تھا اور
میکس اور وکی کو بھی میں نے میک اپ کروا دیا تھا۔ ہم نے قومیت
بھی بدل لی تھی اور ایکریمیا کی بجائے سویڈش باشندے بن گئے تھے۔
چونکہ شام گہری ہو چکی تھی اس لئے ہم نے اس لارڈ سے رات وہیں رہنے
کی درخواست کی جو قبول کر لی گئی۔ اُس نے ہم سے سوالات تو بہت کئے
لیکن وہ اصل بات کا پتہ نہ چلا سکا اور پھر حویلی کی سیر کے بہانے ہم نے

جگہ جگہ مخصوص زیرو بم فٹ کر دیئے اس کے بعد جب کچھ رات گزر گئی تو ہم نے سپر فائٹرز کو کاشن دیا اور ساتھ ہی زیرو بم بھی چارج کر دیئے۔ پوری حویلی میں خوفناک دھماکے شروع ہوئے اور سپر فائٹرز ـــــ بے تحاشا گولیاں چلاتے اندر داخل ہوئے۔ اس دوران ہم نے اس نواب اور اس کی بیٹیوں کو بیہوش کر دیا۔ جب سپر فائٹرز نے حویلی میں موجود سب افراد کا شکار کھیل لیا تو سپر فائٹرز اس نواب اور اس کی بیٹیوں کو کار میں ڈال کر حویلی سے نکلے اور قریب موجود ویران کھنڈرات میں لے گئے۔ وہ اور میکس کے ساتھ میں حویلی میں ٹھہر گئی۔ پھر سپر فائٹرز واپس آئے اور انہوں نے بتایا کہ نقشہ ایک ڈائری میں ہے اور وہ ڈائری جس کی نیلے رنگ کی جلد ہے، لارڈ کی لائبریری کی میز کی نچلی دراز میں موجود ہے اور لارڈ نے تشدد کے دوران فان لینڈ کا علاقہ بتایا ہے۔ چنانچہ ہم نے وہ ڈائری حاصل کی۔ اس میں نقشہ چیک کیا اور پھر ہم وہاں سے واپس ایک لمبا چکر کاٹ کر دارالحکومت پہنچے۔ صبح تک ہمیں ایئرپورٹ پر رکنا پڑا۔ فلائٹ نے چونکہ صبح جانا تھا اس لئے ہم وہیں رکے رہے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے فلائٹ پر بیٹھ کر ناراک پہنچ گئے اور ناراک سے یہاں" ـــــ جیکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ! اس کا مطلب ہے کہ پولیس وغیرہ اب وہیں سر پٹکتی رہے گی۔ لیکن تم نے سپر فائٹرز کو اکیلا کیوں بھیجا۔ یہ لوگ عورتوں سے نفرت کرتے ہیں۔ اس لئے بجائے انہوں نے نواب کی بیٹیوں کو بے عزت کرنے کے صرف ان پر تشدد کیا ہوگا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو اس سے کیا ہوا باس! ہمیں کام چاہیئے تھا وہ ہو گیا کسی بھی طرح ہوا" ـــــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ ڈراسن نے سر ہلا دیا اس کی نظر ایک بار پھر ڈائری کے اس ورق پر جم گئی جس پر ایک عجیب و غریب سا نقشہ بنا ہوا تھا۔ نقشہ بظاہر تو بڑا واضح تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے کسی علاقے کا عام سا نقشہ ہو لیکن کہیں کہیں اس پر عجیب سے نشانات بھی لگے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"میرے خیال میں اس نواب نے اس نقشے کو بالکل واضح طور پر نہ بنایا ہوگا۔ ہمیں اس سلسلہ میں پروفیسر برسکی سے بات کرنی ہوگی" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر بٹن دبا دیا۔

"یس لارڈ" ـــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز ابھری۔

"پروفیسر برسکی کو تلاش کرو اور وہ جہاں بھی ہو اسے میرے پاس بھیجو۔" لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"باس! آپ تو جغرافیہ کے ماہر ہیں۔ جغرافیہ آپ کا خاص مضمون ہے پھر بھی آپ نقشے کو نہیں سمجھ پا رہے" ـــــ جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر تو یہ نقشہ فان لینڈ کے اس علاقے کا لگتا ہے جہاں کوہ قاف سلسلے کا آخری حصہ ہے لیکن اس میں چند ایسی باتیں موجود ہیں جو مجھے الجھن میں ڈال رہی ہیں۔ وہاں جانے اور وہاں سے کچھ حاصل کرنے کے لئے ایسے انتظامات کرنے پڑیں گے کہ ہم وہاں زندہ بھی رہ سکیں اور روسیاہ اور تارکیہ کو بھی اس بارے میں علم نہ ہو سکے ورنہ اگر روسیاہ یا تارکیہ

کو ذرا سا شک پڑ گیا تو پھر انہوں نے ہمیں زندہ نہیں چھوڑنا اور تمام ٹاشیم پر قبضہ کر لینا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ وہاں جانے سے پہلے اس نقشہ کے بارے میں مکمل تسلی کر لوں ——— لارڈ ڈراسن نے کہا اور جیکی نے سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد لارڈ ڈراسن کو پروفیسر برسکی کی آمد کی اطلاع دی گئی۔ لارڈ ڈراسن نے اسے اندر آنے کی اجازت دی چنانچہ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور انتہائی دبلے پتلے جسم کا بوڑھا جس کی داڑھی اور سر کے بال تو ایک طرف پلکیں اور بھنویں تک سفید ہو چکی تھیں اندر داخل ہوا۔ پروفیسر برسکی پوری دنیا کے جغرافیئے پر اتھارٹی سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جو پروفیسر برسکی کی نظروں سے چھپا رہ گیا ہو حالانکہ پروفیسر برسکی کبھی ایکریمیا سے باہر نہ گیا تھا۔ اس کا تمام علم کتابی تھا لیکن اس کے باوجود اپنے کام میں اتنا ماہر تھا کہ اس کی شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ وہ بے شمار کتابوں کا مصنف تھا اور مستقل طور پر ناراگوسے کا باشندہ تھا۔ لارڈ ڈراسن چونکہ اس علاقے کا بڑا جاگیردار تھا اس لئے وہ پروفیسر برسکی کی سرپرستی بھی کرتا تھا اور پروفیسر برسکی کو اس کی طرف سے اتنا ماہانہ وظیفہ ملتا تھا کہ وہ کسی قسم کی فکر کے بغیر اپنے تحقیقی کام میں مصروف رہتا تھا، یہی وجہ تھی کہ لارڈ ڈراسن کی کال ملتے ہی وہ دوڑا چلا آیا تھا۔

"آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے لارڈ" ——— پروفیسر برسکی نے اندر داخل ہوتے ہی نہایت مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس پروفیسر، تشریف رکھیے!" ——— لارڈ ڈراسن نے بڑے سنجیدہ

لہجے میں کہا اور پھر اس نے جیکی کو مشروبات لانے کا اشارہ کیا اور جیکی وہاں سے چلی گئی۔

"پروفیسر! فان لینڈ کے بارے میں آپ کا علم کیا کہتا ہے؟" ——— لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فان لینڈ ——— اوہ اس کے بارے میں تو میں نے ایک علیحدہ کتاب لکھی ہے" ——— پروفیسر برسکی نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہ میں نے پڑھی ہے۔ یہ نقشہ دیکھئے اور بتائیے کہ یہ فان لینڈ کے کس علاقے کا نقشہ ہے؟" ——— لارڈ ڈراسن نے ڈائری کھول کر اس کے صفحہ پر بنا ہوا نقشہ پروفیسر برسکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے جیکی اندر داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں کریم کافی کے دو کپ موجود تھے۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں ایک کپ لارڈ ڈراسن اور دوسرا پروفیسر برسکی کے سامنے رکھ دیا۔ پروفیسر برسکی نے کپ کی طرف دیکھا تک نہیں بلکہ اس کی نظریں اس نقشے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"یہ نقشہ فان لینڈ کا نہیں ہے لارڈ" ——— تھوڑی دیر بعد پروفیسر برسکی نے ایک طویل سانس لے کر سر اٹھاتے ہوئے کہا اور پروفیسر برسکی کی بات سن کر لارڈ ڈراسن اس بری طرح اچھلا کہ جیسے صوفے کے سپرنگوں میں بجلی کا طاقتور کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ جیکی کا رنگ تیزی سے زرد پڑتا گیا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہیں آپ! پروفیسر کیا آپ نشے میں ہیں" ——— لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں بالکل درست کہہ رہا ہوں لارڈ! اور میں اسے ثابت بھی کر سکتا ہوں" ——— پروفیسر برسکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیسے۔ تفصیل بتاؤ۔ میرے خیال میں تو یہ فان لینڈ کے پہاڑی سلسلے کوہ قاف کے آخری حصے کا نقشہ ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے بے چین ہو کر کہا۔

"نہیں ایک بات ہے۔ اگر یہ نقشہ فان لینڈ کا ہے تو پھر اسے جان بوجھ کر غلط بنایا گیا ہے۔ یہ دیکھئے یہ علامت یہ دلدل کی علامت ہے اور یہ جنگل کی ان دونوں علامتوں کے درمیان یہ علامت جو موجود ہے یہ پہاڑی علاقہ ظاہر کرتی ہے۔ اور فان لینڈ میں ایسا کوئی پہاڑی علاقہ موجود نہیں ہے جو دلدلوں اور جنگلات کے درمیان واقع ہو۔ پہاڑی علاقہ سلسلے کی صورت میں بڑھتے ہوئے جہاں ختم ہوتا ہے اس کے بعد دلدلوں کا علاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ ان دلدلوں کے گرد انتہائی گھنے جنگلات موجود ہیں لیکن اس نقشے میں ایسا نہیں ہے" ـــــ پروفیسر برسکی نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ تمہاری بات درست ہے۔ پروفیسر میں نے اس پہلو کا تو خیال ہی نہ کیا تھا لیکن اگر یہ نقشہ فان لینڈ کا نہیں ہے تو پھر کہاں کا ہو سکتا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا اس ڈائری میں اس کے متعلق کچھ درج نہیں ہے" ـــ پروفیسر برسکی نے پوچھا۔

"نہیں۔ یہ ذاتی ڈائری ہے بس یہی نقشہ یہاں بنا ہوا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور پروفیسر برسکی ایک بار پھر نقشے پر جھک گیا۔ پھر تقریباً ایک منٹ بعد اس نے چونک کر سر اٹھایا تو اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"اوہ ـــ اوہ لارڈ میں سمجھ گیا۔ یہ فان لینڈ کا ہی نقشہ ہے لیکن یہ فان لینڈ کے اس علاقے کا نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ یہ پہاڑی سلسلہ نہیں ہے بلکہ یہ نشانات غاروں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ فان لینڈ کے جنوب مشرقی حصے کا نقشہ ہے جہاں انتہائی خوفناک جنگلات ہیں ان کے درمیان دریا بہتا ہے اور یہ لکیر آپ دیکھ رہے ہیں یہ دریا کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دریا انہی جنگلات میں سے گزرتا ہوا اس علاقے میں میں پہنچتا ہے جہاں ایک طرف خوفناک دلدلیں ہیں دوسری طرف گھنے جنگلات اور درمیان میں خوفناک غاروں کا سلسلہ ہے۔ ایک ایسا پہاڑی نما علاقہ جو کسی سلسلے سے ہٹ کر ہے۔ یہ غاریں انہی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں میں ہیں اور یہ دریا انہی میں سے کسی غار میں جا کر غائب ہو جاتا ہے" پروفیسر برسکی نے کہا اور لارڈ ڈراسن چونک کر نقشے پر جھک گیا اور پھر اس کے چہرے پر بھی چمک پیدا ہو گئی۔

"بہت خوب! واقعی آپ نے درست سمجھا ہے۔ اب بات واضح ہو گئی ہے۔ یہ نشانات واقعی غاروں کے ہیں شکریہ پروفیسر!" لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے بے حد مسرت ہے لارڈ کہ میں آپ کے کسی کام آ سکا لیکن اگر اسے گستاخی نہ سمجھا جائے تو عرض کروں کہ یہ علاقہ انتہائی خوفناک ہے یہاں جا کر واپسی ناممکن ہو جاتی ہے۔ آج تک صرف ایک آدمی وہاں سے زندہ واپس آ سکا ہے اور وہ ہے کرنل راک ہیڈ۔ میں اس سے ملا تھا اور اس علاقے کو بھی میں اسی لئے پہچان گیا ہوں کیونکہ کرنل راک ہیڈ نے اس کی تفصیلات بتائی تھیں۔ ویسے آپ یہ بتانا پسند کریں گے کہ یہ نقشہ کس

نے بنایا ہے؟" ـــــ پروفیسر برسکی نے کریم کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"یہ نقشہ پاکیشیا کے ایک لارڈ، مشہور شکاری اور سیاح شان الدولہ کا بنا ہوا ہے وہ بھی اس علاقے میں گھوم آیا ہے" ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اچھا ـ میں تو ایسی کسی شخصیت سے واقف نہیں ہوں شاید کرنل راک ہیڈ انہیں جانتا ہو" ـــ پروفیسر برسکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے ـ پروفیسر اب آپ جا سکتے ہیں اور میرے خیال میں یہ کہنا تو فضول ہے کہ اس نقشے یا اس علاقے کے بارے میں آپ کسی سے کوئی لفظ نہیں کہیں گے۔ آپ سمجھدار ہیں" ـــ لارڈ ڈراسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا لارڈ۔ آپ بے فکر رہیں۔ نہ میری آپ سے ملاقات ہوئی ہے اور نہ میں نے اس نقشے کو کبھی دیکھا ہے" ـــ پروفیسر برسکی نے لارڈ کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو پروفیسر" ـــ لارڈ نے بیٹھے بیٹھے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا، اور پروفیسر برسکی نے مصافحہ کیا اور واپس مڑ گیا۔

"اچھا ہوا پروفیسر برسکی سے بات ہو گئی ورنہ ہم خواہ مخواہ ادھر پہاڑی سلسلے کی طرف سر ٹکراتے رہ جاتے" ـــ پروفیسر کے جانے کے بعد لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس! جب پروفیسر نے کہا کہ یہ فان لینڈ کا نقشہ نہیں تو میری جان نکل گئی تھی" ـــ جیکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ـ میں خود بھی پریشان ہو گیا تھا۔ بہرحال تم سپر فائٹرز، ٹرکی اور جیکس کو تیار رہنے کا حکم دے دو۔ میں وہاں پہنچنے کی تیاری شروع کرتا ہوں۔ ہم دو روز بعد یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور جیکی نے سر ہلایا۔ اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

لارڈ ڈراسن کچھ دیر خاموش بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر اس نے انٹرکام کا ریسیور اٹھا کر ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس لارڈ" ـــ دوسری طرف سے نسوانی آواز نے پوچھا۔

"کرنل راک ہیڈ ناراک میں رہتا ہے مشہور شکاری ہے۔ اس کا نمبر ٹریس کر کے میری اس سے بات کراؤ" ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ کرنل راک ہیڈ سے وہ اچھی طرح واقف تھا اور اکثر کرنل راک ہیڈ اس کے پاس آتا جاتا رہتا تھا اور کئی بار ایمیزن کے گھنے جنگلات میں ان دونوں نے اکٹھے شکار بھی کھیلا تھا لیکن اسے معلوم نہ تھا کہ کرنل راک ہیڈ اس علاقے میں گھوم چکا ہے۔ ویسے کرنل راک ہیڈ کئی کئی سال غائب رہتا تھا اور پھر اچانک کسی روز اس کی آمد ہو جاتی تھی اب بھی وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کرنل راک ہیڈ ناراک میں موجود ہو کسی مہم پہ نہ گیا ہوا ہو۔ اور تقریباً دس منٹ بعد انٹرکام کے ساتھ پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن کے چہرے پر امید کی چمک نمایاں ہو گئی ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کرنل راک ہیڈ سے رابطہ ہو گیا ہے ورنہ دوسری صورت میں اسے انٹرکام پر اطلاع دی جاتی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"کرنل راک ہیڈ سے بات کیجیئے" ـــــ دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز ابھری اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز ابھری۔

"ہیلو ہیلو کرنل راک ہیڈ سپیکنگ" ـــ کلک کی آواز کے ساتھ ہی کرنل راک ہیڈ کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کرنل! میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں ناراگوئے سے" لارڈ ڈراسن نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ لارڈ۔ آج کیسے میں یاد آگیا، خیریت ہے؟" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے بڑے بے تکلفانہ انداز میں ہنس کر بات کرتے ہوئے کہا۔ کرنل راک ہیڈ لارڈ کا دوست تھا اور اس سے خاصا بے تکلف بھی تھا۔

"کرنل۔ کیا تم کبھی فان لینڈ گئے ہو؟" ـــــ لارڈ ڈراسن نے پوچھا

"فان لینڈ ـــــ ہاں ایک بار گیا تھا کیوں" ـــــ کرنل کے لہجے میں حیرت کے آثار موجود تھے۔

"کیا پاکیشیا کے کسی نواب شان الدولہ سے واقف ہو" ـــــ لارڈ نے دوسرا سوال کیا۔

"ہاں۔ اچھی طرح واقف ہوں۔ وہ بھی بڑا مشہور شکاری اور سیاح ہے اور مجھے یاد ہے کہ ایک بار ہم دونوں کی فان لینڈ کے بارے میں کافی طویل بات چیت ہوئی تھی۔ وہ شاید اُدھر جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن میں نے اُسے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ انتہائی خطرناک علاقہ ہے اور میرا خیال ہے کہ اس نے ارادہ ترک کر دیا تھا لیکن تمہیں یہ بیٹھے بٹھلائے فان لینڈ کیسے یاد آگیا" ـــــ کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کرنل، آج کل تمہاری معاشی پوزیشن کیا ہے" ـــــ لارڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"معاشی پوزیشن ـــ اوہ تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ مجھے آخری مہم سے آئے ہوئے ایک سال گزر گیا ہے اور جو کچھ میں لایا تھا اب تک کھا پی چکا ہوں اور آج کل سوچ رہا ہوں کہ ایسے علاقے میں جاؤں جہاں سے کچھ حاصل ہو سکے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم انتہائی کثیر دولت کمانا چاہتے ہو تو پھر فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ زیادہ سے زیادہ چار یا پانچ گھنٹوں کے اندر باقی باتیں زبانی ہوں گی" ـــــ لارڈ نے کہا۔

"ارے کچھ بتاؤ تو سہی۔ یہ کیا پہیلیاں بجھوا رہے ہو۔ اگر تمہارا خیال ہے کہ فان لینڈ سے کچھ مل سکے گا تو پھر یہ خیال غلط ہے۔ وہاں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے" ـــــ کرنل نے کہا۔

"تم بس آجاؤ۔ باقی باتیں بعد میں۔ گڈ بائی" ـــــ لارڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کرنل راک ہیڈ کو نصف کا لالچ دے کر ساتھ لے جائے گا۔ وہ چونکہ وہاں ہو ہی آیا ہے اور پھر کرنل راک ہیڈ ویسے بھی انتہائی عقلمند، چالاک شاطر اور جسمانی طور پر بہترین لڑاکا تھا۔ اُسے انتہائی متروک زبانوں پر بھی عبور حاصل تھا اسلیئے اس کا ساتھ اس مہم کے لئے بے حد فائدہ مند رہیگا زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا کہ واپسی میں ایک چھٹانک سیسہ اس کے دل میں گھس جائیگا اور پھر اس کی لاش وہیں فان لینڈ پڑی رہ جائیگی اور ظاہر ہے لاش حصہ نہیں مانگ سکتی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران خاصا تھکا اور الجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کیا رپورٹ ہے طاہر" ـــــ عمران نے سر کے اشارے سے بلیک زیرو کے سلام کا جواب دے کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"ناکامی ـــ سارے دارالحکومت کے ہوٹل چھان مارے گئے ہیں لیکن نہ ہی ایسے کسی گروپ کا پتہ چلا ہے اور نہ کوئی ڈراسن نامی آدمی کسی ہوٹل میں ٹھہرا ہے" ـــ بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ واردات کرتے ہی نکل گئے ہیں" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس واردات کا مقصد کیا ہے؟" ـــ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مقصد ایک انتہائی قیمتی اور کم یاب دھات ٹاشیم کا حصول ہے۔

نواب شان الدولہ بہترین شکاری اور مشہور سیاح تھے۔ ان کی ساری زندگی ان مشغلوں میں گزری ہے۔ بیٹیاں کیمرج پڑھتی رہیں اور نواب صاحب شکار کھیلنے اور سیاحت میں مصروف رہے۔ وہ اب پاکیشیا واپس ہی اس لئے آئے تھے کہ بڑی بیٹی مہ جبیں کا کہیں رشتہ کر سکیں ورنہ سالوں میں کبھی ایک بار ان کی واپسی ہوتی تھی۔ البتہ ان کے کاردار انہیں مسلسل رقمیں بھیجتے رہتے تھے۔ وہ فان لینڈ کے علاقے میں بھی گئے جو انتہائی دشوار گزار اور خطرناک علاقہ ہے۔ وہاں انہیں ایک ایسی دھات کی کانیں نظر آئیں جسے ٹاشیم کہا جاتا ہے۔ وہ اس کا ایک ٹکڑا لے آئے اور ساتھ ہی انہوں نے اس علاقے کا نقشہ بھی تیار کیا۔ وہ اس دھات کی اصل حقیقت کے بارے میں کچھ نہ جانتے تھے۔ وہ اسے بھی ہیرے جواہرات کی قسم کی دھات سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس ٹکڑے کو انگوٹھی میں نگینے کی طرح جڑوا لیا لیکن دنیا بھر کے جوہریوں سے انہوں نے معلوم کیا تو کوئی بھی اس کو نہ پہچانتا تھا اور نہ کسی نے اسے قیمتی دھات کی حیثیت دی۔ اس سے وہ مایوس ہو گئے لیکن پھر ان کی ملاقات ایکریمیا کی ایک ریاست ناراگوسے کے ایک لارڈ سے ہوئی جس کا نام ڈراسن ہے۔ وہ بھی شکاری اور سیر و سیاحت کا شوقین لارڈ ہے۔ وہاں نواب شان الدولہ نے اس دھات کے متعلق بتایا اور کانوں کے متعلق بھی۔ لیکن یہ کانیں جس علاقے میں تھیں وہ سے چھپا گئے۔ چونکہ لارڈ ڈراسن بھی اس کی اصلیت سے واقف نہ تھا اس لئے اس نے بھی کوئی توجہ نہ دی۔ لیکن شاید پھر لارڈ ڈراسن نے کسی محفل میں اس کا ذکر کیا تو وہاں ایک خلائی سائنسدان بھی موجود تھا۔ وہ اس کی اصل حقیقت کو جانتا تھا۔ اس نے جب اس کی اصلیت بتائی تو لارڈ

ڈراسن کی طبیعت اس قدر بے پناہ دولت کا سن کر مچل اٹھی لیکن شاید اس محفل میں کوئی رپورٹر بھی موجود تھا۔ اس نے یہ ساری باتیں اخبار میں رپورٹ کے طور پر چھاپ دیں۔ یہ رپورٹ نواب شان الدولہ کی نظروں سے گزری تو انہیں پہلی بار اس دھات کا نام اور اس کی اصلیت کے بارے میں علم ہوا چنانچہ انہوں نے اسے خود حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا لیکن اس وقت جب وہ اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی کر لیں گے۔ پھر لارڈ ڈراسن نے انہیں تلاش کر لیا اور اس نے ان سے وہ علاقہ پوچھا جہاں یہ دھات موجود ہے لیکن ظاہر ہے نواب شان الدولہ نے انکار کر دیا اور اس کے بعد یہ واردات ہوئی۔ اور ان کی وہ ڈائری جس میں اس کا نقشہ موجود تھا اڑا لی گئی اور ان پر تشدد کر کے ان سے علاقہ بھی پوچھ لیا گیا اور حملہ آور سب کو مردہ سمجھ کر واپس چلے گئے لیکن ماہ جبیں مردہ نہ تھی بلکہ زندہ تھی۔ لیکن اس کی پسلیاں اور ایک بازو کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی پورے جسم پر زخم بھی آئے تھے۔ حملہ آوروں نے انتہائی وحشیانہ انداز میں اس پر تشدد کیا تھا لیکن اس کی عزت محفوظ رہی تھی۔ یقیناً یہ حملہ آور لارڈ ڈراسن کے ہی آدمی ہوں گے اور واردات کر کے فوراً واپس چلے گئے ہوں گے" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ آپ کو اس قدر تفصیل کا علم کیسے ہوا؟" ——— بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" ماہ جبیں کو ہوش آ گیا تھا کچھ اس سے معلوم ہوا۔ اس کے بعد میں بلال نگر گیا۔ وہاں کی تلاشی کے دوران وہ اخبار ہاتھ لگ گیا جس میں اس رپورٹر کی رپورٹ موجود تھی اور اس کے بعد میں سرداور سے ملا۔ ٹاشیم کی باقی تفصیل کا علم ان سے ہوا۔ تمہیں فون کرنے کے بعد سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وزیراعظم صاحب ایکسٹو سے اس سلسلہ میں بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ان سے بات ہوئی تو انہوں نے بھی ٹاشیم کے بارے میں بتایا کیونکہ شان الدولہ نے ان سے بھی ذکر کیا تھا۔ باقی باتیں کڑیاں جوڑنے سے حاصل ہو گئیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

" پھر اب کیا پروگرام ہے؟" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔

" فی الحال تو ایک کپ تیز کڑک چائے کا پلا دو" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے کرسی کی ٹیک سے سر ٹکا دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر ابھری ہوئی لکیریں اس کی گہری سوچ کی غمازی کر رہی تھیں۔

" یہ لیجئے" ——— بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں اور بلیک زیرو کے ہاتھ سے چائے کا کپ لے لیا۔

" ہمارے ملک کو تو ٹاشیم کی ضرورت میرے خیال میں نہیں ہے" ——— بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں بظاہر تو نہیں ہے۔ لیکن سرداور شور مچا رہے ہیں کہ انہیں ٹافیوں کا پورا پیکٹ چاہیئے" عمران نے چائے کا گھونٹ پیتے ہوئے کہا۔

" ٹافیوں کا۔ کیا مطلب؟" ——— بلیک زیرو چونک پڑا۔

" ٹاشیم اور ٹافی بس کچھ ملتے جلتے سے لفظ ہیں۔ ایک میں ذرا شیم زیادہ ہے اور دوسرے میں فی، یعنی ایک۔ اب فی شیم کو ملاؤ تو مطلب نکلا کہ ایک شرمندگی" ——— عمران نے باقاعدہ فلسفیانہ لہجے

میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ سرداور ٹاشیم حاصل کرنا چاہتے ہیں" —— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ اگر وہ بڑھاپے میں شیم کے چکر میں پڑ جائیں تو انہیں کون سمجھائے۔ کم از کم بوڑھوں کو تو ایسے کام نہیں کرنے چاہئیں جن کا نتیجہ شیم نکلے" —— عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"مقصد یہ ہوا کہ آپ ٹاشیم سرداور کے لئے حاصل کرنا چاہتے ہیں" —— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خدا تمہارا بھلا کرے۔ بس اس دنیا میں تم ہی رہ گئے ہو جو مقصد سمجھ جاتے ہو ورنہ تو سارے مطلب ہی پوچھتے رہ جاتے ہیں" —— عمران نے کہا اور بلیک ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

اُسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو" —— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں۔ عمران کہاں ہے اس سے بات کراؤ" سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے آپ بھی شاید شیم کے چکر میں پڑ گئے ہیں۔ کچھ تو خدا کا خوف کریں اپنی عمر دیکھیں" —— عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟" —— سرسلطان نے انتہائی بگڑے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تو خدا کا خوف آپ کو یاد دلا رہا ہوں اور آپ ناراض ہو رہے ہیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ سوچ کر بات کیا کرو۔ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو" —— سرسلطان کا موڈ خاصا آف ہو گیا تھا اور عمران نے مسکرا کر بلیک زیرو کو آنکھ ماردی اور پھر اطمینان سے علیحدہ میز پر رسیور رکھ کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے واقعی سوچ رہا ہو۔ رسیور میں سے ہیلو ہیلو کی آوازیں ابھر رہی تھیں۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھالیا۔

"یس سر! —— طاہر بول رہا ہوں" —— بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ عمران کہاں چلا گیا ہے؟" —— سرسلطان نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"وہ آنکھیں بند کئے بیٹھے ہیں۔ شاید سوچ رہے ہیں" —— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"کیا سوچ رہا ہے؟" —— سرسلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں جناب" —— بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی کو روکتے ہوئے جواب دیا۔

"رسیور اسے دو۔ اس نے اب ضرورت سے زیادہ تنگ کرنا شروع کر دیا ہے" —— سرسلطان کی غصیلی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ برائے مہربانی ایک گھنٹے بعد کال کریں۔ میں سوچ میں مصروف ہوں" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا بکواس ہے عمران۔ تمہیں اگر اپنا نہیں تو دوسروں کے وقت کا خیال کرنا چاہیئے" ـــــ سر سلطان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ ہی خود حکم دیتے ہیں کہ سوچ کر بات کیا کرو اور پھر سوچنے بھی نہیں دیتے میں سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا کا سروے کراؤں شاید یہاں سے کوئی ٹاشیم کی کان نظر آجائے جسے سرداور کے حوالے کر کے اپنی جان چھڑوالوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم سرداور سے مل چکے ہو۔ سنو سرداور نے ایمرجنسی رپورٹ صدر مملکت کو بھیجی ہے کہ اگر انہیں ٹاشیم کی خاصی بڑی مقدار مل جائے تو وہ پاکیشیا کو خلائی سائنس میں باقی دنیا کے مقابل لا سکتے ہیں اور ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ نواب شان الدولہ کو اس علاقے کا علم ہے جہاں سے ٹاشیم کثیر مقدار میں مل سکتی ہے۔ اس رپورٹ کے بعد جب صدر مملکت نے وزیر اعظم صاحب سے مشورہ کیا تو وزیر اعظم نے انہیں بتایا کہ وہ اس سلسلہ میں ایکسٹو کو بتا چکے ہیں چنانچہ اعلیٰ سطح پر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ نواب شان الدولہ کا کیس ایکسٹو کو ٹرانسفر کر دیا جائے تاکہ مجرموں کو پکڑنے کے ساتھ ساتھ وہ ملک کے لئے ٹاشیم بھی حاصل کر سکے۔ میں نے اس لئے فون کیا تھا" ـــــ سر سلطان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"سوری۔ سر سلطان۔ نواب شان الدولہ کا کیس سیکرٹ سروس کی لائن کا نہیں ہے یہ پولیس یا زیادہ سے زیادہ انٹیلی جنس کا کام ہے۔ باقی رہا ٹاشیم کا حصول۔ تو جب مجرم پکڑے جائیں گے تو ان سے ہی معلوم ہو سکے گا کہ ٹاشیم کہاں پائی جاتی ہے کم از کم دانش منزل میں اس کا وجود نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کیس پر کام نہیں کر سکتا" ـــــ عمران نے یکلخت سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صدر صاحب کو تمہارا پیغام دے دیتا ہوں" ـــــ سر سلطان نے بھی خشک لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ واقعی اس کیس پر کام نہیں کریں گے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یار اتنی جلدی مان جائیں تو پھر تمہاری اہمیت کیسے بنے گی یہ تو بات ہوئی کہ ٹیلیفون اٹھایا اور ایکسٹو کو حکم دے دیا کہ یہ کرو وہ نہ کرو" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو مسکرا دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ اب سر سلطان منت کریں گے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سر سلطان۔ نہیں جناب صدر صاحب۔ تم جانتے ہو کہ ہمارے ملک کے صدر پاکیشیا کو سائنسی طور پر کس بلندی پر دیکھنا چاہتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میں ذرا لائبریری میں جا رہا ہوں صدر صاحب کا فون آئے تو ذرا رعب داب سے کام لینا۔ جلدی نہ مان جانا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ دانش منزل کی شاندار لائبریری میں داخل ہوا۔ عمران نے اس لائبریری کے قیام میں بے پناہ محنت بھی کی تھی اور سرمایہ بھی خرچ کیا تھا۔ اس نے میز پر بیٹھ کر ٹیبل لیمپ جلایا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑے

ہوئے کمپیوٹر کو آن کر کے اس نے اسے فان لینڈ کے بارے میں لائبریری میں موجود کتابیں اور نقشے وغیرہ میز تک پہنچانے کے احکامات دے دیئے۔ لائبریری کو اس نے کمپیوٹرائز کیا ہوا تھا تاکہ کتابیں نکالنے اور واپس رکھنے اور انہیں تلاش کرنے میں وقت ضائع نہ ہو۔ وہ کمپیوٹر کو صرف موضوع بتا دیتا اور پھر اس موضوع پر لائبریری میں جتنی کتابیں بھی ہوتیں کمپیوٹر خود انہیں تلاش کر کے لائن لنک کے ذریعے میز تک پہنچا دیتا تھا اور ان کتابوں کی واپسی بھی لائن لنک کے ذریعے خود بخود ہو جاتی تھی۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں میز پر چار کتابیں پہنچ گئیں۔ ان کے ساتھ دو بڑے بڑے نقشے بھی موجود تھے۔ عمران نے کتابیں اٹھا کر دیکھیں اور پھر ایک کتاب کھول کر اس کے مطالعہ میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جب وہ کتابوں اور نقشوں کو پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کتابیں اور نقشے واپس لائن لنک میں رکھے اور ان کی واپسی کا بٹن دبا کر وہ آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں چمک بڑھ گئی تھی۔

"آپ کی بات درست نکلی عمران صاحب! صدر صاحب نے خود فون کیا اور وہ ٹاشیم کی پاکیشیا کے لئے ضرورت پر زور دیتے رہے اور مجھے قائل کرتے رہے کہ میں اسے ملک کے مفاد کے لئے ضرور حاصل کروں چنانچہ میں نے حامی بھر لی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جلدی تو نہ مان گئے تھے۔ بڑا جان جوکھوں کا کام ہے یہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اتنی جلدی بھی نہیں مانا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکراتا رہا۔

"اب تک تو فان لینڈ کے بارے میں مجھے تفصیلاً علم نہ تھا لیکن اب میں نے جو کچھ پڑھا ہے اس لحاظ سے تو فان لینڈ انتہائی خطرناک علاقہ ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ پہلے ہمیں وہ نقشہ حاصل کرنا ہے جو نواب شان الدولہ کی ڈائری میں بنا ہوا تھا۔ اس کے بغیر ہم ٹاشیم تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ اس کے بعد ہی آگے کا پروگرام بنایا جا سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ نقشہ تو لازماً لارڈ ڈراسن کے پاس پہنچ چکا ہو گا"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اس نقشے کے بغیر ہم فان لینڈ میں جا کر کچھ حاصل نہیں کر سکتے" عمران نے کہا اور پھر ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ٹام جم ٹریڈنگ کارپوریشن"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک کاروباری آواز سنائی دی۔

"ٹام جم سے بات کراؤ اسے کہو کہ پاکیشیا سے کال ہے" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ٹام جم سپیکنگ"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ ایک سیکنڈ" ___ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا گیا اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز ابھری۔

"یس سر۔ اب لائن آف ہو گئی ہے فرمائیے" ___ ٹام جم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے اس نے آپریٹر کا سلسلہ آف کر دیا تھا۔

"ناراگوئے کے کسی لارڈ ڈراسن کو جانتے ہو؟" ___ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں پوچھا۔ ٹام جم ایکریمیا میں موجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کئی فارن ایجنٹوں میں سے ایک تھا۔

" لارڈ ڈراسن ___ ناراگوئے ___ اوہ یس سر جانتا ہوں۔ سر وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے۔ ناراگوئے میں کئی جوئے خانے اور کلب اس کی ملکیت ہیں۔ سپر فائٹرز کی وجہ سے وہ ناراگوئے کا بے تاج بادشاہ کہلاتا ہے" ___ ٹام جم نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپر فائٹرز۔ یہ کون ہیں؟" ___ عمران نے پوچھا۔

"سر! لارڈ ڈراسن نے اپنی ماتحتی میں پورا گروہ رکھا ہوا ہے۔ اور بھی لوگ ہیں اس کے گروہ میں۔ لیکن سب سے زیادہ شہرت سپر فائٹرز کی ہے۔ یہ چار بھائی ہیں۔ چاروں دیو قامت، سروں سے گنجے، انتہائی فولادی جسم رکھنے والے ہیں۔ خوفناک حد تک ظالم، وحشی اور درندے ہیں۔ بہترین نشانے باز، انتہائی ماہر لڑاکے اور بے پناہ طاقتور ہیں۔ اسی لئے انہیں سپر فائٹرز کہا جاتا ہے۔ ان کی دہشت پورے ناراگوئے پر چھائی ہوئی ہے۔ لارڈ ڈراسن کی سرگرمیاں چونکہ ناراگوئے تک ہی محدود رہتی ہیں۔ اس لئے یہ سپر فائٹرز بھی ناراگوئے

تک ہی محدود رہتے ہیں۔ ورنہ تو شاید پورے ایکریمیا پر ان کا راج ہوتا" ___ ٹام جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لارڈ ڈراسن کے متعلق تفصیل بتاؤ" ___ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"جناب۔ ناراگوئے کا بہت بڑا جاگیردار ہے۔ بذات خود خاصا تعلیم یافتہ آدمی ہے اور ناراگوئے کے اعلیٰ ترین حلقوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ بہترین شکاری بھی ہے اور سیاحت کا بھی شوقین ہے۔ انتہائی عیاش بھی سمجھا جاتا ہے۔ ناراگوئے کے دارالحکومت کے شمالی حصے میں اس کا بہت بڑا محل ہے۔ جسے لارڈ ڈراسن ہاؤس کہا جاتا ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے" ___ ٹام جم نے جواب دیا۔

"کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ آج کل لارڈ ڈراسن کی سرگرمیاں کیا ہیں" عمران نے کہا۔

"سرگرمیاں ___ یس سر! کوشش کر سکتا ہوں کیونکہ اس کی پرائیویٹ سیکرٹری جیکی پہلے ناراک میں رہتی تھی اور میری خاص دوست رہ چکی ہے پھر اس کی ملاقات لارڈ ڈراسن سے ہوئی تو وہ اس کے ساتھ ناراگوئے چلی گئی۔ دو ہفتے پہلے میری اس سے ملاقات ہوئی تھی تو اس نے بتایا تھا کہ وہ لارڈ ڈراسن کی ناک کا بال بن چکی ہے ویسے اس جیکی کی شہرت یہاں ناراک میں بھی اچھی نہ تھی وہ اعلیٰ جرائم پیشہ حلقے میں اٹھتی بیٹھتی تھی" ___ ٹام جم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم معلومات حاصل کرو اور مجھے رپورٹ دو" ___ عمران نے کہا۔

"سر! اس کے لئے مجھے نارا گوئے جانا ہوگا اس لئے ایک دو روز لگ سکتے ہیں" ـــــ ٹام جم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں لیکن سنو۔ موجودہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تم نے یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ لارڈ ڈراسن نے کسی گروپ کو پاکیشیا بھی بھیجا تھا یا نہیں اور اگر بھیجا تھا تو وہ کون سا گروپ تھا اور وہ یہاں پاکیشیا سے کیا لے کر گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"پاکیشیا اور لارڈ ڈراسن کا گروپ سر پاکیشیا سے اس کا کیا تعلق ہو سکتا ہے" ـــــ ٹام جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! تمہیں تھوڑی سی تفصیل بتائی جا سکتی ہے تاکہ تم صحیح معلومات حاصل کر سکو" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر نواب شان الدولہ کی لارڈ ڈراسن سے ملاقات اور پھر لارڈ ڈراسن کی فون پر دھمکی کے بعد وہاں شان الدولہ پر ہونے والے حملے کے متعلق اسے بتا دیا۔

"اوہ سر۔ ٹھیک ہے۔ اب میں ضرور معلومات حاصل کر لونگا" ـــــ ٹام جم نے جواب دیا۔

"او کے" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے بلیک زیرو، کہ یہ حملہ لارڈ ڈراسن کی طرف سے نہ ہوا ہو بلکہ کوئی اور پارٹی ہو اور ہم اس کال کی وجہ سے لارڈ ڈراسن کے پیچھے بھاگتے رہ جائیں" ـــــ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

جیکی نے کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کیا اور اس کی چٹخنی لگا کر وہ تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھی۔ لارڈ ڈراسن ہاؤس میں یہ اس کا ذاتی کمرہ تھا۔ الماری کے پٹ کھول کر اس نے اس میں رکھا ہوا ٹرانسسٹر ریڈیو اٹھایا اور الماری بند کر کے وہ ملحقہ باتھ روم میں داخل ہو گئی اس نے واش بیسن کا پانی پوری مقدار میں کھول دیا اور اس کے بعد اس نے ٹرانسسٹر کا بٹن دبایا اور اسٹیشن منتخب کرنے والی ناب کو تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ مختلف آوازیں ٹرانسسٹر سے نکلنے لگیں۔ پھر ایک جگہ جیسے ہی سوئی پہنچی وہاں سے موسیقی کی تیز آواز ابھری اور جیکی نے ہاتھ روک دیا۔ وہ چند لمحے خاموشی سے یہ موسیقی سنتی رہی پھر اس نے ٹرانسسٹر کے عقب میں موجود ایک چھوٹا سا بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی، موسیقی کی آواز یکلخت رک گئی اور ایسی آوازیں آنے لگیں جیسے سمندر میں طوفان آیا ہوا ہو۔ آوازیں تیز ہوتے ہوتے یکلخت ایک چھناکے کی آواز کے ساتھ

بند ہو گئیں۔

"ہیلو ہیلو ٹی فور کالنگ اوور" ___ خاموشی چھاتے ہی جیکی نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"یس لی ڈون اسپیکنگ اوور" ___ ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری آواز ابھری۔

"باس! اتفاق سے ایک اہم ترین بات کا پتہ چلا ہے اوور" ___ جیکی نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ ڈراسن راہ پر آیا ہے یا نہیں۔ کافی عرصہ ہو گیا ہے تمہیں اس کے ساتھ رہتے ہوئے اوور" ___ دوسری طرف سے سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"باس میں نے اُسے اچھی طرح ٹٹولا ہے۔ وہ ہماری لائن کا آدمی نہیں ہے۔ اس کا ذہن اور طبیعت ایسی نہیں ہے کہ وہ کسی ملک کے لئے ایجنٹ کا کام کر سکے اوور" ___ جیکی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ پھر تم وہاں وقت کیوں ضائع کر رہی ہو۔ تمہاری ہی رپورٹ تھی کہ لارڈ ڈراسن ہمارے لئے مفید ثابت ہو سکتا ہے اوور" ___ ٹی ڈون نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس! اس کا اثر و رسوخ ایسا ہی تھا اور وہ جرائم کی طرف بھی مائل تھا، لیکن اُسے قریب سے دیکھنے پر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بس مقامی سطح تک جرائم کا دلدادہ ہے۔ اس سے زیادہ اس کی ذہنی اپروچ نہیں ہے اوور" ___ جیکی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اس پر مزید وقت ضائع مت کرو اور واپس

تاراک آجاؤ۔ یہاں تمہارے لئے بہت سے کام موجود ہیں اوور" ___ ٹی ڈون نے کہا۔

"باس! میں نے آپ کو ایک اور مسئلے پر کال کیا ہے۔ انتہائی اہم اطلاع ہے اوور" ___ جیکی نے کہا۔

"اچھا کیا اطلاع ہے اوور" ___ ٹی ڈون نے پوچھا اور جواب میں جیکی نے نواب شان الدولہ سے ملاقات سے لیکر اس کے نقشے کے حصول تک ساری بات بتا دی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اب لارڈ ڈراسن کرنل راک ہیڈ کے ساتھ مل کر فان لینڈ جانے کے انتظامات کر رہا ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک آدھ دن تک وہ روانہ ہو جائیں گے۔

"اوہ ___ اوہ یہ تو انتہائی اہم ترین اطلاع ہے" ___ ٹاشیم کی سب سے زیادہ ضرورت تو ہمیں ہے۔ فان لینڈ روسیاہ کی سرحد پر ہے۔ ہم آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ تم وہ نقشہ حاصل کرو اوور" ___ ٹی ڈون نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"نقشہ کی فوٹو کاپی تو میں نے پہلے ہی حاصل کر لی ہے باس! اوور" ___ جیکی نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ جیکی ویری گڈ۔ بس تم نقشے سمیت فوراً واپس آ جاؤ تاکہ میں اعلیٰ حکام سے بات کر کے فان لینڈ میں جانے کے لئے خصوصی مشن کا انتظام کر لوں اوور" ___ ٹی ڈون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! میں نے ایک اور پلان سوچا ہے۔ میں لارڈ ڈراسن کے

سانتھ فان لینڈ چلی جاؤں۔ آپ کسی کو بھیج کر وہ نقشہ مجھ سے منگوالیں اور مجھے
ایکس دن تھری ون سپیشل ٹرانسمیٹر بھجوادیں۔ میں اس ٹرانسمیٹر پر آپ کو ان
لوگوں کی سرگرمیوں سے مطلع کرتی رہوں گی۔ کیونکہ وہ نقشہ بے حد پیچیدہ بھی ہے
اور مشکل بھی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میرے اچانک غائب ہو جانے سے یہ
لوگ چونک پڑیں گے اور ظاہر ہے انہوں نے مجھے تلاش کرنا ہے۔ اور
آپ جانتے ہیں کہ ایکریمین ایجنٹ مجھے جانتے ہیں۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ
ایکریمین ایجنٹ کسی سراغ پر لگ جائیں اور انہیں بھی اس سارے مشن کا
علم ہو جائے ۔۔۔ پھر ہمارے لئے بے حد مشکل ہو جائے گی۔ اوور"۔۔۔
جیکی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ٹی فور۔۔۔ میں ابھی ٹی سکسٹین کو تمہارے
پاس بھیج دیتا ہوں۔ وہ تم سے نقشے کی کاپی لے گا اور تمہیں سپیشل ٹرانسمیٹر
دے دے گا۔۔۔ اس کے بعد تم ہمیں مطلع کرتے رہنا اور تمہاری اطلاع
کے مطابق ہمارا خصوصی گروپ کام کرتا رہے گا۔۔۔ اس کے بعد
جیسے ہی یہ لوگ ٹاشیم کی کانوں تک پہنچیں گے۔ ہم ان پر چھاپہ ماریں
گے اور ان کا خاتمہ کر کے سب کچھ حاصل کر لیں گے اوور"۔۔۔ ٹی ون
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس!۔۔۔ آپ ٹی سکسٹین کو اب سے تین گھنٹے بعد
ناراگوئے کے ہوٹل البرٹو میں بھیج دیں۔ وہاں تیسری منزل کے کمرہ نمبر بارہ میں
پہنچ جائے۔ میں اسے وہیں ملوں گی۔ اوور"۔۔۔ جیکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے وہ پہنچ جائیگا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا او
اس کے ساتھ ہی دوبارہ سمندری طوفان جیسا شور ٹرانسمیٹر سے نکلنے لگا۔ جیکی

نے ٹرانسمیٹر کا عقبی بٹن آف کیا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر سے وہی تیز موسیقی ابھرنے لگی۔ جیکی
نے ناب گھما کر سوئی وہاں سے کافی دور ہٹا لی اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے الماری
میں واپس اس کی جگہ پر رکھا۔ اور ابھی وہ الماری کے پٹ بند ہی کر رہی تھی
کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ جیکی بری طرح چونک پڑی۔

"کون ہے؟"۔۔۔ جیکی نے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھتے
ہوئے اونچی آواز میں پوچھا۔

"بٹلر ہوں مادام"۔۔۔ باہر سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی اور جیکی
نے سر ہلاتے ہوئے چٹخنی ہٹائی اور دروازہ کھول دیا۔

"یہ صاحب ناراک سے تشریف لائے ہیں اور استقبالیہ میں آپ
کے منتظر ہیں"۔۔۔ باہر کھڑے باوردی بٹلر نے ایک خوبصورت
پلیٹ میں رکھا ہوا کارڈ پلیٹ سمیت جیکی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ"۔۔۔ جیکی ناراک کا نام سن کر چونکی۔ اور اس نے پلیٹ میں
رکھا ہوا کارڈ اٹھا لیا۔

"ٹام جم"۔ اوہ۔ اچھا میں آ رہی ہوں"۔۔۔ جیکی نے چونک کر کہا اور
بٹلر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"یہ ٹام جم کہاں سے آ ٹپکا اس وقت"۔۔۔ جیکی نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا اور پھر وہ باتھ روم کی طرف مڑ گئی۔ اس نے بال سیٹ کئے
میک اپ کی فنشنگ درست کی اور پھر باتھ روم سے نکل کر کمرے میں
آئی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کے دروازے سے نکل کر استقبالیہ
کی طرف بڑھ گئی۔

"ہیلو ٹام جم"۔۔۔ استقبالیہ میں داخل ہوتے ہی جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہیلو جیکی تم تو پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو" ـــ صوفے پر بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے خوبصورت ایکریمی نوجوان نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تھینک یو۔ آج ادھر کیسے بھول پڑے" ـــ جیکی نے اس سے مصافحہ کر کے اس کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ ٹام جم کے سامنے میز پر مشروب کا خالی گلاس موجود تھا اس کا مطلب تھا کہ بٹلر اس کی خدمت پہلے ہی کر چکا تھا۔

"بس بیٹھے بیٹھے تمہاری یاد نے تنگ کیا تو میں تم سے ملنے چل پڑا" ـــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تھینک یو۔ تم کس پر آئے ہو۔ اپنی کار پر یا ٹیکسی پر" ـــ جیکی نے گھڑی دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کار پر آیا ہوں ۔ کیوں؟" ـــ ٹام جم نے چونک کر پوچھا۔

"تو پھر آؤ۔ میں نے ناراگو جانا ہے۔ راستے میں باتیں کرتے جائیں گے" ـــ جیکی نے اٹھتے ہوئے کہا اور ٹام جم سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹام جم کی خوبصورت اور نئے ماڈل کی کار میں بیٹھی لارڈ ڈراسن ہاؤس سے باہر آ گئی۔

"آجکل کیا ہو رہا ہے۔ تم تو یہاں آکر محدود سی ہو گئی ہو۔ میں تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم جیسی سوشل لڑکی زیادہ دن یہاں رہ سکتی ہے" ـــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس میں مشینی لائف سے بری طرح ارجک ہو گئی تھی۔ یہاں مجھے سکون کا احساس ہو رہا ہے اس لئے ابھی یہاں ہوں جب یہاں سے

گئی تو پھر واپس آ جاؤں گی" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لارڈ ڈراسن نے یقیناً تم جیسے ہیرے کی قدر کی ہو گی" ـــ ٹام جم نے ہنستے ہوئے کہا اور جیکی بھی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"ظاہر ہے ہیرے کی قدر جوہری ہی کر سکتا ہے اور لارڈ ڈراسن بہت بڑا جوہری ہے" ـــ جیکی نے بڑے بے باک لہجے میں کہا اور ٹام جم قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"لارڈ ڈراسن سے بھی بڑے بڑے ہیرے شناس جوہری ناراک میں موجود ہیں جیکی" ـــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکی حیرت سے ٹام جم کی طرف دیکھنے لگی۔

"اچھا تو کوئی آفر لے کر آئے ہو" ـــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں جیکی ہیرے کی صرف قدر کی جا سکتی ہے اس کی قیمت نہیں چکائی جا سکتی یہ بدذوقی ہے" ـــ ٹام جم نے کہا اور جیکی کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بس باتیں ہی کرنی آتی ہیں تم جیسے جوہریوں کو جب کہ لارڈ ڈراسن کم کرتا ہے اور قدر زیادہ کرتا ہے" ـــ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹام جم ہنس دیا۔

"لیکن لارڈ ڈراسن تو شکاری آدمی ہے۔ سیر و سیاحت کرنے والا ہے ظاہر ہے گھومتا رہتا ہو گا۔ تم اس کے ساتھ جاتی ہو یا یہیں ہاؤس میں پڑی رہتی ہو اس کا انتظار کرتے ہوئے" ـــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کبھی ساتھ بھی چلی جاتی ہوں اور کبھی پیچھے بھی رہ جاتی ہوں لیکن تم پوچھ
کیا چاہتے ہو کھُل کر بات کرو" ___ جیکی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ارے تم تو سنجیدہ ہو گئیں میں تو بس ویسے ہی گپ شپ لگانے
گیا تھا ورنہ اور کوئی مقصد نہ تھا" ___ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں کبھی نہیں مان سکتی کہ تم ناراک میں اپنا اتنا بڑا بزنس چھوڑ کر صرف گپ
شپ کرنے یہاں آئے ہو گے۔ میں تمہاری رگ رگ سے واقف ہوں
تمہارے ذہن میں کوئی نہ کوئی مقصد ہو گا" ___ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے
"اگر سچ سچ بتا دوں تو یقین کر دو گی" ___ ٹام جم نے اُسی طرح مسکرا
ہوئے کہا۔
"کیوں نہ یقین کروں گی" ___ جیکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"میں بھی بس کاروبار کی الجھنوں سے گھبرا کر ادھر آ گیا تھا۔ میں نے سو
چلو آؤٹنگ بھی ہو جائے گی اور جیکی جیسی خوبصورت لڑکی کی کمپنی بھی مل
گی" ___ ٹام جم نے کہا اور جیکی اس بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔
"اچھا مقصد تو سامنے آیا ___ لیکن ٹام جم ویری سوری میں تو آج
مصروف ہوں" ___ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کوئی بات نہیں میں آج ناراگوئے کے کسی ہوٹل میں رہ لوں گا۔
دفتر سے ایک ہفتے کی چھٹی لے کر آیا ہوں کل سہی" ___ ٹام جم
سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اوہ۔ ٹام جم تمہاری کمپنی کو ضرور میں انجوائے کرتی لیکن ویری سوری
تم بڑے غلط موقع پر آئے ہو۔ میں کل لارڈ ڈراسن کے ساتھ ایسی
رہی ہوں جہاں ہو سکتا ہے مجھے دو تین ہفتے لگ جائیں" ___

نے کہا۔
"اوہ ۔ اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو میری قسمت ہی خراب نکلی۔ کیا تم رُک
نہیں سکتیں" ___ ٹام جم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔
"نہیں میرا رُکنا ناممکن ہے۔ کیونکہ اس مہم پر لارڈ ڈراسن اپنے پورے
گروپ کو لے جا رہا ہے۔ لمبا شکار ہے" ___ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کوئی شکاری مہم لگتی ہے۔ میں نے وہاں کرنل ماک بیڈ کو بھی دیکھا تھا۔
وہ بھی شاید ساتھ جا رہا ہے" ___ ٹام جم نے کہا۔
"ہاں وہ بھی ساتھ جا رہا ہے۔ لارڈ ڈراسن نے اُسے خاص طور پر
بلوایا ہے" ___ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اس کا تو مطلب ہے کہ دو تین ہفتے سے بھی زیادہ لگ سکتے ہیں۔
کرنل تو بہت بڑا شکاری ہے کسی لمبی مہم پر ہی جائے گا" ___ ٹام جم
نے کہا۔
"ہاں ۔ ایسا ہی سمجھ لو۔ بڑے خطرناک اور خوفناک علاقے میں جا رہے
ہیں ہم ۔ فان لینڈ کا نام سُنا ہے کبھی" ___ جیکی نے غور سے ٹام جم
کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل شک پڑ گیا تھا کہ ٹام جم کسی خاص
مقصد سے آیا ہے۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے فان لینڈ کا نام لے کر
اس کے چہرے کے تاثرات چیک کرنا چاہتی تھی۔ کیونکہ ٹام جم کی بعض
سرگرمیاں دیکھ کر جیکی کو اکثر یہ شک گزرا تھا کہ ٹام جم کسی غیر ملکی حکومت کا
ایجنٹ ہے لیکن چونکہ کبھی کوئی واضح بات سامنے نہ آئی تھی اس لئے
معاملہ صرف شک تک ہی رہ گیا تھا۔
"فان لینڈ ___ وہ کون سی جگہ ہے میں تو یہ نام ہی پہلی بار سُن رہا ہوں"

ٹام جم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فان لینڈ ایمزن کے جنگلات کراس کر کے آتا ہے۔ سُنا ہے بڑا خوفناک علاقہ ہے اور وہاں پر سنہرے ریچھ کثرت سے ملتے ہیں اور اس بار ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہاں سے سنہری ریچھوں کی اتنی کھالیں لائیں گے کہ دُنیا حیران رہ جائے گی" ـــــ جیکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اُسے ٹام جم کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر یقین آگیا تھا کہ اُسے فان لینڈ کے بارے میں کچھ معلوم نہ تھا۔

"یہ تو بڑی خطرناک باتیں کر رہی ہو۔ چھوڑو جیکی کیا ضرورت ہے اس قدر خطرات میں پڑنے کی۔ لارڈ ڈراسن اور کرنل راک ہیڈ تو شکاری ہیں تم خواہ مخواہ ماری جاؤ گی اور تمہارے مرنے کا سب سے زیادہ افسوس مجھے ہو گا" ـــــ ٹام جم نے اُسے مشورہ دیتے ہوئے کہا اور جیکی اس کی بات سن کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"تم واقعی ناراک کے سیدھے سادھے اور بھولے بھالے کاروباری آدمی ہو۔ اس قدر خوفناک علاقے میں صرف تین افراد تھوڑا جا رہے ہیں سپُر فائٹرز ہمارے ساتھ ہوں گے اور تم جانتے ہو وہ کیسے لوگ ہیں ان کے ساتھ رہتے ہوئے خطرات تو قریب پھٹک ہی نہیں سکتے۔ اس کے علاوہ بھی کافی لوگ ہوں گے پوری شکاری مہم ہے" ـــــ جیکی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ لیکن ایمزن کے جنگلات تو یہاں سے بہت دور ہیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے بھی دو تین ہفتے لگ جائیں گے جب کہ تم دو تین ہفتوں میں واپسی کی بات کر رہی ہو" ـــــ ٹام جم نے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے ہم یہاں سے کاروں پر جائیں گے۔ یہ بات نہیں، لارڈ ڈراسن کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اس نے دو ٹرانسپورٹ اور چار گن شپ ہیلی کاپٹروں کا بندوبست کر لیا ہے۔ اس نے ہم تیسرے روز وہاں پہنچ جائیں گے" ـــــ جیکی نے کہا اور ٹام جم نے اس طرح سر ہلایا جیسے اب بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی بے حد دلچسپ مہم ہو گی کاش میں بھی تمہارے ساتھ جاتا۔ بہرحال وِش یو گڈ لک" ـــــ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیکی نے سر ہلا دیا۔ اب وہ ناراگونے کے دارالحکومت کی حدود میں داخل ہو رہے تھے۔

"ارے ایسی بھی کیا جلدی۔ ہوٹل البرٹو میلو وہاں بیٹھ کر کچھ دیر پئیں گے پھر چلے جانا" ـــــ جیکی نے ہنستے ہوئے کہا اور ٹام جم نے سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار ہوٹل البرٹو کے شاندار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑ دی۔

"مجھے یہیں اُتار دو اور تم گاڑی پارک کر کے آجاؤ میں ہال میں تمہارا انتظار کروں گی" ـــــ جیکی نے کہا اور ٹام جم نے سر ہلاتے ہوئے کار پورچ کے سامنے روکی۔ جیکی نیچے اتر گئی تو وہ کار پارکنگ کی طرف بڑھا لے گیا۔ اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ وہ اپنے مقصد میں خاصا کامیاب رہا تھا اور اُسے امید تھی کہ پینے پلانے کے دوران وہ اس نقشے کے بارے میں بھی کچھ نہ کچھ جیکی سے اگلوا ہی لے گا۔

"تمہیں سوائے شراب پینے کے اور کوئی کام بھی ہے جس وقت دیکھو تمہارے منہ سے بوتل لگی ہوتی ہے" ـــــ جوانا نے جوزف کے ہاتھ سے بوتل چھینتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ اب تمہاری یہ جرأت کہ تم جوزف دی گریٹ کے ہاتھوں سے بوتل چھین لو" ـــــ جوزف بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا سیاہ چہرہ غصے کی شدت سے اور زیادہ سیاہ ہو گیا تھا۔

"خبردار! اب اگر تم نے میرے سامنے شراب پی تو گردن مروڑ کر رکھ دوں گا ماسٹر کو تمہارا کوٹہ پورا کرنے کے لئے نجانے کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں آج میں نے اُسے باپ کی منتیں کرتے دیکھا ہے معمولی سی رقم کے لئے" جوانا نے آدھی بوتل دیوار سے مارتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ باس میری شراب کی خاطر منتیں کر رہا تھا" ـــــ

جوزف نے آنکھیں پھیلاتے ہوئے پوچھا۔

"تو اور کیا اس کا اپنا خرچہ ہی کیا ہے۔ سگریٹ وہ نہیں پیتا، شراب وہ نہیں پیتا، پان وہ نہیں کھاتا، کوئی مشروب پیتے میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا۔ پہننے کا اُسے شوق نہیں۔ وہی ہیڈ ماسٹروں جیسا لباس چڑھائے رکھتا ہے۔ جیب میں کبھی اس کے رقم نظر نہیں آتی۔ کھانے سے وہ بھاگتا ہے۔ سلیمان ادھار لے کر گزارہ کر رہا ہے اور اب ادھار والے اُسے غنڈوں سے پٹوانے کی دھمکی دیتے ہیں اور تمہیں شرم نہیں آتی، روز کی چھ بوتلیں پی جاتے ہو۔ تمہیں پتہ ہے اس زمانے میں ایک بوتل کتنے کی آتی ہے۔ اگر ماسٹر نہیں بولتا تو کم از کم تمہیں شرم کرنی چاہیئے" ـــــ جوانا واقعی بُری طرح بپھرا ہوا تھا اور جوزف جو پہلے غصیلی نظروں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا، یکلخت قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تو تم نے باس پر رحم کھا کر میرے ہاتھوں سے بوتل چھینی ہے" ـــــ جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رحم میں نے کیا کھانا ہے۔ میں تو تمہیں شرم دلا رہا ہوں۔ آج میں ماسٹر کے فلیٹ گیا تھا۔ بڑے دن ہو گئے تھے اس سے ملے ہوئے۔ لیکن جیسے ہی میں دروازے کے پاس پہنچا باس کی اونچی آواز سنائی دی۔ وہ بڑے منت بھرے لہجے میں بات کر رہا تھا۔ اس کا لہجہ سن کر وہیں رک گیا پھر مجھے پتہ چلا کہ باس اپنے باپ سے بات کر رہا ہے اس نے کسی رحمٰن جنرل سٹور والے کے پچاس ہزار روپے دینے تھے جو سلیمان گزارہ کرنے کے لئے ادھار سامان لے کر آتا رہا ہے اور وہ رحمٰن جنرل سٹور والے نے ماسٹر کو دھمکی دی تھی کہ اگر شام تک رقم نہ ملی تو وہ غنڈوں سے پٹوائے گا۔ میرا تو خون کھول اٹھا

میں واپس مڑا، اور پھر میں نے اس رحمن جنرل سٹور والے کو ڈھونڈھنے کی
بے حد کوشش کی ، اگر وہ مجھے مل جاتا تو میں نے آج اس کی ایک ایک
ہڈی توڑ ڈالنی تھی۔ اُس کی یہ جرأت کہ ماسٹر کو دھمکی دے لیکن وہ نانسنس
مجھے ملا ہی نہیں۔ میں نے بہت تلاش کیا اُسے، پھر میں نے سوچا کہ جا کر
باس سے یا سلیمان سے پوچھوں لیکن واپس جب میں فلیٹ گیا تو فلیٹ
کو تالا لگا ہوا تھا۔ باس بھی غائب تھا اور سلیمان بھی۔ چنانچہ میں یہاں آگیا اور
یہاں تم مزے سے بیٹھے بوتلوں پر بوتلیں چڑھا رہے ہو" ـــــ جوانا کی
حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور چہرہ
غصے کی شدت سے بُری طرح تمتما رہا تھا۔

"مسٹر جوانا! تم ابھی نئے ہو جب کہ مجھے باس کے ساتھ رہتے ہوئے
مدت گزر گئی ہے۔ میں اس کی رگ رگ سے واقف ہوں" ـــــ جوزف
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا غصہ جوانا کی باتیں سن کر ختم ہو گیا تھا وہ
اب واقعی جوانا کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

"میں تمہاری نسبت نیا ضرور ہوں لیکن میری آنکھیں کھلی ہوئی ہیں،
تمہاری طرح صرف شراب پینے کی حد تک مست نہیں رہتا ہوں" ـــــ
جوانا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ادھر آؤ میرے ساتھ" ـــــ جوزف نے اس کا بازو پکڑا، اور اُسے
لے کر برآمدے میں رکھے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹیلیفون
کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس منیجر نیشنل بنک مین برانچ" ـــــ دوسری طرف سے ایک
باوقار سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر! میں علی عمران کا سیکرٹری جوزف بول رہا ہوں" ـــــ
جوزف نے بڑے گھمبیر سے لہجے میں کہا۔

"اوہ مسٹر جوزف! فرمائیے کوئی میرے لائق خدمت" ـــــ منیجر
جوزف کا نام سنتے ہی چونک پڑا۔

"مجھے بتائیے۔ علی عمران صاحب کے ذاتی اکاؤنٹ میں اس وقت
کتنا بیلنس ہے؟" ـــــ جوزف نے کہا۔

"عمران صاحب کا اکاؤنٹ۔ ایک منٹ" ـــــ دوسری طرف سے
منیجر نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی آواز ابھری۔

"مسٹر جوزف! عمران صاحب کی بیلنس شیٹ میرے سامنے ہے
ان کے اکاؤنٹ میں آج سے ایک ہفتہ پہلے پچاس لاکھ پچیس ہزار روپے
تھے جن میں سے ان کے حکم کے مطابق پانچ لاکھ روپے ایمرجنسی ہسپتال،
دو لاکھ روپے شان یتیم خانہ اور بیس بیس ہزار روپے پانچ مختلف افراد کے
پتوں پر ارسال کئے گئے ہیں اور حکم کے مطابق ان پر بھی عمران صاحب کا
نام ظاہر نہیں کیا گیا۔ اب اس وقت ان کے اکاؤنٹ میں بیالیس لاکھ پچیس
ہزار روپے موجود ہیں۔ اور کوئی حکم" ـــــ منیجر نے جواب دیا۔

"تھینک یو مسٹر منیجر" ـــــ جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب بولو جوانا! کیا واقعی سلیمان ادھار سامان لے آتا ہے اور رحمن
جنرل سٹور والا ادھار مانگ مانگ کر تنگ آچکا ہے" ـــــ جوزف
نے جیب سے نئی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ اوہ جب ماسٹر لاکھوں روپے اس طرح تقسیم کر دیتا ہے
تو پھر اُسے سر رحمان سے پچاس ہزار روپے مانگنے کے لئے اتنی منتوں

کی کیا ضرورت تھی" ـــــ جوانا کے چہرے پر بے پناہ حیرت تھی جیسے اُسے اب اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا ہو۔

" جوانا ! تم باس کو جانتے ہی نہیں۔ باس بے حد عظیم آدمی ہے تمہارے تصور سے بھی کہیں زیادہ عظیم ایسے تو جوزف دی گریٹ اس کے بوٹ چاٹنے کو اپنے لئے اعزاز نہیں سمجھتا۔ وہ بس کنگ آف لارڈز ہے۔ اس کا موڈ آئے تو سڑک پہ کھڑا ہو کر بھیک مانگنے سے بھی باز نہیں آئے گا۔ اس لئے باس کے چکر میں مت پڑا کرو۔ تمہیں ساری عمر وہ رحمٰن جنرل سٹور نہیں ملنا۔ اس کا وجود ہو گا تو ملے گا بھی۔ وہ سلیمان بھی باس کے ساتھ رہ کر باس کی طرح ہو گیا ہے۔ مقصد صرف سر رحمٰن سے رقم لینی تھی اور لے لی گئی۔ اب وہ پچاس ہزار روپے ایسے کسی ہسپتال، کسی یتیم خانے یا کسی مستحق آدمی کے پاس بغیر نام کے پہنچ جائیں گے" ـــــ جوزف نے شراب کا لمبا سا گھونٹ پیتے ہوئے بڑے فخریہ انداز میں کہا۔

" اوہ واقعی میں ماسٹر کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ اس نام کا کوئی جنرل سٹور مجھے نظر نہیں آیا ورنہ نجانے آج میرے ہاتھوں کتنے خون ہو جاتے" ـــــ جوانا نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے خواہ مخواہ میری آدھی بوتل ضائع کر دی" ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویسے جوزف ! تم شراب پینا نہیں چھوڑ سکتے۔ دیکھو، میں ایکریمیا میں تم سے بھی زیادہ شراب پیتا تھا لیکن اب بالکل نہیں پیتا۔ اور جب میں شراب پیتا تھا تو یہی سمجھتا تھا کہ اگر میں نے شراب نہ پی تو میں مر جاؤں گا لیکن اب شراب چھوڑ کر میں اپنے آپ کو پہلے سے کہیں بہتر محسوس کرتا ہوں" ـــــ

جوانا نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر اُسے باقاعدہ نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

" تم تو نہیں مرے کیونکہ تمہیں شراب پینا ہی نہ آتا تھا مگر میں مر جاؤں گا لیکن میں شراب چھوڑ بھی سکتا ہوں۔ دوسرے لفظوں میں مر بھی سکتا ہوں۔ مگر باس حکم دے دے۔ جس دن باس نے کہا جوزف شراب بند، بس اُسی لمحے شراب بھی بند اور جوزف کا سانس بھی بند" ـــــ جوزف نے ایک اور بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے کہا اور جوانا قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" ویسے جوزف ! میں اب یہاں رہتے رہتے مرنے کی حد تک بور ہو چکا ہوں۔ نہ کوئی ایکٹیویٹی نہ شور و غل نہ ہاتھ پیر چلانے کا موقع ملتا ہے بس سارا دن رانا ہاؤس میں پڑے اینڈتے رہو۔ نہیں جوزف اب مجھ سے مزید یہ زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔ میں آج گیا تھا ماسٹر سے فیصلہ کرنے تھا کہ یا تو مجھے سیکرٹ سروس میں شامل کروا دیں تاکہ کچھ تو ہاتھ پیر چلانے کا موقع ملے یا پھر میں اپنے طور پر کام شروع کرتا ہوں" ـــــ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تم نے اپنے طور پر جب بھی کام شروع کیا ہے نتیجہ کیا نکلا ہے یہی کہ ایک ہی روز میں دس بارہ آدمیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ دو چار کی گردنیں لیکن حاصل کیا ہوا۔ کیا تمہارے نزدیک زندگی صرف بدمعاشی اور غنڈہ گردی کا نام ہے" ـــــ جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ تو پھر تم بتاؤ کیا ہونا چاہیئے" ـــــ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جوزف کی بات درست تھی۔ پاکیشیا آنے سے پہلے وہ واقعی بدمعاشی اور غنڈہ گردی کو ہی زندگی سمجھتا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد اُسے یہ سب کچھ بے حقیقت سا محسوس ہونے لگا تھا۔

"اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں بیٹھا شراب پیتا رہتا" ___ جوزف نے جواب دیا اور جوانا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا کوئی بات کرتا ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ٹیلیفون سننے کی ڈیوٹی چونکہ جوزف کی تھی اس لئے وہ اٹھ کر ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو رانا ہاؤس" ___ جوزف نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ رانا ہاؤس ہل رہا ہے۔ ارے آج نشہ تو نہیں ہو گیا تمہیں" ___ دوسری طرف سے عمران کی گھبرائی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

"اوہ باس آپ ___ واقعی آپ کی عمر بے حد لمبی ہے۔ ابھی میں اور جوانا آپ کے متعلق ہی باتیں کر رہے تھے" ___ جوزف نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ جس کے متعلق تم باتیں کرنی شروع کر دو اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔ یار پھر تو تم دونوں کو ہسپتال بھیج دینا چاہیئے خواہ مخواہ وہاں لوگ مر جاتے ہیں" ___ عمران نے کہا اور جوزف بے اختیار ہنس پڑا۔

"جو مرتے ہیں انہیں مرنے دو باس۔ مرنے والوں کو کون واپس لا سکتا ہے۔ میں تو تمہاری بات کر رہا تھا باس" ___ جوزف نے کہا۔

"ذرا رسیور مجھے دو جوزف" ___ جوانا نے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور لے لیا۔

"ماسٹر، میں جوانا بول رہا ہوں" ___ جوانا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا، تو تم اب بولنے بھی لگ گئے ہو۔ بہت خوب، مبارک ہو!" ___ عمران نے کہا اور جوانا کے چہرے پر بوکھلاہٹ کا تاثر ابھر آیا وہ عمران کے گہرے طنز کو بخوبی سمجھ گیا تھا۔

"اوہ ماسٹر! میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو آپ سے درخواست کرنے لگا تھا کہ آپ کم از کم میرے لئے کوئی مستقل کام تجویز کریں، کوئی ایسا کام جس میں مجھے یہاں رانا ہاؤس میں بیٹھ کر سارا دن جمائیاں نہ لینی پڑیں" ___ جوانا نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم یہی چاہتے ہو کہ یہاں پاکیشیا میں سب لوگ تمہارے سامنے جھکتے رہیں اور تمہاری انا کو تسکین ملتی رہے کہ تم نہ صرف طاقتور آدمی ہو بلکہ غضب کے لڑاکا بھی ہو تو پھر میری تجویز ہے کہ تم ہیئر کٹنگ سیلون کھول لو۔ بڑے سے بڑا طاقتور آدمی بھی تمہارے سامنے سر جھکانے پر مجبور ہو جائے گا" ___ عمران نے کہا اور جوانا نے سختی سے ہونٹ بھینچ لئے۔ ایک بار پھر وہ عمران کا طنز سمجھ گیا تھا۔

"ٹھیک ہے ماسٹر۔ جیسے آپ کہیں" ___ جوانا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور رسیور جوزف کی طرف بڑھا دیا۔

"ارے ارے تم برا مان گئے۔ چلو ہیئر کٹنگ سیلون نہ سہی تیل کی شیشی اٹھا کر مالش کرا لو کی آوازیں لگاتے ہوئے شہر کے گشت پر نکل جاؤ۔ ہاتھ پیر بھی ہل جائیں گے اور کچھ آمدنی بھی ہو جائے گی" ___ عمران کی زبان چل رہی تھی لیکن جوانا رسیور جوزف کے ہاتھ میں دے کر چند قدم دور کرسی پر جا کر بیٹھ گیا تھا۔

"جوانا نے آپ کا مشورہ نہیں سنا باس!" ___ جوزف نے

ہنستے ہوئے کہا۔

"تم نے تو سن لیا ہے۔ تم ہی عمل کرڈالو اس پر" ——— عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیسے آپ کا حکم باس! اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ جس کا نام سن کر شیر اپنی دمیں ٹانگوں میں دبا لیا کرتے تھے اور گیدڑ دہشت سے ہی مر جایا کرتے تھے لوگوں کی مالش کرتا پھرے تو ٹھیک ہے باس ——— جوزف دی گریٹ یہ کام بھی کرڈالے گا" ——— جوزف نے روٹھتے ہوئے کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"آج میرا خیال ہے تم دونوں پر روٹھنے کا مشترکہ دورہ پڑا ہے بہرحال تم بھی سن لو اور جوانا کو بھی بتا دو۔ بہت جلد تم دونوں کو اپنی زندگی کے سب سے کٹھن مرحلے سے گزرنا پڑے گا۔ کچھ لوگ ایسے سامنے آئے ہیں جو اپنے آپ کو سپر فائٹرز کہلاتے ہیں جب کہ میں آج تک جوزف اور جوانا کو ہی سپر فائٹرز سمجھتا رہا ہوں، اس لئے اب یہ فیصلہ ہونا ہے کہ میری سوچ درست تھی یا وہ لوگ واقعی سپر فائٹرز ہیں۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کن کی بات کر رہے ہیں ماسٹر آپ! کس میں جرأت ہے کہ وہ آپ کے علاوہ میرے سامنے اپنے آپ کو سپر فائٹر کہہ سکے" ——— جوانا نے دوڑ کر جوزف کے ہاتھ سے رسیور چھینتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ارے ارے آہستہ بولو۔ کم از کم مجھ میں تو یہ جرأت نہیں ہے۔ یہ تمہارے ہی علاقے کے لوگ ہیں۔ ناراگوئے کے لارڈ ڈراسن کو جانتے ہو؟" ——— عمران نے کہا۔

ناراگوئے کے لارڈ ڈراسن۔ نہیں ماسٹر جوانا نے کبھی چوہوں کے نام یاد نہیں رکھے" ——— جوانا نے کہا اور عمران اس کی بات پر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب آج لطف آیا ہے تمہارا فقرہ سن کر واقعی چوہوں کے نام یاد ہی نہیں رکھنے چاہئیں۔ کیا پتہ کب وہ نام تبدیل کر لیں۔ بہرحال تیار رہنا۔ کسی بھی وقت یہ سپر فائٹرز شو منعقد ہو سکتا ہے۔ بائی بائی" ——— عمران نے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔

"ناراگوئے کا لارڈ ڈراسن ——— یہ کون ہو سکتا ہے اور اس کی کیا جرأت کہ وہ اپنے آپ کو سپر فائٹر کہے۔ کاش میں ایکریمیا میں ہوتا تو ابھی ناراگوئے کے لئے سیٹ بک کرا لیتا" ——— جوانا نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"فکر نہ کرو۔ اگر باس نے کہا ہے تو وہ پہلے ہی سیٹیں بک کرا چکا ہوگا" ——— جوزف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو بوریت تو ختم ہوئی۔ یقین کرو مقابلے کا نام سنتے ہی میرے خون کی روانی تیز ہو گئی ہے" جوانا نے کہا اور مسکراتا ہوا اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی اور جوزف نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر بوتل ہونٹوں سے لگا لی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر جیکی چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی
اس نے ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی ٹام جم کو رخصت کیا تھا کیونکہ باس کے
کے بھیجے ہوئے آدمی کا وقت قریب آگیا تھا۔
"کون ہے؟" ــــــ جیکی نے دروازے کے قریب پہنچ کر
لہجے میں پوچھا۔
"میں ایک سیلزمین ہوں میڈم اور ایک نئی چائے ٹی سکسٹین مارکیٹ
میں متعارف کرا رہا ہوں، مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ چائے کے
بلینڈز پسند کرتی ہیں اس لئے حاضر ہوا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے
ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی اور جیکی نے مسکراتے ہوئے ایک طویل سانس
لیا اور دروازہ کھول دیا۔ دروازے پر ایک تنومند جوان مسکرا رہا تھا۔
"آؤ ٹی سکسٹین! ویسے تمہارا جواب مجھے بے حد پسند آیا ہے" ـ
جیکی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ، ویسے آپ کون سی چائے پسند کرتی ہیں" ــــــ نوجوان نے
داخل ہوتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"ٹی فور" ــــــ جیکی نے کہا اور نوجوان کے سپاٹ چہرے پر مسکراہٹ
ابھر آئی۔
"شکریہ مادام" ــــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"ادھر باتھ روم میں آجاؤ۔ یہاں ہو سکتا ہے ہماری آوازیں باہر
جائیں" ــــــ جیکی نے دروازے کی چٹخنی لگاتے ہوئے کہا۔ اور
ٹی سکسٹین سر ہلاتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جیکی نے اس کے بعد
آکر باتھ روم کا دروازہ بند کیا اور پھر واش بیسن کا نل پوری رفتار
سے کھول دیا۔
"ہاں اب لاؤ۔ کہاں ہے وہ سپیشل ٹرانسمیٹر" ــــــ جیکی نے ٹی سکس
کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔
اور ٹی سکسٹین نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک پتلا لیکن چپٹا
ڈبہ نکال کر جیکی کی طرف بڑھا دیا۔ ڈبہ بے حد خوبصورت تھا اور اس
پر میک اپ بنانے والی ایکریمین کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا بظاہر یہ کوئی
میک اپ باکس ہی لگتا تھا۔
"خوب اچھا ڈیزائن ہے" ــــــ جیکی نے تعریفی انداز میں ڈبے
دیکھتے ہوئے کہا۔
"باس نے پیغام دیا ہے کہ آپ اس ٹرانسمیٹر پر ان سے رابطہ
قائم کریں" ــــــ ٹی سکسٹین نے کہا۔
"ابھی" ــــــ جیکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں ابھی ۔ وہ آپ سے کوئی خاص بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔
ل سکسٹین نے کہا اور جیکی نے سر ہلاتے ہوئے باکس کھولا۔ اس میں وا
لیڈیز میک اپ کا ہی مختلف سامان تھا۔ جیکی نے جلدی سے سامان
ترتیب بدلنی شروع کر دی۔ مختلف آئیٹم کی ترتیب بدلتے ہی ڈبے
سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈی فوزہ کالنگ اوور" ۔۔۔ ٹوں ٹوں کی آواز سنتے ہی جیکی
نے بار بار یہ فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

"یس ڈی ون اٹینڈنگ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے با
کی گھمبیر سی آواز سنائی دی۔

"باس! پہلے تو آپ کا کال کرنے کا پروگرام نہ تھا اوور" ۔۔۔
جیکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ پہلے تم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ ٹام جم کے ساتھ تمہارے ت
ہیں اوور" ۔۔۔ باس کی انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"ٹام جم ۔۔ کیا مطلب سر۔ میں سمجھی نہیں اوور" ۔۔۔ جیکی با
کے منہ سے ٹام جم کا نام سنتے ہی بری طرح اچھل پڑی۔ اس
شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ باس ٹام جم کا نام لے گا، جو اس کا نارک
کا بے ضرر سا دوست تھا۔

تم ٹام جم کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ہوٹل البرٹو آئی ہو۔ میں در
کہہ رہا ہوں اوور" ۔۔۔ باس کا لہجہ اور کرخت ہو گیا۔

"یس باس! ٹام جم رہاں لارڈ ڈراسن ہاؤس میں آیا تھا مجھ سے ملنے
میں اس کے ساتھ یہاں آئی اور پھر اسے رخصت کر دیا۔ ٹام جم نارک

میرا دوست رہا ہے۔ عام سا کاروباری آدمی ہے اوور" ۔۔۔ جیکی
نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب وہ نارک میں تمہارا دوست تھا تو اس وقت وہ واقعی ہمارے
لئے عام آدمی تھا لیکن بعد میں ہمیں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا فارن ایجنٹ ہے اور جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ وہ اب تمہارے
پاس آیا ہے مجھے بے حد تشویش ہوئی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ایجنٹ کا تم سے اس موقع پر ملنا انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے
کہ جس چکر میں تم لوگ ہو رہے ہو۔ اس میں بہرحال پاکیشیا کے ایک
ایجنٹ کا بنیادی کردار ہے اوور" ۔۔۔ باس نے وضاحت کرتے
ہوئے کہا۔

"اوہ باس! یہ میرے لئے واقعی نئی اطلاع ہے کہ ٹام جم سیکرٹ
سروس کا ایجنٹ ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا والوں کو اس بات کا
علم ہو گیا ہے کہ نواب سے نقشہ ہم نے حاصل کیا ہے حالانکہ ہم تو وہاں
گئے ہی نہیں اور نہ ہمیں کسی نے دیکھا اوور" ۔۔۔ جیکی کے
لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں۔ اب یہ بات یقینی ہو گئی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مسئلہ
میں مداخلت کر رہی ہے۔ وہ انتہائی خطرناک سیکرٹ سروس ہے۔ کیا وہ
نقشہ تمہارے پاس موجود ہے اوور" ۔۔۔ باس نے کہا۔

"نقشہ کی فوٹو کاپی ہے۔ اصل تو لارڈ ڈراسن کے پاس ہے اوور" ۔۔۔
جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

"کاپی ڈی سکسٹین کو دے دو۔ میرے آدمی ٹام جم کے پیچھے لگے ہوئے

ہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ شام جم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی ایسی اطلاع
مہیا نہ کر سکے جس سے وہ لوگ فان لینڈ میں داخل ہو سکیں اوور اینڈ آل"
دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
جیکی نے میک اپ باکس کے سامان کی ترتیب دوبارہ ایڈجسٹ کی اور پھر
—— باکس بند کر کے اس نے کوٹ کی جیب میں ڈالا اور کوٹ کی اندرونی
جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے ایک سیلڈ پیکٹ نکالا اور اسے پاس کھڑے
ڈی سکسٹین کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لو۔ اس میں نقشہ کی کاپی موجود ہے" —— جیکی نے کہا اور ڈی سکسٹین
نے سر ہلایا اور اس پیکٹ کو جیب میں ڈال کر باتھ روم کے دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر جا چکا تھا
جیکی ڈھیلے ڈھیلے قدم اٹھاتی آرام کرسی کی طرف بڑھ گئی۔ اس کا ذہن تمام
میں اٹکا ہوا تھا کہ یکلخت باہر سے کسی کے تڑپنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے
لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈی سکسٹین اچھل کر منہ کے بل جیکی
کرسی کے سامنے فرش پر آ گرا۔ اس کی گردن ٹوٹی ہوئی تھی جیسے کسی نے
ہاتھ سے مروڑ کر توڑ دی ہو۔ اور دروازے پر سپر فائٹر نوز ٹانگیں پھیلائے
کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں وہی پیکٹ تھا جو ابھی چند لمحے پہلے جیکی نے
ڈی سکسٹین کو دیا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب کون ہے یہ؟" —— جیکی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے
لہجے میں کہا اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"مس جیکی۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو تم جانتی
کہ تمہارا کیا حشر ہو سکتا ہے" —— سپر فائٹر نوز نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے" ——
جیکی اب سنبھل چکی تھی لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی تھی کیونکہ اسے معلوم
تھا کہ سپر فائٹر بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے کام کرتے ہیں۔

"یہ نقشے کی کاپی ہمارے دماغ کی خرابی کا ثبوت ہے۔ خاموشی سے
باہر آؤ اور پھر کار میں بیٹھ جاؤ۔ لارڈ نے ابھی تمہارے قتل کا حکم نہیں
دیا۔ ورنہ تم جانتی ہو کہ پلک جھپکنے میں تمہاری روح تمہارے جسم سے پرواز
ہو سکتی ہے" —— سپر فائٹر نے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور جیکی
خاموشی سے آگے بڑھی اور پھر ڈی سکسٹین کی لاش کو پھلانگتی ہوئی دروازے
سے نکل کر باہر راہداری میں آ گئی۔ اس کے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی
تھیں۔ اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کا راز کھل گیا ہے لیکن اس کے پاس کوئی
اسلحہ نہ تھا ورنہ وہ لازماً سپر فائٹر پر فائر کھول دیتی۔ اس کے تو تصور میں بھی
نہ تھا کہ اس کے ساتھ یہ حالات پیش آ سکتے ہیں۔ لفٹ سے نیچے اتر کر وہ
دونوں آگے پیچھے چلتے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ جیکی جانتی تھی
کہ ہوٹل البرٹو لارڈ ڈراسن کی ملکیت ہے اس لئے سپر فائٹر کی کسی بھی
حرکت کو یہاں چیک نہ کیا جائے گا بلکہ ان کے جاتے ہی ڈی سکسٹین کی
لاش بھی غائب کر دی جائے گی۔

پورچ میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی جس کے ساتھ ڈکی کھڑا تھا۔ ڈکی کا
چہرہ بھی سپاٹ تھا۔

"پچھلی سیٹ پر خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔ اس کے عقب میں آنے والے
سپر فائٹر نے اسی طرح غراتے ہوئے کہا اور جیکی خاموشی سے پچھلی سیٹ
پر بیٹھ گئی۔ سپر فائٹر اس کے ساتھ بیٹھ گیا جب کہ ڈکی نے ڈرائیونگ سیٹ

سنبھالی اور دوسرے لمحے کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر لارڈ ڈراسن ہاؤس
کی طرف جانے والی سڑک کی طرف مڑ گئی۔ سپر فائٹر اور وکی دونوں خاموش
رہے۔ انہوں نے راستے میں ایک لفظ بھی نہ بولا تھا جب کہ جیکی سارے
راستے یہی سوچتی رہی کہ اب اُسے نہ صرف اپنی جان بچانی ہو گی بلکہ ان
لوگوں کو بھی کسی طرح ختم کرنا ہو گا۔ اسے صرف ایک امید تھی کہ ہو سکتا ہے
کہ وہ لارڈ ڈراسن کو چکر دینے میں کامیاب ہو جائے کیونکہ ٹی سکسٹین کو
اس کے کمرے سے نہ پکڑا گیا تھا۔ اس لئے وہ آسانی سے اس بات سے
مکر سکتی تھی کہ اس کا کوئی تعلق ٹی سکسٹین سے ہے۔ ویسے بھی وہ سپر فائٹر
کے منہ نہ آنا چاہتی تھی کیونکہ اُسے علم تھا کہ خالی ہاتھ سپر فائٹر اس کے بس
سے بہرحال باہر ہی ہے اس لئے بجائے کوئی حماقت کرنے کے وہ کسی
اچھے سے موقع کے انتظار میں خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

لارڈ ڈراسن ہاؤس پہنچ کر اُسے بڑے ہال کمرے میں لے جایا گیا اور
وہاں پہنچتے ہی وہ ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑی کیونکہ وہاں ایک ستون
کے ساتھ ٹام جم اور اس کے ساتھ ہی دوسرے ستونوں کے ساتھ اس کے
ٹی گروپ کے دو ایجنٹ بھی بندھے ہوئے کھڑے تھے۔ کمرے میں سپر
فائٹر نمبر تھری اور لڑ بھی موجود تھے اور میکس بھی کھڑا ہوا تھا۔ میکس کے
کاندھے سے سٹین گن لٹک رہی تھی۔ جیکی کو بھی خاموشی سے ایک ستون کے
ساتھ باندھ دیا گیا اور پھر اس کی تلاشی لے کر اس کی جیبوں سے وہ میک اپ
باکس اور دوسرا سامان نکال کر ایک سائیڈ پہ موجود میز پر ڈھیر کر دیا گیا۔

چند لمحوں بعد ہال کا دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اور کرنل راک ہیڈ اندر
داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے سپر فائٹر ون تھا۔ لارڈ ڈراسن کے چہرے

پر بے پناہ سنجیدگی تھی جب کہ کرنل راک ہیڈ کے چہرے پر حیرت کے
آثار نمایاں تھے۔

"ہونہہ، تو ہماری مس جیکی دراصل روسیاہی ایجنٹ ہے بہت خوب"
لارڈ ڈراسن نے اندر داخل ہوتے ہی جیکی کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے
بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یہ غلط ہے لارڈ" ——— یہ میرے خلاف سازش کی گئی ہے"
جیکی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میکس اسے پوری تفصیل بتاؤ" ——— لارڈ ڈراسن نے ایک طرف
کھڑے میکس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس! مس جیکی کو یہ علم نہیں ہے کہ اس نے کمرے کے باتھ روم سے
اپنے باس ٹی ون کو جو ٹرانسمیٹر کال کی تھی اُسے ریکارڈ کر لیا گیا تھا کیونکہ یہاں
ہاؤس کے ہر کمرے اور اس کے ہر حصے میں بولے جانے والا ہر لفظ مسلسل
اور باقاعدہ ریکارڈ کیا جاتا ہے چنانچہ جیسے ہی اس کی کال ریکارڈ ہوئی، یہ
بات سامنے آگئی کہ مس جیکی درحقیقت روسیاہی ایجنٹ ہے۔ لیکن اس دوران
مس جیکی اس شخص کے ساتھ کار میں بیٹھ کر ناراگوئے جا چکی تھی چنانچہ
ہم فوری طور پر حرکت میں آگئے۔ ہمیں معلوم تھا کہ جیکی ہوٹل البرٹو میں
ٹھہرے گی چنانچہ وہاں اطلاع کر دی گئی۔ پھر مس جیکی نے اس ٹام جم کے
ساتھ کمرے میں بیٹھ کر جو باتیں کیں وہ بھی سامنے آگئیں۔ ٹام جم کے باہر
آنے کے بعد یہ دو آدمی اس کے پیچھے لگ گئے۔ چنانچہ ان دونوں سمیت
ٹام جم کو کور کر کے یہاں لایا گیا پھر ایک اور آدمی مس جیکی سے ملنے آیا اور
اس نے میک اپ باکس نما سپیشل ٹرانسمیٹر مس جیکی کو دیا۔ اس ٹرانسمیٹر سے

مس جیکی نے اپنے باس سے بات کی تو ٹام جم کی حقیقت بھی سامنے آگئی۔ سپر فائٹر فوراً باہر موجود تھا چنانچہ جیسے ہی وہ آدمی نقشہ کی کاپی لے کر باہر آیا اس سے کاپی حاصل کر لی گئی۔ اس نے مزاحمت کی کوشش کی تو اُسے ختم کر دیا گیا اور مس جیکی کو واپس یہاں لے آیا گیا۔ مس جیکی نے ہوٹل کے کمرے اور باتھ روم میں اپنے آدمی سے جو باتیں کیں اور جو ٹرانسمیٹر کال کی ان سب کا ریکارڈ بھی موجود ہے" ——— میکس نے بڑے سپاٹ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب بولو، جیکی اب تمہارے پاس اپنی صفائی میں کہنے کے لئے کیا رہ گیا ہے!" ——— لارڈ ڈراسن نے ایک بار پھر طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے مس جیکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

جیکی خاموش ہو گئی۔ ظاہر ہے اب اس کے پاس کہنے کے لئے کیا رہ گیا تھا۔ اس کے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہاں لارڈ ہاؤس میں بات چیت ریکارڈ کرنے کا خفیہ نظام موجود ہے اور ہوٹل میں بھی ایسا انتظام موجود ہے ورنہ ظاہر ہے وہ کبھی اس طرح کھل کر بات نہ کرتی۔

"تو تمہارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ ہو بھی نہیں سکتا" ——— لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میکس کو اشارہ کیا کہ وہ اپنی سٹین گن اُسے دے اور جیکی نے آنکھیں بند کر لیں۔ اب موت کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ مرنے کے لئے تیار ہو گئی تھی۔

"ٹھہرو لارڈ۔ اسے قتل مت کرو" ——— اچانک کرنل راک ہیڈ بول اٹھا۔

"کیوں، یہ غدار ہے۔ روسیاہی ایجنٹ ہے۔ اس نے ہمارا پورا مشن سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہ نقشہ روسیاہ کے پاس پہنچ جاتا تو

تمہیں معلوم ہے کہ فان لینڈ میں ہمارا کیا حشر ہوتا" ——— لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے قتل سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے کوئی اور تجویز سوچنی پڑے گی۔ جلدی مت کرو" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب کرنل۔ میں تمہاری بات سمجھا نہیں ہوں" ——— لارڈ ڈراسن نے بُری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لارڈ۔ اس جیکی کے باس کو بہرحال یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہمارے پاس وہ نقشہ موجود ہے اور ٹاشیم دھات فان لینڈ میں موجود ہے۔ اسی طرح ٹام جم اگر واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایجنٹ ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھی یہ علم ہے کہ ہم نے اس نواب سے نقشہ حاصل کیا ہے اور اب ہم ٹاشیم حاصل کرنے جا رہے ہیں۔ اب جیکی کے قتل کے بعد کیا ہوگا، کہ روسیاہی پوری طاقت سے ہم پر ٹوٹ پڑیں گے اور تم جانتے ہو کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک، کس قدر باوسائل ہیں۔ اس لئے بجائے جیکی کو قتل کرنے کے کوئی ایسی تجویز سوچو کہ روسیاہ کو یہ یقین ہو جائے کہ ہماری ساری پلاننگ ہی بنیادی طور پر غلط ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ غلط نقشہ روسیاہی ایجنٹوں تک پہنچا دیا جائے اور ہم اس دوران فان لینڈ کی بجائے کسی اور طرف نکل جائیں اور جب روسیاہی ایجنٹ غلط نقشے کی وجہ سے ٹکریں مار کر رہ جائیں تو ہم خاموشی سے جا کر ٹاشیم حاصل کر لیں" ——— لارڈ راک ہیڈ نے کہا۔

"اوہ، تمہاری بات کسی حد تک درست ہے کرنل۔ واقعی یہ روسیاہی ایجنٹ اب ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑ جائیں گے لیکن اب اس مسئلے

کا کیا حل کیا جائے۔ اب کم از کم جیکی پر تو اعتبار نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی ان روسیاہی ایجنٹوں کو چھوڑا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں اس کا ایک حل آیا ہے کیوں نہ ہم روسیاہ کو ڈاج دینے کے لئے پاکیشیا کو استعمال کریں"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب، کیسے استعمال کریں وضاحت کرو کرنل"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر ہم کسی طرح روسیاہی ایجنٹوں کو یہ یقین دلا دیں کہ جو نقشہ اس پاکیشیا کے نواب سے حاصل ہوا ہے وہ غلط ہے یا فرضی ہے اور اصل نقشہ اس نواب نے کہیں اور چھپا لیا تھا تو نتیجہ یہ ہو گا کہ روسیاہی ایجنٹوں کا رُخ اس نواب کی طرف ہو جائے گا وہ اصل نقشہ حاصل کرنے کے لئے ادھر کا رُخ کرینگے اور ہم انہیں یہ یقین دلا دیں کہ ہمارے آدمی اصل نقشہ حاصل کرنے میں ناکام رہے ہیں تو اس طرح روسیاہی ہمارا پیچھا چھوڑ کر اُدھر متوجہ رہیں گے اور ہم خاموشی سے جا کر ماشیم حاصل کر لیں گے"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا اور لارڈ ڈراسن نے اس طرح سر ہلایا جیسے بات اس کی سمجھ میں آگئی ہو۔

"ٹھیک ہے، تمہاری تجویز قابل غور ہے لیکن اسے قابل عمل بنانے کے لئے اس پر مزید گہرائی میں غور کرنا پڑے گا اور روسیاہی ایجنٹوں کو یقین دلانے کے لئے کوئی اچھوتی تجویز سوچنی پڑے گی"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور پھر اس نے مشین گن واپس میکس کی طرف اچھال دی جسے اس نے پھرتی سے کیچ کر لیا۔

"میکس! تم ان کا خیال رکھو گے اور سپر فائٹرز، تم اپنے مشن پر

پس جاؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر ان میں سے کوئی بھی غلط حرکت کرے تو بیشک لیوں سے اڑا دینا"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے میکس اور سپر فائٹرز سے طب ہو کر کہا اور پھر کرنل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے روازے کی طرف مڑ گیا۔

"عمران نے کمرے کے دروازے پر آہستہ سے دستک دی ۔

"یس" ___ اندر سے مہ جبیں کی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھولا
اور اندر داخل ہو گیا۔ ماہ جبیں بستر پر لیٹی ہوئی تھی لیکن اب اس کی حالت پہلے
کی نسبت بے حد اچھی تھی۔ اس کے چہرے کی سُرخی بحال ہو گئی تھی۔ لیکن چونکہ
اس کے جسم کی ٹوٹی ہوئی ہڈیوں پر پلستر چڑھا ہوا تھا اس لئے وہ بیڈ پر لیٹے
رہنے کے لئے مجبور تھی۔

"یہ آپ کے چہرے پر رونق میرے آنے کی وجہ سے تو پیدا نہیں ہو
گئی" ___ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا اور مہ جبیں
بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ خوبصورت باتیں کرتے ہیں عمران صاحب" ___ ماہ جبیں نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سن کر اس کے چہرے کی سُرخی پہلے
سے کہیں زیادہ بڑھ گئی تھی۔

"اور آپ کی نفسیات کہتی ہے کہ جو خوبصورت باتیں کرتے ہیں وہ خوبصورت
نہیں ہوتے" ___ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں ایک بار
پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"نہیں، خوبصورت دل اور خوبصورت ذہن کے مالک ہی خوبصورت
باتیں کرتے ہیں" ___ ماہ جبیں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دوسرے لفظوں میں آپ نے میری بات کی تائید کر دی۔ بہت خوب
آپ تو واقعی ماہر نفسیات ہیں" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ کیسے عمران صاحب! میں نے تو آپ کی بات کی تردید کر دی ہے"
___ ماہ جبیں نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"کہاں تردید کی ہے۔ میں نے تو کہا تھا کہ خوبصورت باتیں کرنے والے
خوبصورت نہیں ہوتے اور آپ نے کہا کہ ہاں ان کے دل اور ذہن خوبصورت
ہوتے ہیں۔ چہرے کی تو آپ نے بات ہی نہیں کی" ___ عمران نے
روٹھتے ہوئے انداز میں کہا اور ماہ جبیں ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ کی باتیں سن کر مجھے احساس ہوتا ہے کہ شاید میری بجائے آپ
نے نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی ہوئی ہے" ___ ماہ جبیں نے کہا۔

"ارے ارے ابھی مجھے کچھ دن اور با ہوش و حواس رہنے دیں"
___ عمران نے کہا اور ماہ جبیں ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"میں سمجھ گئی آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ یہی ناں کہ نفسیات کی ڈگری رکھنے
والے پاگل ہوتے ہیں یہی بات ہے ناں" ___ ماہ جبیں نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ واقعی آپ نے نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی

کی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ماہ جبیں ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہو گئی۔

"یعنی کہ میں واقعی پاگل ہوں" ـــــ ماہ جبیں نے کہا۔

"ارے، میں نے کب کہا ہے۔ اب آپ اپنے متعلق جو جی چاہے کہتی رہیں۔ البتہ ایک بات بتا دوں آپ سے ملنے والے خود بخود نفسیات میں پی۔ ایچ۔ ڈی ہو جاتے ہیں۔ ہاں" ـــــ عمران نے شرارت بھرے انداز میں آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں نے شرما کر آنکھیں جھکا لیں۔ اس کے چہرے پر گلابی رنگ تیزی سے پھیل گیا تھا۔

"آپ کا بے حد شکریہ عمران صاحب کہ آپ مجھ سے ملنے آجاتے ہیں۔ ورنہ اب اس بھری دنیا میں میرا کوئی نہیں رہا۔ ماں تو پہلے ہی ہم دونوں بہنوں کو چھوڑ کر اللہ میاں کے پاس چلی گئی تھی اور اب باپ اور بہن نے منہ موڑ لئے ہیں" ـــــ ماہ جبیں نے رک رک کر کہا اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہو گئیں۔

"اوہ پلیز ماہ جبیں اس بات کے متعلق مت سوچیں ماں باپ اور بہن گئی ہے تو بھائی تو موجود ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور ماہ جبیں عمران کا فقرہ سن کر بری طرح چونکی۔

"بھ بھ ـــ بھائی" ـــــ ماہ جبیں کی آنکھوں میں حیرت کے ساتھ ساتھ ایک انوکھی چمک ابھر آئی تھی۔

"ہاں۔ آپ ثریا کی ہم عمر ہیں اور میں صرف ثریا کا ہی بھائی نہیں ہوں آپ کا بھی بھائی ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔

اوہ ـــ اوہ آپ کس قدر عظیم ہیں۔ میرے تصور سے بھی زیادہ عظیم۔

ملا۔ آپ میرے بھائی ہیں اور جس کا آپ جیسا بھائی موجود ہو وہ واقعی اکیلی نہیں۔ عمران صاحب یقین کریں آپ کے اس فقرے نے میرے دل میں زندگی پیدا کر دی ہے مجھے آپ جیسے بھائی پر فخر ہے" ـــــ ماہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر ایک انوکھی چمک نظر آنے لگ گئی تھی۔

"یہ فخر والی بات اس وقت تک رہنے دیں جب تک آپ ثریا سے نہ مل لیں۔ اس سے ملنے کے بعد آپ کو پتہ چلے گا کہ وہ بیچاری مجھ سے کتنی تنگ ہے۔ فی الحال مجھے یہ بتائیں کہ آپ کے ابو کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس میں ٹاشیم دھات کا ٹکڑا نگینہ کی طرح جڑا ہوا تھا۔ وہ انگوٹھی کہاں ہے" ـــــ عمران نے بات کا رخ بدلتے ہوئے کہا۔

"انگوٹھی ـــ اوہ ابو نے وہ انگوٹھی لاکر میں رکھوا دی تھی۔ انٹرنیشنل بنک میں ان کا لاکر ہے" ـــــ ماہ جبیں نے چونک کر جواب دیا۔

"آپ کو لاکر کے نمبر کا علم ہے؟" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"نہیں مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ انگوٹھی لاکر میں رکھی گئی ہے۔ میں نے ابو سے ایک بار پوچھا تھا تو انہوں نے خود بتایا تھا کہ جب سے اس کی اصل حقیقت سامنے آئی ہے انہوں نے اسے حفاظت کی غرض سے لاکر میں رکھ دیا ہے اور مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ انٹرنیشنل بنک میں ہی ان کا اکاؤنٹ ہے اور وہیں ان کا لاکر ہے۔ باقی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے" ـــــ ماہ جبیں نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے میں چیک کر لوں گا۔ اچھا اب اجازت دیں ورنہ ڈاکٹر فاروقی مجھے گردن سے پکڑ کر باہر نکال دے گا۔ پہلے ہی اس نے کہہ دیا

تھا کہ میں آپ سے زیادہ باتیں نہ کروں" ____ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کا کچھ پتہ چلا عمران صاحب، جنہوں نے ہم پر یہ ظلم کیا ہے" ____ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں تاکہ انہیں آپ کے قدموں میں لا کر ڈالا جائے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اور ماہ جبیں کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

عمران کی کار انتہائی تیزی سے انٹرنیشنل بنک کی طرف بڑھی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بنک کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ بنک کی شاندار عمارت کے بیرونی برآمدے کے ایک کونے میں تین ٹیلی فون بوتھ موجود تھے۔ عمران مین گیٹ کی طرف بڑھنے کی بجائے ایک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سکے ڈالے اور پھر سر سلطان کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ____ سر سلطان کے پی اے کی باوقار آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان سے بات کرائیں" ____ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ایک سیکنڈ" دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو سلطان بول رہا ہوں" ____

"میں عمران بول رہا ہوں سر سلطان! انٹرنیشنل بنک کے ایک پبلک

... توڑ سے۔ میں نے نواب شان الدولہ کا ایک لاکر کھلوا کر اس میں سے کچھ چیزیں لینی ہیں۔ آپ سرکاری حیثیت سے جنرل منیجر کو کہہ دیں۔ یہ بنک کے لوگ ہیں شاید ایکسٹو سے واقف نہ ہوں اور مجھے ذرا جلدی ہے" ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں سمجھ گیا ہوں میں ابھی فون کر دیتا ہے" ____ سر سلطان نے کہا اور عمران نے تھینک یو کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ وہ اگر چاہتا تو سر سلطان یا رحمٰن کی آواز میں خود ہی جنرل منیجر سے بات کر لیتا لیکن اسے معلوم تھا کہ بنک کے لوگ لاکرز کے سلسلے میں بے حد محتاط ہوتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جوابی فون کر کے کال کی تصدیق کریں اس لئے اس نے سر سلطان سے بات کی تھی۔ رسیور رکھ کر وہ فون بوتھ سے نکلا اور اطمینان سے چلتا ہوا بنک کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ بنک کا ہال بے حد وسیع و عریض تھا اور وہاں ہر کاؤنٹر پر خاصا رش نظر آ رہا تھا ایک سائیڈ پر افیسران کے کیبن تھے۔ عمران چند لمحے تو ہال میں موجود لوگوں کو دیکھتا رہا۔ اس کا مقصد کچھ وقت گزارنا تھا تاکہ سر سلطان جنرل منیجر سے بات کر لیں۔ پھر وہ اطمینان سے چلتا ہوا جنرل منیجر کے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ کیبن اندر سے بند تھا اور باہر ایک باوردی چپڑاسی بڑے مستعد انداز میں کھڑا تھا۔ لیکن جیسے ہی عمران اس کے قریب پہنچا اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں نہ صرف اسے سلام کیا بلکہ ہاتھ بڑھا کر دروازہ بھی کھول دیا اور عمران اسے حیرت سے دیکھتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ وہ شاید سوچ رہا تھا کہ چپڑاسی نے اسے روکنے کی بجائے بغیر کچھ پوچھے اندر کیسے جانے دیا لیکن اندر داخل ہوتے ہی وہ صورت حال سمجھ گیا۔ اندر ایک اور کمرہ تھا جس میں ایک طرف کاؤنٹر

کے پیچھے ایک لیڈی سیکرٹری بیٹھی ہوئی تھی اور سامنے صوفوں پر کئی افر
موجود تھے ۔ کاؤنٹر کے ساتھ ہی ایک اور دروازہ تھا۔ عمران جیسے ہی اند
داخل ہوا۔ اُسی لمحے وہ دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں بیگ
اٹھائے اندر سے باہر نکلا۔

"ریاض صاحب! آپ تشریف لے جائیں" ـــــ لیڈی سیکرٹ
نے صوفے کے دوسرے کنارے پر بیٹھے ہوئے ایک نوجوان سے مخا
ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ ریاض صاحب اٹھ کر دروازے کی طرف
بڑھتے عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس سے پہلے ہی دروازے تک پہنچ
گیا۔

"ارے آپ!" ـــــ لیڈی سیکرٹری نے چونک کر اسے روکنا چاہا لیکن
اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا عمران اندر پہنچ بھی چکا تھا۔ یہ ایک خ
شاندار دفتر تھا جس کی بڑی سی میز پر کاغذات اور فائلوں کا ایک ڈھیر س
ہوا تھا اور میز کے پیچھے ایک گنجے سر اور آتشی شیشوں والی عینک پہنے
ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"سر سلطان نے آپ کو فون کیا ہو گا" ـــــ عمران نے اندر داخل
ہوتے ہی کہا۔

"اوہ آپ ـــــ جی ہاں ابھی چند لمحے پہلے فون آیا ہے" ـــــ ادھیڑ
عمر آدمی نے باقاعدہ اٹھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ
بڑھا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور
مصافحہ کر کے ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے یہ سرکاری آدمی ہیں" ـــــ جنرل مینجر نے انٹرکام کا
رسیور اٹھا کر قدرے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اور عمران سمجھ
گیا کہ یہ کال لیڈی سیکرٹری کی طرف سے کی گئی ہو گی۔ اس نے انٹرکام پر
جلنے والا بلب دیکھ لیا تھا ایسے انٹرکاموں پر کال کی نشاندہی کے لئے گھنٹی
کی بجائے بلب جلتے تھے تاکہ شور کم سے کم ہو۔

"میں نے کال ملتے ہی آرڈرز دے دیئے ہیں۔ نواب صاحب کے
لاکر کا نمبر اور سپیشل چابی ابھی پہنچ جاتی ہے" ـــــ جنرل مینجر نے مؤدبانہ
انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور واقعی اس کی بات ختم ہوتے ہی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر
آدمی اندر داخل ہوا۔

"سر! یہ لاکر کی چابی" ـــــ آنے والے نے بڑے مؤدبانہ انداز
میں ایک چابی جس کے ساتھ ایک لوہے کا ٹکڑہ تار کے ساتھ بندھا ہوا تھا
جنرل مینجر کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ لاکر چیک کرنے سے پہلے کچھ پینا پسند فرمائیں گے یا بعد میں"
ـــــ جنرل مینجر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہ پہلے نہ بعد میں" ـــــ عمران نے بڑے روکھے سے لہجے میں
جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر آنے والے
کے ہاتھ سے چابی تھام لی۔

"محمود صاحب! آپ عمران صاحب کی سپیشل روم تک رہنمائی کریں
اور اس لاکر سے یہ کچھ بھی لینا چاہیں انہیں لے جانے دیں اور سنو اوپر والوں
کا حکم ہے کہ اس کا کہیں اندراج بھی نہ کیا جائے۔ جنرل مینجر نے آنے والے

سے کہا اور آنے والا حیرت سے جنرل منیجر کو دیکھنے لگا۔

"مگر جناب یہ کیسے ممکن ہے۔ بنک قواعد کے مطابق"...... محمود صاحب نے حیرت بھرے انداز میں احتجاجاً کہنا شروع کیا ہی تھا۔

"محمود صاحب، یہ سیکرٹری وزارت خارجہ صاحب کا حکم ہے۔ سمجھے اور جب اس لیول کا حکم ہو تو بنک قواعد صرف کتابوں تک ہی محدود رہ جاتے ہیں۔ جائیے اور عمران صاحب کی رہنمائی کیجئے"—— جنرل منیجر نے انتہائی کرخت لہجے میں محمود سے کہا اور محمود صاحب نے سر ہلا دیا۔ اور عمران اس کے ساتھ کیبن سے نکلا اور پھر لاکرز روم میں پہنچ گیا۔ اس وقت وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہا تھا۔ حالانکہ اس کی طبیعت کی مچلی تھی لیکن اُسے اپنے وقت کا احساس تھا۔ محمود صاحب عمران کو لاکر تک پہنچا کر خود باہر چلے گئے اور عمران نے لاکر کھولا۔ یہ خاصا بڑا لاکر تھا۔ عام سائز کے لاکروں سے کہیں بڑا۔ اور پھر لاکر کھولتے ہی عمران کی آنکھیں پھیل گئیں۔ لاکر انتہائی قیمتی جواہرات اور غیر ملکی بھاری کرنسی سے بھرا ہوا تھا اور میں جائیداد کے کاغذات بھی تھے اور ایک طرف کاغذ میں لپٹی ہوئی انگوٹھی بھی اُسے مل گئی جس کی وجہ سے یہ سارا طوفان قتل و غارت اٹھا تھا۔ عمران نے ویسے ہی لاکر میں موجود کاغذات کو دیکھنا شروع کر دیا اور پھر اچانک وہ اُچھل پڑا۔ ایک لفافے کے اندر سے ایک نقشہ اور اس کے ساتھ نواب شان الدولہ کے ہاتھ کے تحریر کردہ کئی کاغذات بھی موجود تھے۔ عمران چند لمحے نقشے کو غور سے دیکھتا رہا اور پھر اس نے ان کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ کاغذات میں نواب شان الدولہ نے لکھا تھا کہ ٹاشیم دھات کی دستیابی کا اصل نقشہ وہ حفاظت کی غرض سے اس لاکر میں رکھ رہے ہیں لو

نکہ انہیں خطرہ ہے کہ اخبار میں اس دھات سے متعلق خبر چھپنے کے بعد ایکریمیا وسیاہی ایجنٹ اس راز کے حصول کے لئے ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے انہوں نے انہیں ڈاج دینے کے لئے ایک فرضی نقشہ اپنی ڈائری میں بنا دیا ہے جب کہ اصل نقشہ وہ لاکر میں رکھ رہے ہیں۔ ان کاغذات میں انہوں نے یہ بھی لکھا کہ اپنی دونوں بیٹیوں کی شادی کے بعد وہ خود ایک ٹیم لے کر فان لینڈ جائیں گے اور پھر وہاں سے ٹاشیم حاصل کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے نقشے کے بارے میں مزید وضاحتیں درج کی تھیں۔

"ہوں، تو نواب شان الدولہ نے ڈبل کھیل کھیلا تھا"—— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر نقشہ اور اس کے ساتھ موجود کاغذات اور وہ انگوٹھی اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈالی۔ لاکر کو بند کیا اور چابی محمود صاحب کو دے کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بنک سے باہر آ گیا۔ لاکر سے ملنے والے نقشے اور کاغذات نے ساری صورت حال کو یکسر بدل کر رکھ دیا تھا۔ اب اُسے لارڈ ڈنکن کے پاس جانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ اب وہ جب بھی چاہے اطمینان سے جا کر یہ دھات حاصل کر سکتا تھا۔ اس نے اب تک اس دھات کے بارے میں صرف باتیں ہی سنی تھیں۔ سرداور کے پاس بھی یہ دھات نہ تھی۔ اس لئے لاکر سے نکلنے والی انگوٹھی دیکھ کر اسے پہلی بار اس دھات کی شکل دکھائی دی تھی لیکن لاکر روم میں قدرے اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ اُسے بغور نہ دیکھ سکا۔ لیکن پارکنگ میں آ کر اس نے جیب سے اُسے نکالا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر کافی دیر تک اُسے غور سے دیکھتا رہا پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے انگوٹھی جیب میں رکھی اور کار پارکنگ سے باہر نکالی اور سے سڑک پر لا کر اس نے اس کا رخ سرداور کی لیبارٹری کی طرف موڑ دیا

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سرداور کے دفتر میں موجود تھا۔

"آپ نے اس سے پہلے ٹاشیم کی دھات کو دیکھا ہوا ہے" —— عم
نے پوچھا۔

"ہاں، کئی بار دیکھا ہے۔ کیوں" —— سرداور نے حیرت بھرے اند
میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے جیب سے وہ انگوٹھی نک
اور سرداور کی طرف بڑھا دی۔

"دیکھئے، کیا یہی ٹاشیم دھات ہے" —— عمران نے بڑے سنجی
لہجے میں کہا۔

"اوہ، اتنا بڑا ٹکڑا" —— سرداور انگوٹھی میں فٹ دھات کے ٹکڑ
کو دیکھ کر اس طرح حیرت زدہ آواز میں بولے جیسے انگوٹھی پر دھات کے
ٹکڑے کی بجائے سات بادشاہوں کے خزانے کو اکٹھا کر کے فٹ کر دیا گیا
"ہاں بالکل۔ یہی ٹاشیم ہے اور میرے خیال میں تو ہمارے لئے ابتد
تحقیقات کے لئے اتنا ٹکڑا ہی کافی ہے" —— سرداور نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"تو آپ کو مکمل یقین ہے کہ یہ واقعی ٹاشیم ہے" —— عمران نے انتہ
سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ تمہیں اس میں شک ہے۔ یہ سو فیصد ٹاشیم ہے۔ تم نے
اس کے اندر حرکت کرتی ہوئی لہریں دیکھی ہیں۔ یہی ٹاشیم کی واحد نشانی ہے
—— سرداور نے چونک کر عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اس سے پہلے ٹاشیم کو کبھی نہیں دیکھا۔ صرف اس کے متعلق پڑ
ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ ٹاشیم نہیں ہے" —— عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ

"نہیں۔ تمہارا خیال بالکل غلط ہے۔ یہ واقعی ٹاشیم ہے مگر میں نے اتنا
بڑا ٹکڑا اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے لیکن بہرحال میری آنکھیں دھوکہ نہیں
کھا سکتیں" —— سرداور نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں اب آپ کو ریٹائر ہو کر کسی اور کے لئے یہ جگہ خالی کر
دینی چاہیئے" —— عمران نے کہا۔ اور سرداور کے چہرے پر یکلخت غصے
کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"تم میرے علم کو چیلنج کر رہے ہو عمران۔ تم جانتے ہو کہ میں نے زندگی
میں کبھی فخر نہیں کیا لیکن میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے تجربے اور علم
جیسا حامل سائنسدان اس وقت روسیاہ اور ایکریمیا کے پاس بھی نہیں ہے"
—— سرداور نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"آپ کا دعویٰ درست ہے۔ اس لئے تو آپ اب تک اس سیٹ پر
موجود ہیں لیکن ......" عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

"لیکن کیا" —— سرداور نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب تو آپ کو غصہ زیادہ آنے لگ گیا ہے اور جسے غصہ زیادہ
آنے لگ جائے اسے اعصابی مریض کہتے ہیں اور اعصابی مریض کے لئے
ریٹائرمنٹ بے حد ضروری ہو جاتی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا۔

"اب بات مت بدلو۔ مجھے معلوم ہے کہ سائنس میں تمہارا علم بے حد وسیع
ہے اور بعض اوقات تم مجھے بھی حیران کر دیتے ہو لیکن اگر تم علی عمران ہو تو
میرا نام بھی داور ہے" —— سرداور کے لہجے میں ابھی تک غصہ موجود تھا۔

"صرف داور نہیں جناب سرداور یعنی ڈبل سر۔ ایک تو آپ کا اپنا اور

دوسرا حکومت کی طرف سے عطا کردہ۔ بہرحال ایک سروالا، علی عمران گزارش کرتا ہے کہ آپ اپنے دونوں سروں کو بیک وقت کام میں لیتے ہوئے اس دھات پر دوبارہ غور فرمائیں۔ جہاں تک میرا کتابی علم کہتا ہے کہ ٹاشیم دھات میں حرکت کرنے والی لہریں مقناطیسی لہروں کی طرح شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں۔ جب کہ اس انگوٹھی کے نگینے میں جو چیز موجود ہے اس کے اندر جو لہریں حرکت کر رہی ہیں وہ شرقاً غرباً ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تو سرداور بری طرح چونک پڑے۔ ان کے چہرے پر یکلخت شدید حیرت کے آثار نمودار ہوئے اور انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی انگوٹھی کو ٹیبل لیمپ کی تیز روشنی میں کر کے بغور دیکھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ لہریں واقعی شرقاً غرباً حرکت کر رہی ہیں لیکن تم نے یہ بات کہاں پڑھی ہے کہ ٹاشیم کی لہریں شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں"۔۔۔۔ سرداور نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ٹاشیم دھات پر سب سے پہلا تجربہ ڈاکٹر ادنلم نے کیا تھا اور انہوں نے اس پر جو مقالہ لکھا تھا وہ آج سے آٹھ سال قبل انٹرنیشنل سائنس کانگریس میں پڑھا گیا تھا جس پر انہیں نوبل انعام کے لئے نامزد کیا گیا تھا لیکن بعد میں انہیں نوبل انعام نہ ملا۔ بہرحال یہ علیحدہ موضوع ہے کہ انہیں نوبل انعام کیوں نہ ملا لیکن مجھے یاد ہے کہ اس مقالے میں انہوں نے اس بات کا اشارہ کیا تھا کہ یہ لہریں مقناطیسی لہروں کی طرح حرکت کرتی ہیں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے بھی وہ مقالہ پڑھا ہے لیکن میرا خیال ہے یہ بات اس میں شامل نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بعد یہ بات کسی اور تحقیق میں سامنے آئی ہے"

سرداور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ مقالہ پڑھنے کے بعد میں پورے چھ مہینے تک روزانہ ایک کلو بادام کی گریاں کھاتا رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن سرداور کے چہرے پر شدید الجھن نمایاں تھی۔ انہوں نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر!"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مس رقیہ، لائبریری میں سر اونلم کا مقالہ ٹاشیم کے بارے میں تھا جو اٹھائیسویں انٹرنیشنل سائنس کانگریس میں پڑھا گیا تھا۔ وہ لے کر فوراً میرے دفتر آ جائیں"۔۔۔۔ سرداور نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا وہ ایک بار پھر انگوٹھی کو غور سے دیکھ رہے تھے اور عمران دل ہی دل میں یا حیی یا قیوم کا ورد کر رہا تھا کہ مقالے میں واقعی یہ بات موجود ہو کیونکہ اسے بھی معمولی سا یاد تھا کہ ایسی بات مقالے میں موجود تھی لیکن پوری طرح یقین اسے بھی نہ تھا۔ مقالہ پڑھے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا اور اس کے بعد اسے دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہ پڑی تھی۔ اس نے تو یہ بات اس لئے کی تھی کہ سرداور کا یہ مخصوص فیلڈ ہے اس لئے لازماً انہیں معلوم ہو گا لیکن اب اگر واقعی ڈاکٹر ادنلم کے مقالے میں یہ فقرہ موجود نہ ہوا تو پھر سرداور نے اس کا جو حشر کرنا ہے اس کا اسے اچھی طرح اندازہ تھا۔

"چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر عورت ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"سر یہ مقالہ"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر عورت نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس پر دستخط کر دیجئے"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر عورت نے مقالہ دینے کے

بعد چیٹ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں۔ آپ یہاں تشریف رکھیں ——— صرف ایک بات چیک کرنی ہے۔ پھر آپ اسے واپس لے جائیں" ——— سرداور نے کہا اور اُدھیڑ عمر عورت سر ہلاتی ہوئی پیچھے ہٹی اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئی۔

"دیکھو! کہاں ہے یہ بات" ——— ؟ سرداور نے مقالے پر مبنی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے ایک بار پھر یا حیّی یا قیّوم کا ورد کرتے ہوئے فائل اٹھالی اور پھر اسے اندازہ سے کھول کر دیکھنے لگا۔ مقالہ بےحد ضخیم تھا۔ کافی دیر تک صفحے پلٹنے کے بعد اس کی نظریں ایک جگہ جم گئیں اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کے آثار اُبھر آئے۔

"یہ دیکھیے!" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے فائل سرداور کی طرف بڑھا دی اور دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس قدر ضخیم مقالہ میں سے اتنی جلدی اس کی مطلوبہ چیز مل جانے پر وہ شکر بھی ادا کر رہا تھا اور ساتھ ہی وہ اسے اللہ تعالیٰ کے اسمِ اعظم یا حیّی یا قیّوم کی برکت گر۔ان رہا تھا۔ کیونکہ پہلے بھی سینکڑوں ہزاروں بار وہ اس اسمِ اعظم کی برکتوں سے فیض اٹھا چکا تھا۔ بڑے بڑے کٹھن اور مشکل مقامات اس نے صرف اس اسمِ اعظم کی برکت سے انتہائی حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین انداز میں پار کر لئے تھے یہی وجہ تھی کہ جب وہ کسی سخت مشکل میں پڑتا تو اس کا دل خود بخود اللہ تعالیٰ کے اس اسمِ اعظم کا وِرد کرنا شروع کر دیتا تھا۔

"تمہاری یادداشت واقعی مجھ سے بہتر ہے عمران!" ——— مقالہ میں یہ بات درج ہے کہ ٹاشیم کی لہریں شمالاً جنوباً حرکت کرتی ہیں اور ان میں موجود مقناطیسی

ٹی کی اصل بنیاد بھی یہی ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ یہ بات میرے ذہن سے کیسے محو ہوگئی" ——— سرداور نے ایک طویل سانس لے کر قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی بات نہیں سرداور۔ اگر میں نے بھی چھ ماہ تک ایک کلو بادام کی گریاں نہ کھائی ہوتیں تو یقیناً مجھے بھی یہ بات یاد نہ رہتی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سرداور نے ہنستے ہوئے فائل ادھیڑ عمر عورت کی طرف بڑھا دی۔

"یہ لیجیے، اسے واپس لے جائیے" ——— سرداور نے خشک لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر عورت نے یس سر کہہ کر فائل لی اور دروازے کی طرف مڑ گئی، لیکن وہ جن نظروں سے عمران اور سرداور کو دیکھ رہی تھی اس کے اس انداز پر عمران مسکرا دیا کیونکہ وہ اس ادھیڑ عمر لائبریرین کی حیرت کی وجہ جانتا تھا اس نے شاید زندگی میں پہلی بار سرداور جیسے خشک ترین آدمی کو ہنستے اور مسکراتے دیکھا تھا۔

"ڈاکٹر اولم نے ٹاشیم کا بڑا تفصیلی تجزیہ کیا ہے اور اسی تجزیے نے ٹاشیم کی آج خلائی سائنس میں یہ حیثیت دلائی ہے لیکن اب سوچنا یہ ہے کہ یہ دھات جسے ہم ٹاشیم سمجھ رہے تھے کیا چیز ہے" ——— سرداور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ ٹاشیم گروپ کی ہی کوئی نئی دھات ہو" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف لہروں کی سمتوں کا فرق ہے ورنہ یہ ہر لحاظ سے ٹاشیم ہی ہے ہو۔ اوہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں نے اس بارے میں کہیں پڑھا ہے" ———

اچانک سرداور نے ایک ہاتھ ماتھے پر رکھتے ہوئے چونک کر کہا۔ ان کی فراخ اور ابھری ہوئی پیشانی پر بے شمار آڑی ترچھی لکیریں نمودار ہو گئی تھی۔

"پکی روٹی میں پڑھا ہو گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو۔ پکی روٹی کیا مطلب" ——— سرداور عمران کی بات سن کر بری طرح چونک پڑے۔

"آپ کے زمانے میں شاید یہ علم کا ابتدائی قاعدہ تھا۔ پکی روٹی اور اس کے بعد گلستان بوستان کا سبق شروع ہو جاتا تھا" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سرداور نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ پکی روٹی کا سبق میں نے اپنی دادی اماں سے پڑھا تھا" ——— سرداور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ دادی صاحبہ سے۔ پھر تو کچھ زیادہ ہی پک گئی ہو گی روٹی" ——— عمران نے جواب دیا اور سرداور قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"ارے ہاں۔ اوہ سامنے کی بات ہے۔ اوہ مجھے یاد آگیا ویسے تم شاید درست کہہ رہے تھے کہ اب واقعی مجھے ریٹائر ہو جانا چاہیئے۔ اگر میری یادداشت کا یہی حال رہا تو مجھے لازماً اس پر سوچنا پڑے گا" ——— سرداور نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے، وہ تو میں مذاق کر رہا تھا۔ ابھی آپ کی ریٹائرمنٹ کی عمر کہاں۔ ابھی تو سفید مونچھیں دوبارہ کالی ہونی شروع ہوئی ہیں" ——— عمران نے کہا اور سرداور قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے انٹر کام کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے اسی ادھیڑ عمر عورت کی آواز سنائی دی۔

"مس رقیہ" ——— ڈاکٹر افضل مرحوم کا وہ غیر مکمل شدہ مقالہ لے آئیے۔ الماری نمبر بارہ میں ہو گا" ——— سرداور نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور سرداور نے رسیور رکھ دیا۔

"اب مجھے یاد آگیا ہے کہ ڈاکٹر افضل مرحوم ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو جانے سے قبل اے ٹی ٹکس ریز پر کام کر رہے تھے اور ان کی اچانک موت کے بعد وہ ادھورا مقالہ میں نے بھی پڑھا تھا کہ اگر ہو سکے تو اس کو کسی اور سے مکمل کرایا جائے لیکن انہوں نے کوئی ریفرنس ہی نہ لکھا تھا اور ویسے بھی یہ باقاعدہ مقالہ نہ تھا بلکہ صرف پوائنٹس تھے۔ شاید پوائنٹس کی تکمیل کے بعد وہ باقاعدہ مقالہ لکھتے اور ان میں سے ایک پوائنٹ میں انہوں نے لکھا تھا کہ اے ٹی ٹکس ریز کو مصنوعی طور پر جیرام دھات میں محفوظ کیا جا سکتا ہے اور جیرام دھات میں پابند ہونے کے باوجود اے ٹی ٹکس ریز حرکت کرتی رہتی ہیں لیکن ان کی حرکت چونکہ اینٹی میگنٹ ہو جاتی ہیں اس لئے اے ٹی ٹکس ریز آئندہ کے لئے ناقابل استعمال ہو جاتی ہیں" ——— سرداور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران ان کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور وہی ادھیڑ عمر عورت ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی۔

"اس کی رسید لے لیجئے" ——— سرداور نے فائل لیتے ہوئے کہا اور مس رقیہ نے سر ہلاتے ہوئے ایک چٹ ان کی طرف بڑھا دی۔ جس پر سرداور نے دستخط کئے اور مس رقیہ واپس چلی گئی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اب اس کی پیشانی پر سوچ کی شکنیں ابھر آئی تھیں۔ سرداور نے فائل کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے لگے یہ ٹائپ شدہ مسودہ تھا۔ کافی دیر تک وہ

ورق پلٹتے رہے اور پھر ایک جگہ ان کی نظریں جم گئیں۔

"یہ دیکھو، یہ پوائنٹ"۔۔۔ سرداور نے فائل گھما کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران فائل پر جھک گیا۔

"ٹھیک ہے سرداور لیکن یہ تو مصنوعی نہیں ہے یہ تو قدرتی ہے اس لئے میرے خیال میں یہ پوائنٹ اس پر لاگو نہیں ہو سکتا"۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے عمران۔ لیکن تم نے شاید غور نہیں کیا کہ جیرام دھات بالکل اسی طرح شفاف ہوتی ہے اور اس میں شرقاً غرباً قدرتی طور پر نالیاں بنی ہوتی ہیں"۔۔۔ سرداور نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ میں سمجھ گیا۔ آپ کا مطلب ہے کہ یہ ٹکڑا ٹاشیم کی بجائے جیرام دھات کا ہے۔ لیکن یہ جیرام فاسفورس کی کانوں میں موجود ہے اس لئے یہ چمک اور لہریں اس فاسفورس کے دباؤ کی وجہ سے ہیں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم نے مجھ سے زیادہ گہرائی میں سوچ لیا ہے لیکن ٹھہرو اس کا فیصلہ ابھی ہو سکتا ہے کہ کیا اس میں چمک فاسفورس کی ہے یا توانائی کی لہروں کی ہے"۔۔۔ سرداور نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یعنی"۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ سمجھ نہ سکا تھا کہ سرداور کس طرح چیک کرنا چاہتے ہیں۔

"کاسک ریز سے ابھی سب کچھ سامنے آجائے گا۔ ایک منٹ انتظار کرو میں آرہا ہوں"۔۔۔ سرداور نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سرداور واپس آئے

[illegible]کی آنکھوں میں چمک تھی۔

"تمہارا آئیڈیا درست نکلا عمران یہ واقعی جیرام ہے اور اس میں چمک [illegible]لہریں فاسفورس کے دباؤ زدہ ذرات کی بنا پر ہیں۔ یہ دیکھو اب اس کی [illegible]اور یہ لیبارٹری رپورٹ"۔۔۔ سرداور نے کہا اور رانگوٹھی عمران [illegible] بڑھا دی۔ اس میں واقعی چمک اور لہریں غائب ہو گئی تھیں اور [illegible] نالیاں سی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نے کمپیوٹر رزلٹ لیبارٹری [illegible] اٹھایا اور اسے غور سے دیکھنے لگا پھر اس نے ایک طویل سانس لی۔

"یعنی یہ بات تو طے ہو گئی کہ یہ ٹاشیم نہیں جیرام ہے"۔۔۔ عمران [illegible]۔

"ہاں ویسے اچھا ہوا کہ یہ بات ابتدا میں ہی طے ہو گئی"۔۔۔ سرداور [illegible] سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے سرداور۔ اب مجھے اجازت دیجئے"۔۔۔ عمران نے کہا اور [illegible]پھر سرداور سے مصافحہ کر کے وہ تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

ٹام جم جیکی سے مل کر ہوٹل البرٹو سے باہر آیا اور پھر ابھی
میں بیٹھتے ہی لگا تھا کہ اچانک اس کے سر پر عقب سے وار کیا گیا۔ یہ ضرب
قدر شدید تھی کہ ٹام جم سنبھل ہی نہ سکا تھا اور اس کے ذہن میں یکلخت اند
گیا تھا ورنہ عام حالات میں ٹام جم خاصا پھرتیلا اور مضبوط اعصاب کا مالک
لیکن ضرب کی شدت نے جیسے اس کی کھوپڑی ہی پھاڑ دی تھی اور جب
ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو اس ہال میں ستون کے ساتھ بندھے ہو
اس کا سر اب بھی درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا لیکن ہوش میں آنے
بعد اس نے اپنی قوتِ ارادی کی بنا پر اپنے آپ کو خاصا سنبھالا دے
اُسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے علاوہ دو اور آدمیوں کو بھی
سے بندھا ہوا دیکھا تھا لیکن وہ دونوں ہی بیہوش تھے اور پھر انہیں بھی
آہستہ ہوش آ گیا تھا۔ ٹام جم ہوش میں آنے کے باوجود یہ نہ سمجھ سکا تھا
کہاں ہے اور اسے کس لئے بیہوش کر کے لایا گیا ہے گو اس وقت

مشین گن سمیت ہال میں موجود تھا لیکن ٹام جم اُسے پہچانتا نہ تھا اور
نے اس سے سوال بھی کیا لیکن اس نے اسے بُری طرح جھڑک دیا
اس لئے ٹام جم خاموش ہو گیا اور اس کے بعد جب جیکی کو وہاں لا کر باندھا
اس کی الجھن مزید بڑھ گئی۔ لیکن اس کے بعد لارڈ ڈراسن کی آمد کے بعد
ہوئی اس سے ساری صورت حال واضح ہو گئی تھی اور کرنل راک ہیڈ
کے بعد سے فوری طور پر احساس ہو گیا تھا کہ کرنل راک ہیڈ واقعی
ذہین آدمی ہے اور اگر ایکسٹو کو اصل صورت حال کا علم نہ ہوا
کے لئے خاصی خطرناک صورت حال پیدا ہو جائے گی چنانچہ اس
طور پر یہاں سے فرار ہونے کا سوچنا شروع کر دیا لیکن اس کے
ستون کی پشت پر لے جا کر اس طرح باندھے گئے تھے کہ وہ اپنے
کو معمولی سی حرکت بھی نہ دے سکتا تھا۔ لارڈ ڈراسن کے جانے کے
اور اس کے وہ ساتھی جو روسیاہی ایجنٹ تھے خاموش کھڑے
تھے جب کہ میکس ہاتھ میں مشین گن پکڑے بڑے اطمینان سے دروازے
قریب رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کی نظریں ان چاروں پر
تھیں اور ٹام جم کو اچھی طرح معلوم تھا کہ جو کچھ ہونا چاہیے جلد از جلد
چاہیے۔ کیونکہ لارڈ ڈراسن شاید انہیں زیادہ وقت نہ دے۔

"مسٹر میکس۔ کیا پانی مل سکتا ہے" ——— ٹام جم نے اچانک میکس کی
دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں اب تمہیں پانی کی بجائے موت کا پیالہ پینا پڑے گا بس چند لمحے
ہیں" ——— میکس نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"صحیح تمہارا داؤ لگ گیا ہے میکس۔ لیکن تمہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وقت

"تمہیں بھی دھوکہ دے سکتا ہے" ـــــ جیکی نے کہا اور میکس ہنس پڑا
"تمہارے خوبصورت جسم میں مشین گن کا برسٹ مارتے ہوئے ب
حقیقی خوشی ہو گی جیکی ۔ کیونکہ تم نے مجھے ہمیشہ تڑپایا ۔ تم باس کے
کسی پر نظریں ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتی تھیں" ـــــ میکس نے دانت
نکالتے ہوئے کہا۔

ٹام جم اس دوران اپنی انگلیوں کو حرکت دینے میں لگا رہا لیکن گا
ایسے انداز میں بندھی ہوئی تھی کہ اس کی انگلیاں بھی بمشکل حرکت کر رہی
اس کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ وہ اس سچوئیشن کو کیسے کنٹرول کرے کہ اچانک
کے درد کرتے ہوئے ذہن میں ایک آئیڈیا ابھرا ۔ گو آئیڈیا تو لگتا ہر
رسکی تھا لیکن اب جب کہ موت سامنے نظر آ رہی تھی ۔ رسک سے
چارہ ہی نہ تھا اس لئے اس نے یکلخت سانس روکا ۔ آنکھیں بند ک
چہرے پر ایسے تاثرات پیدا کئے کہ جیسے وہ بے ہوش ہو رہا ہو
کے ساتھ ہی وہ ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح فرش پر بیٹھتا چلا
"پپ پپ پانی" ـــــ اس نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"ارے ارے کیا ہو رہا ہے تمہیں ۔ اوہ تم تو واقعی پانی کے بغیر د
اور شاید باس تم سے کام لینا چاہے" ـــــ میکس نے اٹھتے ہوئے
پھر وہ دوڑتا ہوا ہال کے ایک کونے کی طرف بڑھ گیا ۔ ٹام جم اب
پر بیٹھ چکا تھا ۔ گول ستون سے اس کے بازو بھی لٹکتے ہوئے نیچے
تھے ۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور چہرہ اس طرح بگڑا ہوا تھا جیسے
وہ بیہوش ہو رہا ہو اور پھر چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آ
سنائی دی۔

"یہ لو ٹھہرو میں پانی تمہارے منہ میں ڈالتا ہوں" میکس نے نیچے بیٹھتے ہوئے
کہا۔ اس نے ایک ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑا ہوا تھا کہ یکلخت ٹام جم بجلی
کی سی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا ، اور پھر اس سے پہلے کہ میکس اس کے اس
طرح اٹھ جانے پر چونکتا ۔ یکلخت ٹام جم کا نچلا جسم تیزی سے اوپر کو اچھلا
اور اس کی دونوں ٹانگیں میکس کی گردن میں کسی قینچی کی طرح فٹ ہو گئیں میکس
نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی ٹانگوں پر کلائیاں مارنی چاہیں لیکن ٹام جم نے
اپنے جسم کو ایک جھٹکے سے ستون کی طرف واپس کھینچا چونکہ اس کی ٹانگوں میں
میکس کی گردن پھنسی ہوئی تھی اور اس کا سر آگے کی طرف تھا اس لئے اچانک
اپنے جسم کو ستون کی طرف کھینچنے کی وجہ سے میکس کا سر ایک دھماکے سے
ستون سے ٹکرایا اسی لمحے ٹام جم نے جسم کو ایک جھٹکے سے پیچھے کیا اور ایک بار
پھر واپس ستون کی طرف کھینچا اور ایک اور زوردار ٹکر میکس کے سر کو لگی لیکن
میکس ان دو ضربات کے باوجود خاصا جاندار ثابت ہوا ۔ اس نے ٹام جم کی ٹانگیں
دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر ایک جھٹکے سے گردن چھڑوانی چاہی لیکن ٹام جم نے
ایک اور زوردار ٹکر اسے رسید کی اور اس بار دھماکہ پہلے سے زیادہ زوردار
تھا اور پھر میکس کا جسم ڈھیلا پڑتا گیا ۔ ٹام جم کی ٹانگیں اب کسی مشین کی طرح
پیچھے کو اور پھر ستون کی طرف آنے میں مصروف ہو گئیں اور چند لمحوں بعد میکس کا جسم
گھسٹنے لگا ۔ اس کے سر سے خون بہنے لگا تھا ۔ ٹام جم نے ایک ٹانگ ہٹائی
اور دوسری ٹانگ سے میکس کے جسم کو پہلو کے بل فرش پر گرا دیا لیکن میکس کا
جسم ستون کے بالکل قریب گرا ہوا تھا ۔ ٹام جم اسے گرا کر بجلی کی سی تیزی
سے گول ستون کی وجہ سے گھوم گیا ۔ اب اس کا جسم ستون کے دوسری طرف
تھا بندھے ہوئے ہاتھ میکس کے جسم کی طرف آ گئے تھے اور پھر ٹام جم پہلے

کی طرح فرش پر بیٹھتا چلا گیا اور اب اس کی انگلیاں میکس کے جسم سے آسانی سے ٹکرانے لگی تھیں۔ اس کی انگلیاں میکس کے جسم پر رینگتی رہیں اور پھر وہ اس کے کوٹ کی اوپر والی چھوٹی جیب میں داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گئیں۔ دوسرے لمحے ایک چھوٹے دستے اور انتہائی تیز دھار کا خنجر ٹام جم کے ہاتھوں میں تھا۔ ٹام جم نے یہ ساری پلاننگ اسی خنجر کے دستے کو کوٹ کی جیب سے اوپر جھانکتے دیکھ کر ہی بنایا تھا۔ خنجر ہاتھ میں آتے ہی ٹام جم نے اُسے انگلیوں میں تھاما اور پھر اس کی دھار کو کلائی کی طرف موڑ کر اس نے دوسرے ہاتھ کی انگلیوں سے پکڑ کر اُسے زور سے دبا کر آگے پیچھے کیا اور چند لمحوں بعد درد کی ایک لہر اس کے پورے جسم میں بجلی کے کرنٹ کی طرح دوڑتی چلی گئی۔ اس کی کلائی زخمی ہو گئی تھی لیکن وہ ہونٹ دبائے تیزی سے خنجر کو دبا کر رگڑتا رہا لیکن رسیاں ابھی تک پوری طرح کٹی نہ تھیں۔ اُسی لمحے ہلکی سی کراہ ستون کی دوسری طرف سے سنائی دی اور ساتھ ہی جیکی چیخی۔

"یہ ہوش میں آ رہا ہے ٹام جم" ـــــ جیکی کی آواز میں بدحواسی سی تھی۔ اور ٹام جم نے اور زیادہ زور سے ہونٹ دبائے کیونکہ ابھی تک اس کی کلائیاں اسی طرح مضبوطی سے ایک دوسرے کے ساتھ بندھی ہوئی تھیں۔ البتہ ٹام جم مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا۔ اس کی کلائیوں اور انگلیوں سے خون کی دھاریں بہہ رہی تھیں لیکن اس وقت وہ موت اور زندگی کے درمیان پل صراط سے گزر رہا تھا۔

"اوہ ـــ اوہ میں اسے گولی سے اڑا دوں گا" ـــــ میکس کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر ٹام جم کو اس کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی جو اس کرسی کی طرف بڑھ رہا تھا جس پر پانی پینے کے لئے

جاتے ہوئے وہ اپنی مشین گن رکھ گیا تھا اور اب موت واقعی یقینی ہو گئی تھی لیکن عین اسی لمحے یکلخت کلائیوں کو جھٹکا لگا اور وہ علیحدہ ہو گئیں۔ ٹام جم بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے اس کے ایک ہاتھ میں موجود خنجر گولی سے بھی زیادہ رفتار سے اڑتا ہوا ٹھیک اسی لمحے میکس کی شہ رگ میں گھستا چلا گیا جب وہ مشین گن اٹھا کر مڑ رہا تھا۔ میکس چیخ مار کر کرسی پر ہی الٹ گیا اور ٹام جم نے خون بہتی کلائیوں کے ساتھ ہی اس پر چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے مشین گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ میکس نے اپنی گردن سے خنجر واپس کھینچ لیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ منہ کے بل کرسی سے نیچے فرش پر گر گیا۔ اس کی گردن سے خون کا فوارہ سا اُبلنے لگا تھا اور ٹام جم نے دوسرے لمحے مشین گن کو ہوا میں اچھالا اور پھر کھٹاک کی تیز آواز کے ساتھ مشین گن کا دستہ منہ کے بل گرے میکس کے سر پر پڑا، اور اس کی کھوپڑی درمیان سے چٹک کر رہ گئی اور اس کا پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔

"اوہ ـــ اوہ ونڈر فل ٹام جم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو جلدی مجھے کھولو" ـــــ جیکی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سوری مس جیکی، اپنی مدد آپ، یہ ایک سنہرا اصول ہے" ـــــ ٹام جم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس طرف کو دوڑ پڑا جدھر میز پر وہ پیکٹ پڑا ہوا تھا جس میں نقشے کی نقل تھی۔

"پلیز ٹام جم۔ پلیز فار گاڈ سیک" ـــــ جیکی نے ہذیانی انداز میں کہا۔ اور اسی لمحے ٹام جم کو خیال آ گیا کہ وہ اس لارڈ ڈراسن ہاؤس سے واقف نہیں ہے اس لئے جیکی کا ساتھ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ کہیں بھی پکڑا جا سکتا ہے۔

"ارے ارے میں تو مذاق کر رہا تھا مس جیکی ورنہ تم لوگوں کے بغیر بھلا میں جا سکتا تھا" ____ ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر میکس کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر پڑا ہوا خون آلود خنجر اٹھایا۔ چند لمحوں بعد نہ صرف جیکی بلکہ اس کے دونوں ساتھی بھی آزاد ہو چکے تھے۔

"اب یہاں سے نکلنے کی ذمہ داری تمہاری" ____ ٹام جم نے کہا۔

"میرے پیچھے آؤ جلدی کرو" ____ جیکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور جلدی سے ہال کی اندرونی دیوار میں موجود ایک دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ ٹام جم اور جیکی کے دونوں ساتھی اس کے پیچھے تھے۔ دروازہ کھول کر وہ ایک راہداری میں آئے اور پھر راہداری میں دوڑتے ہوئے وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوئے۔ اس کے بعد تو جیسے کمروں کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ مسلسل ایک کمرے سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے میں سے گزرتے ہوئے آخر کار ایک برآمدے میں پہنچ گئے۔ اس کے سامنے ایک خاصا بڑا میدان تھا جس کے بعد قلعہ نما دیوار اور اس میں موجود لوہے کا ایک چھوٹا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ نجانے جیکی انہیں کس طرف سے لے آئی تھی کہ یہاں تک آ جانے کے باوجود ابھی تک ان سے کوئی آدمی نہ ٹکرایا تھا۔ وہ میدان کراس کر کے ایک لمحے میں اس دروازے تک پہنچ گئے اور پھر دروازہ کھول کر جب وہ باہر نکلے تو وہ ایک بڑے سے گراسی میدان میں پہنچ گئے تھے جس کے کناروں پر گھنے درخت تھے۔

"یہ لارڈ کا گولف کھیلنے کا میدان ہے۔ اس کی شمالی سمت میں گیراج ہیں وہاں سے ہم کار حاصل کر سکتے ہیں جلدی کرو" جیکی نے کہا اور وہ سب پاگلوں کے سے انداز میں دوڑتے ہوئے ان درختوں کے نیچے گول دائرے

میں بھاگتے ہوئے شمالی سمت کی طرف بڑھتے گئے اور پھر واقعی وہ ایک ایسی عمارت میں پہنچ گئے جس میں پندرہ کے قریب بڑے بڑے گیراج بنے ہوئے تھے۔ ہر گیراج میں کسی نہ کسی مشہور کمپنی کی شاندار کار موجود تھی۔

"لیکن ہم نکلیں گے کہاں سے" ____ ٹام جم نے جیکی کے پیچھے ایک گیراج میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی ہو جائے گا بیٹھو اس کیڈلک میں بیٹھو" ____ جیکی نے کہا اور اس کے دونوں ساتھی تو عقبی سیٹ پر بیٹھے جب کہ جیکی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ٹام جم اس کے ساتھ سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ مشین گن ابھی تک اس کے ہاتھ میں تھی۔ جیکی نے کار میں بیٹھتے ہی اس کے سٹیرنگ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک بند ڈبہ کھینچا اس کی سائیڈ پریس کر کے اس نے اسے کھولا تو اس کے اندر چھوٹے چھوٹے کیپسول نما ٹرانسسٹر جو مختلف رنگوں کے تھے ایک خوبصورت ترتیب سے موجود تھے۔ جیکی نے ایک ٹرانسسٹر کے دونوں سروں پر موجود تاروں کو توڑا اور پھر دوسرے کیپسول کا بھی اس نے یہی حشر کیا اور پھر اس کی انگلیاں برق رفتاری سے چاروں تاروں کو آپس میں جوڑنے لگیں دوسرے لمحے نہ صرف کار اسٹارٹ ہو گئی بلکہ جس طرف اس کا منہ تھا ادھر موجود دیوار بھی خود بخود درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی تھی اور جیکی نے تیزی سے کیڈلک کار گیراج سے باہر نکالی اور پھر اسے بائیں طرف موڑ کر وہ ایک پختہ سڑک پر سے گھماتی آگے بڑھتی گئی۔ سڑک ایک قوس کی صورت میں گھومتی ہوئی عمارت کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے جا رہی تھی۔

"مشین گن تیار رکھنا شاید ضرورت پڑ جائے" ____ جیکی نے سرگوشی

کرتے ہوئے کہا اور ٹام جم یکلخت چوکنا ہو گیا۔ عمارت کے اختتام پر کار تیزی سے گھومی اور پھر ایک لکڑی کے بڑے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی جس کی سائیڈ میں ایک مسلح دربان موجود تھا۔ پھاٹک ابھی کچھ دور تھا کہ جیکی نے ہارن بجایا اور وہ دربان تیزی سے پھاٹک کے سائیڈ ستون کی طرف بڑھا اور اس نے شاید کسی بٹن کو وہاں دبایا تھا کہ جب تک کار پھاٹک تک پہنچتی پھاٹک میکانکی انداز میں خود بخود کھلتا چلا گیا۔ پھاٹک کے درمیان سے جب کار گزرنے لگی تو اس دربان نے باقاعدہ جیکی کو سلام بھی کیا۔ جیکی نے سر ہلا دیا اور کار ایک زناٹے سے باہر نکلی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی گئی۔ تھوڑی دیر بعد کار نارا گوئے جانے والی بڑی شاہراہ پر پہنچ گئی۔

"اوہ۔ اس بار تو موت سے بال بال بچے لیکن ٹام جم تم نے اس نقشے کی کاپی تو اٹھالی تھی ناں، اب وہ کاپی میرے ساتھیوں کو دے دو" ——— جیکی نے کار کی رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا۔

"کون سی کاپی" ——— ٹام جم نے چونکتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ پوری طرح چوکنا ہو گیا تھا۔ اس نے جیکی کو صرف اس لئے ساتھ لیا تھا کہ اس کی مدد کے بغیر اس کالارڈ ہاؤس سے باہر نکلنا ناممکن تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی وہ کسی محفوظ جگہ پر پہنچیں گے اس کے بعد صورت حال یکلخت بدل جائے گی۔

"وہ پیکٹ جو تمہاری جیب میں ہے۔ دیکھو ٹام جم تم نے جس ذہانت سے اس میکس کا خاتمہ کر کے اپنے آپ کو چھڑایا ہے اس نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے ورنہ تمہاری لاش وہیں میکس کے ساتھ ہی پڑی رہتی میں تمہارے

ساتھ صرف اتنی ہمدردی کر سکتی ہوں کہ تم وہ پیکٹ میرے آدمیوں کو دے دو اور میں تمہیں زندہ سلامت یہیں اتار دوں گی۔ ورنہ ——— " جیکی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم نے شاید مشین گن کا رخ نہیں دیکھا کہ وہ کس کی طرف ہے اور صرف ٹریگر دبانے کی دیر ہے" ——— ٹام جم نے بڑے مطمئن انداز میں کہا وہ اب کار کے دروازے کی طرف مڑا ہوا تھا اور اس کا رخ جیکی کی طرف تھا۔

"اوہ تم اس مشین گن کی وجہ سے مطمئن ہو نمبر الیون کی طرف تو تم نے دیکھا ہی نہیں" ——— جیکی نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا اور ٹام جم نے اضطراری طور پر تیزی سے عقبی سیٹ کی طرف گردن گھمائی ہی تھی کہ یکلخت جیکی کا ایک ہاتھ پوری قوت سے مشین گن کی نالی پر پڑا اور مشین گن ٹام جم کے ہاتھوں سے جیسے اڑتی ہوئی جیکی کی سائیڈ کھڑکی سے نکل کر باہر سڑک پر جا گری اور اسی لمحے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ایک آدمی کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور ٹام جم کا سر سیٹ سے جیسے چپک سا گیا۔ اس کے گردن کے گرد باریک تار سی ڈال دی گئی اور ٹام جم کی آنکھوں میں جیسے رنگ برنگے ستارے ناچنے لگے۔

"لے لو۔ لے لو مجھے مت مارو" ——— ٹام جم نے خرخراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"مارا کہاں ہے صرف بے بس کیا ہے ورنہ تو یہ تار تمہاری گردن کو اس طرح کاٹ سکتا ہے جیسے تار سے صابن کٹتا ہے" ——— جیکی نے

قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا رُخ بدلا اور اسے تیزی سے سڑک سے اتار کر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے جاتی گئی۔ ٹام جم کا پورا جسم جیسے مفلوج سا ہو کر رہ گیا تھا اور سڑک سے نیچے اترنے کی وجہ سے چونکہ کار کو جھٹکے لگ رہے تھے اور پھر جھٹکے سے باریک تار اس کی گردن میں اندر اترجاتی تھی اور پھر ٹام جم کی آنکھوں کے سامنے گہرا اندھیرا سا چھا گیا لیکن دوسرے لمحے جیسے بم پھٹنے کا دھماکہ ہوتا ہے اسی طرح اس کے ذہن میں دھماکہ ہوا اور اس کا شعور جاگ اٹھا۔

”اس زندگی کو میری طرف سے انعام سمجھو۔ ٹام جم تم نے ہمیں بچا کر جو احسان کیا ہے وہ میں نے اتار دیا ہے“ ـــــ جیکی کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹام جم جو زمین پر گرا ہوا تھا، جلدی سے اٹھا لیکن بے اختیار اس کے دونوں ہاتھ گردن پر جم گئے جہاں تار سے بننے والا گہرا گھاؤ ابھی تک موجود تھا جس سے خون مسلسل نکل رہا تھا اسے کار سے نیچے دھکیل دیا گیا تھا اور شاید یہ کار سے نیچے گرنے کا ہی دھماکہ تھا جس کی وجہ سے اس کے ذہن پہ چھا جانے والا اندھیرا دور ہو گیا تھا۔ سائیں کی آواز کے ساتھ ہی کار اس کے قریب سے گزرتی ہوئی آگے بڑھ گئی اور ٹام جم گردن پکڑے اور ہونٹ بھینچے وہیں زمین پہ بیٹھا رہ گیا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور مکمل طور پہ بیدار ہوا۔ اور پہلا خیال جو اس کے ذہن میں آیا وہ گردن کے زخم سے نکلنے والے خون کو روکنا تھا۔ اس کی کلائی اور انگلیاں بھی زخمی تھیں لیکن وہ زخم صرف کھال کی حد تک تھا اس لئے بہنے والا خون رک گیا تھا البتہ گردن کی سائیڈ پہ خاصا گہرا زخم آیا تھا۔ ٹام جم نے جلدی سے زمین پہ موجود گھاس ہاتھوں سے اکھیڑی اور پھر اسے گردن کے زخم پہ ملنے لگا۔ اس کا پورا جسم

کسی پکے ہوئے پھوڑے کی طرح دُکھ رہا تھا۔ سر گردن کے زخم کی وجہ سے ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ مسلسل گھاس ملنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ خون رکتا گیا اور جب ہتھیلیوں پہ محسوس ہونے والی چپچپاہٹ ختم ہو گئی تو ٹام جم ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنا کوٹ اتارا اور پھر قمیض کو پشت پہ سے پھاڑ کر اس نے اسے لمبے لمبے ٹکڑوں میں تبدیل کیا۔ گردن کے زخم پہ کچھ گھاس رکھ کر اس نے پٹی سے باندھ دیا اور پھر کپڑے کے دوسرے ٹکڑے اس نے پٹی کی صورت میں اپنی کلائی پہ باندھے اس طرح وہ کم از کم پولیس کے ہاتھ چڑھنے سے بچ سکتا تھا۔ اگر پولیس کو گردن کا زخم نظر آجاتا تو پھر یقیناً اسے پہلے تو ہسپتال لے جایا جاتا لیکن ساتھ ہی اس سے پوچھ گچھ کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو جاتا اور وہ جانتا تھا کہ تاراگو کی پولیس لارڈ ڈراسن کی پروردہ ہے۔ اس لئے پولیس کے ہاتھ میں جانے کا مطلب دوبارہ لارڈ ڈراسن کے ہتھے چڑھنا تھا اور کم از کم یہی وہ نہ چاہتا تھا۔ اس کے کوٹ اور قمیض کے کالر بھی خون آلود تھے لیکن اس نے ان پہ مٹی مل کر اس طرح کر دیا کہ وہ پہلی نظر میں خون کی حیثیت سے نہ پہچانے جا سکتے تھے ایسا لگنے لگا تھا جیسے ان پہ کیچڑ لگا ہوا ہو پھر کوٹ پہن کر وہ کراہتا ہوا اٹھا اور لڑکھڑانے والے انداز میں سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔ کوٹ کی وہ جیب پہلے ہی چیک کر چکا تھا جس میں وہ پیکٹ تھا اور اس کی یہ حرکت واقعی بچگانہ تھی۔ ظاہر ہے جیکی وہ نقشہ حاصل کئے بغیر اسے کار سے باہر کیسے پھینک سکتی تھی۔ بہرحال یہ بھی جیکی کا احسان تھا کہ وہ زندہ تھا ورنہ جس طرح انہوں نے اس پہ قابو پایا تھا اس کا قتل ہو جانا یقینی تھا۔ جیکی اور اس کے ساتھی واقعی اس سے زیادہ تیز رفتار

ثابت ہوئے تھے گو اس نے اپنے آپ کو چھڑانے اور میکس کے خاتمے تک ذہانت اور انتہائی پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا لیکن بعد میں وہ جیکی اور اس کے ساتھیوں سے مار کھا جانے پر مجبور ہو گیا تھا۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا سڑک کی طرف بڑھتا گیا اور پھر جیسے ہی وہ سڑک پر پہنچا اسے دور سے ایک سرخ رنگ کی کار آتی دکھائی دی۔ ٹام جم نے اپنی مٹھی بند کر کے انگوٹھا اٹھایا اور کار والے سے لفٹ مانگنے کا اشارہ کیا۔ تیز رفتار سے آتی ہوئی کار آہستہ ہونے لگی اور چند لمحوں بعد اس کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی موجود تھی۔

"ارے تم تو خاصے زخمی ہو۔ بیٹھ جاؤ" ——— لڑکی نے ٹام جم کی طرف والا دروازہ کھولتے ہوئے ہمدردانہ لہجے میں کہا اور ٹام جم شکریہ ادا کرتے ہوئے سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ لڑکی کار میں اکیلی تھی۔

"کیا ہوا تمہیں۔ اوہ تمہاری حالت تو بے حد خراب ہے" ——— لڑکی نے بڑے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"کچھ نہیں مس ——— " ٹام جم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روزی ——— میرا نام روزی ہے میں ناراک جا رہی ہوں" ——— لڑکی نے جلدی سے کہا۔ کار البتہ اس نے آگے بڑھا دی تھی۔

"مس روزی لفٹ دینے کے لئے بیحد مشکور ہوں۔ دراصل میں یہاں کاروں کے بزنس کے سلسلے میں آیا تھا اور کچھ لوگوں کو یہ علم ہو گیا کہ میرے پاس بھاری رقم ہے وہ مجھے نایاب کار دکھانے کے بہانے یہاں لے آئے اور پھر بس یوں سمجھئے کہ زندگی تھی کہ بچ گیا ورنہ وہ اپنی طرف سے مجھے مردہ سمجھ کر ہی پھینک گئے تھے" ——— ٹام جم نے کہا۔

"اوہ پھر تو آپ کو پولیس میں رپورٹ کرنی چاہیئے" ——— لڑکی نے چونک کر کہا۔

"نہیں مس روزی۔ اس رقم سے میری جان زیادہ قیمتی ہے پولیس میں رپورٹ کرنے کا مطلب ہے کہ مجھے کسی بھی جگہ گولیوں سے بھونا جا سکتا ہے۔ آپ ازراہ کرم مجھے ناراک تک لفٹ دے دیں میں آپ کا بے حد مشکور ہوں گا" ——— ٹام جم نے کہا۔

"آئی سی۔ ٹھیک ہے لیکن مسٹر" ——— روزی نے کہا۔

"فریڈ" ——— ٹام جم نے اپنا فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر فریڈ! میرے خیال میں آپکو پہلے ہسپتال جانا چاہیئے" ——— لڑکی نے کہا۔

"نہیں میں صرف ناراک پہنچنا چاہتا ہوں میں وہاں اپنے آپ کو پوری طرح محفوظ سمجھوں گا" ——— ٹام جم نے کہا اور لڑکی نے سر ہلا دیا۔

ٹام جم نے نشست کے ساتھ سر لگا کر آنکھیں بند کر لیں۔ سردی کی وجہ سے کار کے شیشے بند تھے اور ٹام جم نے دیکھ لیا تھا کہ شیشے کلرڈ تھے جن میں سے باہر سے نہ دیکھا جا سکتا تھا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

لارڈ ڈراکن انتہائی اضطرابی کیفیت میں اپنے دفتر نما کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر غیض و غضب کے آثار نمایاں تھے۔ اُسے میکر کی موت اور قیدیوں کے فرار ہونے کی خبر مل چکی تھی اور اس نے وکی اور سپر فائٹرز کو ان کے خاتمے کے لئے حکم دے دیا تھا لیکن کافی دیر گزر جانے کے باوجود ابھی تک ان میں سے کسی کی طرف سے کوئی اطلاع نہ آئی تھی۔

ایک طرف کرسی پر کرنل راک ہیڈ بھی موجود تھا۔ اس کا چہرہ بھی بجھا ہوا تھا کیونکہ نقشے کی کاپی بھی ساتھ غائب تھی اور اگر نقشے کی یہ کاپی روسیاہ پہنچ جاتی تو یقیناً ان کی ساری پلاننگ یکسر فیل ہو کر رہ جاتی جو انہوں نے ڈیڑھ گھنٹے تک مسلسل مغز ماری کرنے کے بعد تیار کی تھی۔

"کاش میں تمہاری بات سن کر رک نہ جاتا کرنل، تو یہ واقعہ پیش نہ آتا اور اس وقت تک ان کی لاشیں کسی ویرانے میں پڑی ہوتیں" ——— لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اپنے آدمیوں کی کمزوری میرے سر مت ڈالو لارڈ۔ وہ لوگ ستونوں سے بندھے ہوئے تھے اور تمہارے آدمی کے پاس مشین گن تھی اس کے باوجود تمہارا آدمی مردہ پڑا ہوا ہے اور وہ لوگ فرار ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ میں نے تو نہیں کہا تھا کہ وہ نقشے کی کاپی تم وہیں میز پر ہی چھوڑ دو" ——— کرنل راک ہیڈ نے بھی تلخ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری کرنل، تمہاری بات درست ہے لیکن میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ میکس تو انتہائی ہوشیار آدمی تھا" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"بہر حال کسی نہ کسی طرح یہ سب کچھ ہو گیا ہے" ——— کرنل نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا" ——— لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ٹام جم نہیں مل سکا البتہ جیکی اور اس کے دونوں ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور نقشے کی کاپی والا پیکٹ بھی جیکی کے پاس سے مل گیا ہے۔ انہوں نے یہ حماقت کی تھی کہ وہ آپ کی کیڈ لک میں نارک جا رہے تھے کہ ہمیں ایک پٹرول پمپ والے نے بتا دیا اور اس کے بعد فوراً ہیلی کاپٹروں کو حرکت میں لایا گیا۔ اس طرح ان تینوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ سپر فائٹرز ان کی لاشیں اور نقشے کی کاپی لے آ رہے ہیں۔ ٹام جم کی تلاش جاری ہے۔ نارک میں اس کے سب ٹھکانوں کی نگرانی کا حکم دے دیا گیا ہے" ——— وکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا اور لارڈ ڈراسن اور کرنل دونوں کے چہروں پر چمک سی اُبھر آئی۔

"ویری گڈ لارڈ تمہاری تنظیم واقعی بے حد تیز رفتار ہے" ———

کرنل نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ بھی مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے کاپی مجھے بھجوا دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو
اور سنو تمام لوگوں کو خبردار کر دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار رہیں۔ ہوسکتا
کہ جیکی کا باس اس نقشے کی خاطر ہم پر براہ راست حملہ کرے اور تمام
کی موت بھی مجھے ہر قیمت پر چاہیئے" ——— لارڈ ڈراسن نے وکی
کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس!" ——— وکی نے سر جھکا کر جواب دیا اور پھر واپس
چلا گیا۔

"اب ہم اپنے مشن پر عمل کر سکتے ہیں" ——— کرنل نے سر
ہلاتے ہوئے کہا۔

"جیکی کے باس کو یقین دلانے کے لئے کہ جو نقشہ ہمارے پاس
ہے وہ غلط ہے ہمیں فوراً پاکیشیا پہنچ جانا چاہیئے اس طرح پاکیشیا
رو سیاہ دونوں ہی الجھ جائیں گے" ——— لارڈ نے اب قدرے اطمینان
بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ نواب اور اس کی بیٹیاں تو مر چکی ہیں اب ہم وہاں جا کر
کریں گے۔ کس طرح یہ مشن مکمل کریں گے" ——— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔

"اس کے لئے ضروری ہے کہ تم وہاں کوئی آدمی بھیجو جو جا کر وہاں
صورت حال کے بارے میں ہمیں مکمل رپورٹ دے کہ تمام جرم جس کا
کر رہا ہے وہ کون لوگ ہیں ان کے ساتھ جھگڑا ہی انہیں اور دوسروں کو
سکے گا" ——— کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھہرو میرا خیال ہے میں یہیں بیٹھے معلوم کر سکتا ہوں۔ پاکیشیا کا ایک
عہدے دار میرا خاصا دوست ہے۔ اس کا کوئی عزیز یہاں ناراگوئے میں
تھا۔ یہاں اس کا معاملہ الجھ گیا اُسے کسی نے میرے متعلق بتایا تو وہ میرے
آ گیا اور میں نے اسے اجنبی سمجھ کر اس کا کام کرا دیا۔ وہ میرا بہت ممنون
ہوا اور اس کے بعد بھی وہ جب بھی ایکریمیا آتا ہے مجھے سلام کرنے ضرور
ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ڈائری نکال کر اس کے ورق کھولنے
مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا تو دوسری طرف
ایک آواز سنائی دی یہ اس کے ذاتی ایکسچینج آپریٹر کی آواز تھی۔

"یس باس" ——— بولنے والی کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایک نمبر نوٹ کرو" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا اور پھر اس نے ڈائری
سے وہ نمبر دوہرا دیا۔

"یس باس" ——— آپریٹر نے کہا۔

"یہ نمبر پاکیشیا کے دارالحکومت کا ہے۔ یہ نمبر وہاں کے کسی اہم عہدے پر
ایس الیف۔ اے سلطان کا ہے تم پہلے پاکیشیا ایکسچینج سے معلوم کرو کہ یہ نمبر
ایس الیف۔ اے سلطان نامی آدمی کا ہے یا نہیں اور یہ نمبر اس کے گھر کا ہے
دفتر کا، اور وہ کس عہدے پر ہے۔ یہ ساری معلومات حاصل کر کے مجھے
میرے حکم سے پہلے اس سے رابطہ نہ کیا جائے" ——— لارڈ ڈراسن
نے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور لارڈ ڈراسن
نے رسیور رکھ دیا۔

اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"باس، ٹام جم کو بھی ختم کر دیا گیا ہے وہ نارک پہنچنے سے پہلے ایک قصبے میں مل گیا۔ وہ وہاں سے کسی کو فون کر رہا تھا کہ اسے گھیر لیا گیا اور اسے گولی مار دی گئی ہے"۔۔۔ وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کسے فون کر رہا تھا"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"یہ تو معلوم نہیں ہو سکا جناب"۔۔۔ وکی نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور وکی سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد رسیور کی گھنٹی بجی اور لارڈ ڈراسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تحکمانہ انداز میں کہا۔

"باس۔ آپ نے جو نمبر لکھوایا ہے وہ الیف ای سلطان کے گھر کا نمبر ہے۔ الیف ای سلطان وزارت خارجہ میں سیکشن آفیسر ہے اور اس وقت وہ گھر میں موجود ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے اس سے کال ملاؤ"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وزارت خارجہ کے سیکشن آفیسر کو بھلا کیا معلوم ہو سکتا ہے اس بارے میں"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ معلومات تو حاصل کر سکتا ہے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے جواب دیا اور کرنل راک ہیڈ نے سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے

رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"الیف۔ ای سلطان لائن پر ہیں بات کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ کون بول رہا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"آپ الیف ای سلطان بول رہے ہیں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے باوقار لیکن نرم لہجے میں کہا۔

"بالکل میں الیف ای سلطان بول رہا ہوں آپ کون صاحب ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نارا گوتے سے لارڈ ڈراسن بات کر رہا ہوں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔۔ آپ جناب آپ لارڈ ڈراسن۔۔ اوہ یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے"۔۔۔ الیف۔ ای سلطان کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ اور ممنونانہ ہو گیا۔

"شکریہ، مسٹر الیف۔ ای سلطان! میں نے آپ کو ایک خاص مقصد سے فون کیا ہے۔ آپ پاکیشیا کے نواب شان الدولہ صاحب سے واقف ہیں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"نواب شان الدولہ۔ جی ہاں بالکل، پہلے تو واقف نہ تھا لیکن گذشتہ تین چار دنوں سے واقف ہوا ہوں۔ وہ قتل کر دیئے گئے ہیں"۔۔۔ الیف۔ ای سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں یہی اطلاع ملی ہے وہ ہمارے دیرینہ دوست تھے ان کی دو بیٹیاں بھی تھیں ان کا کوئی پتہ آپ کو معلوم ہو تاکہ ہم ان سے اپنے دوست کی تعزیت کر سکیں" ——— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ دباتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ان کی ایک بیٹی تو ساتھ ہی قتل ہو گئی تھی جبکہ دوسری باوجود شدید زخمی ہونے کے بچ گئی ہے اس کا نام شاید ماہ جبیں ہے لیکن ابھی تک وہ ہسپتال میں ہے۔ ہمارے سیکرٹری خارجہ سر سلطان آج صبح اس سے ملاقات کے لئے گئے تھے تو میں ان کے ساتھ گیا تھا۔ اب وہ پہلے کی نسبت خاصی بہتر ہیں" ——— الیف ای سلطان نے جواب دیا اور لارڈ ڈراسن ماہ جبیں کے بچ جانے کی اطلاع پا کر بری طرح چونک پڑا۔

"وہ کس ہسپتال میں ہیں" ——— لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"جی وہ یہاں کے سپیشل سروسز ہسپتال کے سپیشل وارڈ کے کمرہ نمبر آٹھ میں ہیں۔ نواب شان الدولہ صاحب ہمارے وزیراعظم صاحب کے رشتہ دار تھے اس لئے جناب سر سلطان سیکرٹری خارجہ بھی ان کی عیادت کے لئے گئے تھے" ——— الیف۔ ای سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو مجرموں کے بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہو گا کیونکہ تفتیش ہائی لیول پر ہوئی ہو گی" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تفتیش کا تو مجھے پتہ نہیں البتہ اتنا معلوم ہے کہ پہلے ان کا کیس انٹیلی جنس کے پاس تھا لیکن پھر اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو منتقل کر دیا گیا ہے اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ ان کا قتل کسی انتہائی قیمتی اور کمیاب [illegible] کی وجہ سے ہوا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے علی عمران صاحب اس سلسلہ میں کئی بار سیکرٹری خارجہ صاحب سے ملنے آتے ہیں" ——— الیف۔ ای

سلطان پوری تفصیل سے معلومات مہیا کر رہے تھے۔

"علی عمران صاحب کون ہیں" ——— لارڈ ڈراسن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"وہ جناب بظاہر تو ایک احمق سا نوجوان ہے۔ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رحمان کا لڑکا ہے لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور جناب وہ اپنے کارناموں کے سلسلہ میں بڑا مشہور ہے ہمارے سیکرٹری سر سلطان صاحب بھی اس کی بے حد تعریف کرتے رہتے ہیں۔ جناب پاکیشیا سیکرٹ سروس وزارت خارجہ کے انڈر کام کرتی ہے اور سر سلطان صاحب ہی انہیں ڈیل کرتے ہیں ویسے میری ان علی عمران صاحب سے تفصیلی ملاقات تو نہیں ہے لیکن ایک دو بار جو بات چیت ہوئی ہے اس سے وہ انتہائی احمق اور مسخرہ ٹائپ آدمی لگتا ہے لیکن اس کے باوجود سر سلطان صاحب اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ میرے خیال میں وہی اس کیس کی تفتیش کر رہا ہے" الیف ای سلطان نے کہا۔

"آپ کو ان علی عمران صاحب کی رہائش گاہ کا علم ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

"جی وہ کسی فلیٹ میں رہتا ہے۔ میرے خیال میں کنگ روڈ پر یہ فلیٹ ہے نمبر کا مجھے علم نہیں ہے" ——— الیف۔ ای سلطان نے جواب دیا۔

"اچھا آپ اب ہمیں بتائیں کہ ہم نواب صاحب کی بیٹی سے ان کے والد کی تعزیت کیسے کریں کیا آپ کو ہسپتال کا فون نمبر معلوم ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"جی نہیں۔ نمبر تو معلوم نہیں ہے۔ ویسے کل ڈاکٹر صاحب بتا رہے تھے کہ ماہ جبیں صاحبہ ایک دو روز میں ہسپتال سے ریلیز ہو جائیں گی" ایف۔ ای سلطان نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ پھر تو وہ واپس اپنے محل جائیں گی وہاں کا نمبر مجھے معلوم ہے اچھا شکریہ، آپ کو تکلیف ہوئی" ___ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب! تکلیف کیسی آپ کے مجھ پر بڑے بڑے احسانات ہیں اور ویسے بھی آپ بہت بڑے آدمی ہیں آپ کا فون میرے لئے اعزاز کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں خادم ہوں جناب۔ میرے لائق کوئی بھی خدمت ہو تو بلا تکلف فرما دیا کیجئے" ___ ایف۔ ای سلطان نے جواب دیا۔

"اوہ ایسی کوئی بات نہیں۔ تھینک یو ویری مچ۔ گڈ بائی" ___ لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو لارڈ شان الدولہ کی ایک بیٹی زندہ ہے" ___ کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"ہاں ایک تو وہ زندہ ہے دوسرا کوئی احمق آدمی علی عمران نامی بھی سامنے آگیا ہے اب ہم ان دونوں پر جیپٹ کر ان سے اصل نقشے کے بارے میں پوچھ گچھ کر سکتے ہیں" ___ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بالکل اس طرح بات لازماً اڑے گی اور روسیاہ ایجنٹوں کو بھی معلوم ہو جائے گا اور ظاہر ہے اصل نقشہ تو ملا نہیں اس لئے بظاہر ہم ناکام ہو کر واپس آجائیں گے اور روسیاہی ایجنٹ ان کے پیچھے بھاگتے رہیں گے" ___ کرنل راک ہیڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں سے جاتے ہوئے اس بات کو باقاعدہ اچھالوں گا کہ ہم کس

مشن پر جا رہے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور آئیڈیا بھی میرے ذہن میں آیا ہے ہم وہ ڈائری جو نواب شان الدولہ کی ہے ساتھ لے جائینگے البتہ اس میں نقشے والا صفحہ بدل دیا جائے گا اور اصل نقشے کی جگہ غلط نقشہ لگا دیا جائے گا۔ ہم وہ ڈائری بھی وہیں چھوڑ آئیں گے اس طرح روسیاہی ایجنٹوں کو پوری طرح یقین آجائے گا کہ واقعی ہم ناکام ہو گئے ہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے ہمارا پیچھا چھوڑ دیں گے" ___ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"تو کیا تم خود وہاں جاؤ گے" ___ کرنل راک ہیڈ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں" ___ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"میرا خیال ہے تمہارا وہاں جانا مناسب نہیں ہے تم نے اس نواب شان الدولہ کو فون کیا تھا اور اسے دھمکیاں دی تھیں اور پھر وہ لڑکی یہاں بھی آچکی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ شک ہو جائے کہ نواب شان الدولہ کے قتل میں ہم ملوث ہیں۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا اور لارڈ ڈراسن حیرت بھرے انداز میں کرنل کو دیکھنے لگا۔

"تم بعض وقت تو انتہائی عقلمندانہ باتیں کرتے ہو اور بعض وقت انتہائی احمقانہ۔ ٹام جیم پاکیشیا کا ایجنٹ تھا اس کا ہمارے پاس آنا۔ جیکی سے ملنا اور پھر ختم ہو جانا یہ بات ظاہر کرتا ہے کہ پاکیشیا والوں کو پہلے سے شک ہے کہ ہم اس واردات میں ملوث ہیں اور پھر روسیاہ والوں کو تو تفصیل سے معلوم ہے اور پھر ہم نے وہاں جا کر اصل نقشے کی ہی بات کرنی ہے اس کے باوجود بھی تمہاری یہ بات" ___ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ، میرا مطلب اور تھا لارڈ ڈراسن پاکیشیائی لوگ انتہائی حد تک انتقام پسند اور کینہ پرور ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ نواب شان الدولہ کے قتل کا انتقام لینے تمہارے پیچھے پڑ جائیں اس لئے میں نے کہا تھا کہ تمہارا خود وہاں جانا ٹھیک نہیں ہے تم اپنے گروپ کو بھیج دو"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تو تم سمجھ رہے ہو کہ وہ حقیر پاکیشیائی مجھ سے انتقام لے لیں گے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے بڑے طنزیہ انداز میں قہقہہ مارتے ہوئے کہا۔

"میرا تو یہی خیال تھا آگے تمہاری مرضی"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"لارڈ ڈراسن کے ہاتھ بہت لمبے ہیں کرنل۔ تم سمجھ رہے ہو کہ یہ چار سپر فائٹرز اور وکی وغیرہ ہی صرف میرے ماتحت ہیں یہ بات نہیں ہے میں نے خفیہ طور پر انتہائی طاقتور تنظیم بنائی ہوئی ہے جس کی جڑیں پوری ایکریمیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ میں چاہوں تو پورے پاکیشیا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں ویسے تمہاری بات سن کر ایک اور پہلو میرے ذہن میں آیا ہے کہ میرا وہاں واقعی خود جانا میرے وقار کے خلاف ہے۔ یہ بڑا معمولی سا کیس ہے اس کے لئے میرا خود حرکت میں آجانا میری توہین ہے ٹھیک ہے میں اپنا طاقتور گروپ وہاں بھیجوں گا وکی کی سربراہی میں"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ نے سر ہلا دیا۔

"تو نتیجہ یہ نکلا کہ فان لینڈ کا سارا مشن ہی ختم ہو گیا"۔۔۔ بلیک زیرو نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں جب ٹاشیم ہی وہاں موجود نہیں ہے تو پھر وہاں جانے کا تو کوئی تک نہیں بنتا"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا وہ ابھی تھوڑی دیر پہلے دانش منزل پہنچا تھا اور اس نے بلیک زیرو کو بنک سے انگوٹھی حاصل کرنے اور پھر سردار کے ساتھ ہونے والی تمام بات چیت تفصیل سے بتا دی تھی۔

"میں نے تو تمام انتظامات بھی مکمل کر لئے تھے"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"انتظامات کابل مہر سلطان کو بھجوا دو یا پھر ٹھہرو ایسا کرو وزیر اعظم صاحب کو بھجوا دو۔ انہوں نے ہی پہلے ٹاشیم کا چکر چلایا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں بل بھیجنے کا کیا فائدہ۔ بات تو گھوم پھر کر پھر سرکاری خزانے پر ہی آ پڑے گی لیکن کیا آپ اس لارڈ ڈراسن سے نواب شان الدولہ کے قتل کا انتقام نہیں لیں گے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"انتقام ذاتی حیثیت میں تو لیا جا سکتا ہے سرکاری حیثیت سے نہیں۔ اس کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ میں جوزف، جوانا اور ٹائیگر کو لے کر ناراگوئے پہنچ جاؤں اور دوسری صورت یہ کہ لارڈ ڈراسن اور اس کے گروپ کو یہیں بلوا لوں" ——— عمران نے کہا۔

"یہاں وہ کیسے آئیں گے" ——— بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"کیسے کیا سر کے بل آئیں گے۔ میرے پاس ایک ایسا کارڈ موجود ہے کہ اگر میں وہ کھول دوں تو وہ سر کے بل آئیں گے اور میں چاہتا بھی یہی ہوں کہ وہ لوگ یہاں آ جائیں اس سے دو فائدے ہوں گے ایک تو میرا اس مہم پر اٹھنے والا ذاتی خرچہ بچ جائے گا اور دوسرا یہ کہ میں ان لوگوں کی لاشیں ماجیکر کے قدموں میں ڈالنا چاہتا ہوں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے عمران صاحب! وہ لوگ یہاں آنے کی بجائے میرا خیال ہے فان لینڈ جانے کی تیاریوں میں مصروف ہوں گے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں ٹام جم بول رہا ہوں جناب" ——— دوسری طرف سے فارن ایجنٹ ٹام جم کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے" ——— عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں

جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے ٹام جم جیسے جیسے رپورٹ دیتا گیا عمران کی پیشانی پر شکنیں پھیلتی گئیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ روسیاہی ایجنٹوں کو الجھانے کے لئے پاکیشیا آنے کا پروگرام بنا رہے تھے" ——— عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"یس باس! ——— لیکن باس اب جبکہ جیکی اور اس کے ساتھی نقشے کی کاپی لے گئے ہیں تو پھر شاید وہ اب پاکیشیا نہ آئیں۔ کیونکہ اس طرح روسیاہ والے ان سے پہلے فان لینڈ پہنچ جائیں گے" ——— ٹام جم نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— تم ان سے محتاط رہو ——— وہ تمہیں یقیناً تلاش کریں گے" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس! ——— اوہ ——— اوہ ——— آہ سپر فائٹرز ——— اوہ"۔

"جیکی اور اس کے ساتھی تو نقشے سمیت بل گئے تھے مگر تم غائب ہو گئے تھے ٹام جم ——— لیکن سپر فائٹرز سے چوہے کا بچہ نہیں چھپ سکتا۔ تم کیسے چھپ سکتے تھے" ——— ایک غراتی ہوئی انتہائی کرخت آواز سنائی دی اور پھر ایک فائر کا دھماکہ ہوا لیکن اسی لمحے مشین گن کی ریٹ ریٹ کی آوازیں ابھریں اور ساتھ ہی ٹام جم کی روح فرسا چیخ اور اس کے گرنے کا دھماکہ سنائی دیا۔

"ہا ——— ہا ——— ہا ——— سپر فائٹرز پر فائر کر رہے تھے تم حقیر چوہے" ——— وہی غراتی ہوئی آواز نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر دھماکے ہوئے اور لائن بے جان ہو گئی۔

"ہونہہ ——— ٹام جم ختم کر دیا گیا۔ اور بقول اس سپر فائٹر کے جیکی اور اس کے ساتھی بھی نقشے سمیت ان کے ہتھے پہلے ہی چڑھ چکے ہیں" ——— عمران نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور پھر ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"ٹام جم بچ نکلتا تو اچھا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لارڈ ڈراسن نے اپنی موت کو اور زیادہ عبرتناک بنالیا ہے اب مجھے فوری طور پر وہاں پہنچنا ہو گا ـــ ٹام جم کے قتل کے بعد اب یہ کام صرف شاہ الدولہ تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اب یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سرکاری کام ہو گیا ہے" ـــ عمران کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ آپ کے پہنچنے سے پہلے وہ فان لینڈ کی طرف روانہ ہو جائے۔ نقشہ تو اُسے مل ہی گیا ہے۔ وہ تو اُسے ہی اصل سمجھ رہا ہو گا" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کرنے پڑے گا" ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے کرسی کی پشت پر سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں اس کے چہرے پر سختی تھی لیکن پیشانی پر ابھرنے والی شکنیں بتا رہی تھیں کہ وہ کسی خاص بات پر غور کر رہا ہے۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔ یکلخت عمران نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور اس کی انگلی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گئی۔

"یس۔ ڈی جارج بار" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز رسیور میں ابھری۔

"جارج سے بات کراؤ۔ میں ناراک سے ٹونی بول رہا ہوں" ـــ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"یس جارج بول رہا ہوں، کیسے فون کیا ٹونی!" ـــ بولنے والے کے لہجے میں خاصی بے تکلفی تھی۔

"جارج، ناراگوئے میں کوئی لارڈ ڈراسن بھی ہے" ـــ عمران نے اسی بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ کیوں تمہیں اس کی یاد کیسے آگئی" ـــ جارج نے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جارج۔ تم جانتے ہو کہ میرا دھندہ معلومات فروخت کرنا ہے یہ لارڈ ڈراسن کیسی پارٹی ہے اگر میں اس کے مطلب کی اہم معلومات مہیا کر دوں تو موٹی رقم مل جائے گی؟" ـــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــ تمہارے پاس کیا معلومات ہیں میں سمجھا نہیں وہ انتہائی سخت آدمی ہے ایسا نہ ہو کہ الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں" ـــ جارج نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سنو جارج! میرے پاس اس کے لئے انتہائی اہم معلومات ہیں اگر وہ پارٹی اچھی ہے تو بتاؤ میں تمہیں بھی معقول کمیشن دوں گا" ـــ عمران نے کہا۔

"ہاں پارٹی تو بہت اچھی ہے لیکن" ـــ جارج نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کی بات چھوڑو۔ اگر وہ پارٹی اچھی ہے تو پھر کوئی مسئلہ نہیں کیا تم اس سے میری بات کرا سکتے ہو۔ میں ایک اہم مسئلے میں الجھا ہوا ہوں اس لئے فوری طور پر ناراگوئے آ نہیں سکتا اور معلومات ایسی ہیں کہ اگر دیر ہو گئی تو پھر ان سے کچھ حاصل نہ ہو سکے گا" ـــ عمران نے کہا۔

"پہلے مجھے کوئی آئیڈیا دو تو میں بات کروں مجھے اس کے گروپ سے بڑا ڈر لگتا ہے" ـــ جارج نے کہا۔

"اچھا سنو میرے پاس پاکیشیا کے سلسلہ میں اہم معلومات ہیں۔ لارڈ ڈراکن نے پاکیشیا سے کسی قیمتی خزانے کا نقشہ پاکیشیا کے نواب شان الدولہ کو قتل کر کے حاصل کیا ہے لیکن وہ نقشہ دراصل جعلی ہے۔ اصل نقشہ پاکیشیا میں موجود رہا۔ وہ نقشہ نواب شان الدولہ نے اپنے خفیہ لاکر میں رکھا ہوا تھا اور وہ نقشہ میرے ہاتھ چڑھ گیا ہے اگر لارڈ معقول قیمت دے تو وہ نقشہ میں اُسے فروخت کر سکتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

اوہ۔ اوہ اگر یہ بات ہے تو پھر ٹھیک ہے ہم اس سے بڑی رقم حاصل کر سکتے ہیں تم کہاں سے بول رہے ہو اپنا نمبر مجھے دو میں لارڈ سے بات کر کے تمہیں کال کرتا ہوں" ——— جارج نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"سنو جارج! میں ناراک سے نہیں بول رہا پاکیشیا سے بول رہا ہوں میں ایک کام کے سلسلہ میں یہاں آیا تھا اور پھر ایسے اتفاقات ہوئے کہ یہ سارا مسئلہ میرے سامنے آگیا اور نقشہ بھی ہاتھ لگ گیا۔ میں نے پاکیشیا سے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اگر لارڈ کو فوری طور پر یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس کے پاس جعلی نقشہ ہے تو پھر یقیناً وہ اس جعلی نقشے کو ہی اصل سمجھ کر اپنی مہم پر روانہ ہو جائے گا۔ میں چونکہ براہِ راست اس سے واقف نہیں ہوں ناراگوئے میں تم سے واقف ہوں۔ اس لئے میں نے تمہیں فون کیا ہے تم اس سے بات کرو۔ اگر وہ معقول رقم دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے تو میں نقشہ لے کر فوراً ناراگوئے پہنچ جاتا ہوں۔ میں تمہیں ایک گھنٹے بعد فون کروں گا" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے لارڈ مطمئن ہونے کی غرض سے تم سے براہِ راست

بات کرنا چاہے پھر" ——— جارج نے کہا۔

"تو پھر ایک نمبر نوٹ کرو۔ یہ میرے ایک دوست کا ہے۔ میں وہیں موجود ہوں۔ تم اس نمبر پر کال کر کے مجھ سے بات کر سکتے ہو" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانش منزل کا وہ مخصوص نمبر دیدیا جو اس نمبر سے ہٹ کر تھا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں" ——— جارج نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ جارج اور ٹونی کون ہیں" ——— ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"یہ دونوں پہلے ناراک میں معلومات فروخت کرنے کا دھندا کرتے تھے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں۔ پھر ایک گروپ کی وجہ سے جارج ناراک چھوڑ کر ناراگوئے شفٹ ہو گیا۔ اس نے وہاں معلومات فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ بار بھی بنا لیا ہے ——— میں ایک کیس کے سلسلے میں ناراگوئے سے گزرتے ہوئے اُسے ملا تھا۔ جبکہ ٹونی وہیں ناراک میں ہی معلومات کی فروخت کا دھندا کرتا ہے۔ میں چونکہ براہِ راست سامنے نہ آنا چاہتا تھا اور پھر ٹونی کے متعلق مجھے معلوم ہے کہ وہ گذشتہ ایک ہفتے سے یہاں پاکیشیا آیا ہوا ہے۔ یہاں اس کا جھگڑا ہوا۔ وہ زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گیا۔ اس کے خلاف کیس بھی بن گیا وہ چونکہ میرا اچھا پرانا دوست ہے اس لئے اُسے میں یاد آگیا۔ چنانچہ اس نے مجھے پیغام پہنچوایا۔ میں جا کر اُسے ملا۔ جھگڑے میں اس کا قصور نہ تھا اس لئے میں نے اس کا کیس ختم کرا دیا لیکن وہ خاصا زخمی ہے اس لئے کم از کم ایک ماہ سے پہلے واپس نہ جا سکے گا۔ اس لئے میں نے اس کا نام استعمال کیا ہے بہرحال میرا مقصد تو صرف اتنا ہے کہ کسی طرح دو تین روز کے لئے اس لارڈ کو وہیں ناراگوئے میں رکنے پر مجبور کر دوں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تم وہ سپیشل نمبر فون پیس یہاں لا کر رکھ دو اور اسے آن کر دو۔ نجانے کس وقت جارج کی کال آ جائے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس فون سیٹ تھا اس نے وہ لا کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"میں نے اسے کنکٹ کر دیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے فون سیٹ رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"کافی کی ایک پیالی لا دو۔ مسلسل کام کرتے کرتے میں تھک گیا ہوں"۔۔۔ عمران نے چند لمحوں بعد کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ایک بار پھر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پانچ منٹ بعد اس نے کافی کی ایک پیالی لا کر عمران کے سامنے رکھی اور ایک وہ اپنے لئے بنا لایا تھا۔ عمران خاموشی سے کافی سپ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"آپ تھامجم کی موت کا سن کر کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! مجھے اس کی موت پر دکھ پہنچا ہے۔ وہ ہمارا بہت اچھا ایجنٹ تھا اور میرے ساتھ تو اس کے بڑے پرخلوص تعلقات تھے"۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد سپیشل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ عمران نے ٹونی کے لہجے میں کہا۔

"میں جارج بول رہا ہوں مسٹر ٹونی کا دوست۔۔۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے"۔۔۔ جارج کی آواز سنائی دی۔ اس نے شاید یہ سمجھا تھا کہ بولنے والا ٹونی کا دوست ہے جس کا نمبر ٹونی نے بتایا تھا۔

"میں ٹونی ہی بول رہا ہوں جارج! سناؤ کتنی رقم میں سودا ہوا"۔۔۔ عمران

نے بڑے حریصانہ لہجے میں کہا وہ چونکہ ٹونی کی طبیعت سے واقف تھا اس لئے اس کے انداز میں بات کر رہا تھا۔

"رقم کی بات چھوڑو ٹونی۔ تم نے تو مجھے مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔ انہوں نے فوراً مجھے اپنے محل میں بلوا لیا ہے تاکہ میں ان کے سامنے تم سے بات کروں"۔۔۔ جارج کی قدرے ہراساں سی آواز سنائی دی۔

"اس میں مصیبت کی کیا بات ہے جارج۔ یہ تو سودے کی بات ہے۔ اگر لارڈ صاحب سودا نہیں کرنا چاہتے تو نہ سہی"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیلو میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں"۔۔۔ اچانک ایک بھاری لیکن انتہائی کرخت اور تحکمانہ آواز سنائی دی۔ اس نے شاید رسیور جارج کے ہاتھوں سے چھین لیا تھا۔

"یس سر۔ میں ٹونی بول رہا ہوں۔ جارج نے آپ کو بتا دیا ہو گا میرے پاس آپ کے لئے انتہائی قیمتی چیز موجود ہے۔ اگر آپ سودا کرنا چاہیں تو بات کریں ورنہ بات ختم کر دیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے جو کچھ جارج کو بتایا ہے وہ سراسر بکواس ہے اور سنو میں نے بھی تمہارا نام سنا ہوا ہے لیکن میرا نام لارڈ ڈراسن ہے۔ لارڈ ڈراسن سے ڈاج کرنے والے دوسرا سانس نہیں لے سکتے"۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے چیختے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یس سر لیکن مجھے آپ کو ڈاج کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ظاہر ہے جب ں آپ کو مال دوں گا تو رقم لوں گا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے یہ بتاؤ کہ تم نارک سے پاکیشیا کیسے پہنچ گئے تمہارا وہاں کیا

کام ہو سکتا ہے" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یہ میرا نجی مسئلہ ہے۔ اس دھندے میں بعض اوقات مجھے افریقہ کے انتہائی دشوار گزار علاقوں میں بھی جانا پڑتا ہے۔ آپ تو پاکیشیا کی بات کر رہے ہیں" ـــــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو ٹونی مجھے پہلے تم مطمئن کرو کہ تم واقعی مجھے ڈاج نہیں کر رہے اور اگر واقعی تم ڈاج نہیں کر رہے تو میں تمہیں تمہاری توقع سے بھی زیادہ رقم دے سکتا ہوں" ـــــــ اس بار لارڈ ڈراسن نے قدرے نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"میں ایک نجی کام کے سلسلہ میں پاکیشیا گیا تھا وہاں کی زیر زمین دنیا میں میرے بہت سے دوست موجود ہیں۔ وہاں مجھے معلوم ہوا کہ یہاں کے کسی نواب کو اور اس کی بیٹی کو انتہائی بھیانک انداز میں قتل کر دیا گیا ہے۔ پہلے یہ کیس انٹلی جینس کے پاس تھا اور اب یہ کیس یہاں کی سیکرٹ سروس کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ انٹلی جینس کے آدمیوں سے ہی یہ معلومات زیر زمین دنیا تک پہنچیں کہ یہ سارا چکر کسی قیمتی دھات تاشیم کے نقشے کی بنا پر چلا ہے اور انٹلی جینس نے یہ سراغ لارڈ کے زخمی ہونے والے ملازموں سے لگایا تھا کہ اس واردات سے قبل نارا گوسے کے لارڈ ڈراسن نے نواب شان الدولہ کو فون پر دھمکیاں دی تھیں اور نقشہ طلب کیا تھا جو کہ لارڈ نے انکار کر دیا۔ لارڈ کی ایک لڑکی زندہ بچ گئی تھی۔ اس نے بتایا کہ نقشہ لارڈ کی ڈائری میں تھا اور وہ ڈائری غائب ہے لیکن پھر اس لڑکی سے انٹلی جینس کو یہ رپورٹ ملی کہ نواب صاحب نے جو نقشہ اپنی ڈائری میں بنایا تھا وہ جعلی تھا۔ اصل نقشہ کسی انگوٹھی کے ساتھ اس نے پہلے ہی خفیہ لاکر میں محفوظ کر رکھا

تھا۔ چونکہ یہ معاملہ کسی قیمتی دھات کے نقشے کا تھا اور پھر نارا گوسے تو ہمارا اپنا علاقہ تھا اس لئے فطری طور پر میں نے اس معاملے میں انٹرسٹ لیا اور پھر میں نے زیر زمین دنیا کے ایک دوست کی مدد سے اس انسپکٹر کا سراغ لگا لیا جس نے لاکر سے وہ نقشہ سرکاری تحویل میں لے لیا تھا۔ اس طرح یہ نقشہ بنک کے لاکر سے نکل کر انٹلی جینس کی تحویل میں پہنچ چکا تھا۔ اس کے بعد ظاہر ہے مجھے انتہائی بھاری رقم خرچ کرنی پڑی اور وہ نقشہ میں نے حاصل کر لیا۔ اب انٹلی جینس والے خود ہی تفتیش کرتے پھر رہے ہیں کہ سرکاری لاک سے وہ نقشہ کیسے غائب ہو گیا۔ چونکہ مجھے اس نقشے کی اہمیت کا بخوبی علم ہو گیا تھا اس لئے مجھے یقین تھا کہ اس کی بھاری قیمت مل سکتی ہے اور چونکہ میں آپ سے براہ راست واقف نہ تھا اس لئے میں نے اپنے دوست جارج سے بات کی۔ اب آپ اگر اسے خریدنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لئے کوئی اور پارٹی تلاش کروں گا" ـــــــ عمران نے کہا۔

"تم نے وہ نقشہ دیکھا ہے" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"جی ہاں دیکھا ہے۔ لیکن مجھے نقشوں وغیرہ کے بارے میں سمجھ نہیں ہے لیکن نقشے کے ساتھ چار کاغذات بھی موجود ہیں جس میں لکھا ہوا ہے کہ اصل نقشہ یہی ہے اور جعلی نقشہ ڈائری میں بنایا گیا ہے اور پھر نقشے کے بارے میں تفصیلات ہیں" ـــــــ عمران نے جواب دیا۔

"او کے، تم کب تک وہ نقشہ مجھ تک پہنچا سکتے ہو" ـــــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"میں پاکیشیا میں ہوں۔ ظاہر ہے مجھے نارا گوسے پہنچنے تک تین چار روز لگ ہی جائیں گے تو کیا آپ اسے خریدنا چاہتے ہیں" ـــــــ عمران کے

لہجے میں اشتیاق ابھر آیا۔

"مال دیکھے بغیر کیا کہہ سکتا ہوں پہلے مجھے وہ نقشہ دکھاؤ اس کے بعد فیصلہ ہو سکتا ہے" ــــ لارڈ ڈراسن نے جواب دیا۔

"جناب آپ ناراض نہ ہوں تو میں بتاؤں کہ آپ بڑے آدمی ہیں۔ اگر آپ نے زبردستی نقشے پر قبضہ کر لیا تو میں آپ کا کیا بگاڑ سکتا ہوں آپ ایسا کریں کہ سودا کر لیں اور رقم جارج کو امانت کے طور پر دے دیں۔ اگر نقشہ دیکھنے کے بعد آپ کا موڈ بن گیا تو میں باقی کاغذات بھی آپ تک پہنچا دوں گا اور جارج سے رقم لے لوں گا۔ دیکھیں جناب آخر ہمیں بھی تو اپنے تحفظ کے بارے میں سوچنا ہی پڑتا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"تم میرے متعلق غلط انداز میں مت سوچو۔ مجھے اصل چیز چاہیئے رقم کی پرواہ مت کرو تم نقشہ اور کاغذات لے کر آ جاؤ اس کے بعد جو رقم تم کہو گے تمہیں مل جائے گی" ــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ بات ہمارے بزنس کے اصول کے خلاف ہے آپ کھل کر سودا کریں" ــــ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اوہ! تم ضرورت سے زیادہ ہی وہمی آدمی ہو ٹھیک ہے بات کرو کتنی رقم مانگتے ہو" ــــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایک بات کروں گا۔ دس لاکھ ڈالر لوں گا" ــــ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے منظور ہے میں جارج کو رقم دے دوں گا تم نقشہ لے کر آ جاؤ" ــــ لارڈ نے کہا۔

"اوہ شکریہ جناب! آپ واقعی لارڈ ہیں۔ میں چار روز بعد جارج سے رابطہ کروں گا۔ میں آج ہی یہاں سے روانگی کا بندوبست کرتا ہوں" ــــ عمران

نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے آفر کے منظور ہونے پر بے حد خوشی ہوئی ہو۔

"اس نقشے کی اچھی طرح حفاظت کرنا" ــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب! اس کو میں نے پہلے ہی اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھا ہوا ہے" ــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"لو بھئی طاہر یہ ہفت خواں بھی طے ہو گیا۔ اب یہ لارڈ لازماً چار روز تک میرا انتظار کرے گا" ــــ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہے۔ وہاں لارڈ کے پاس سپر فائٹرز ہیں تو یہاں میرے پاس بھی دو سپر فائٹرز موجود ہیں۔ اب یہ فیصلہ وہاں جا کر ہی ہو سکتا ہے کہ سپر فائٹر کے ٹائٹل کا اصل حقدار کون ہے۔ باقی ٹائیگر اور میں بطور ریفری ساتھ چلے جائیں گے" ــــ عمران نے جواب دیا اس کا موڈ اب بحال ہو چکا تھا۔

"مطلب یہ نکلا کہ آپ اس مشن پر ٹائیگر، جوزف اور جوانا کو لے جانا چاہتے ہیں۔ ٹیم میں سے کسی کو نہیں لے جانا چاہتے" ــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب ساری ٹیم کو تکلیف دینے کی کیا ضرورت ہے۔ مقابلہ تو سپر فائٹرز کے ٹائیٹل کا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔ جوزف اور جوانا پہلے سے واقف ہی ہیں البتہ ٹائیگر والا مسئلہ ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے ایک بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا۔ وہ رُوسیاہی ایجنٹوں وا
ان کے باس کو یقیناً اپنے آدمیوں کے قتل کی اطلاع مل چکی ہوگی ——— م
یہ بھی معلوم ہو گیا ہوگا کہ نقشہ بھی واپس جا چکا ہے۔ اس لئے یقیناً اب
وہ لارڈ ڈراسن کے پیچھے پڑ جائیں گے تاکہ اس سے نقشہ حاصل کر سکیں
اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہماری اس بات چیت کی خبر بھی ان تک پہنچ
جائے کہ اصل نقشہ لارڈ ڈراسن کے پاس پہنچ رہا ہے ایسی صورت میں تو وہ
اس نقشے کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے" ——— عمران نے چونکتے ہوئے

"تو پھر" ——— بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"تو پھر ان سے بھی تو نمٹنا پڑے گا۔ اس لئے ٹیم میں سے صفدر، تنویر
اور جولیا کو بھی ساتھ لے لیتے ہیں۔ یہ ہم سے علیحدہ رہ کر حالات کا جا
لیں گے۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ میدان میں آجائیں گے ورنہ سیر کر کے
آجائیں گے" ——— عمران نے کہا۔

پھر آپ ایسا کریں کہ صفدر، تنویر اور جولیا کی بجائے صدیقی، چوہان
نعمان کو ساتھ لے لیں۔ میں بھی ساتھ چلا جاؤں گا۔ اگر پیچھے کوئی بات ہوئی
تو جولیا صفدر، شکیل، تنویر اور خاور کے ساتھ مل کر سنبھال لے گی" ———
بلیک زیرو نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہر صورت میں ساتھ جانا چاہتے ہو۔ چلو ٹھیک ہے پھر ایسا کر
ہیں کہ ٹائیگر کو ڈراپ کر دیتے ہیں۔ اس طرح میں، تم، جوزف اور جوانا
ساتھ چل پڑتے ہیں اور صدیقی، چوہان، نعمان اور خاور کو تم ناراک
بھیج دو۔ اگر ضرورت پڑی تو تم انہیں ناراگوئے سے کال کر کے بلا سکتے
نہ ضرورت پڑی تو نہ سہی" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو خوشی سے

اچھل پڑا۔

"بہت بہت شکریہ جناب! اب مجھے بھی کھل کر کام کرنے کا موقع
ملے گا" ——— بلیک زیرو نے کہا اور عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

دوسرے گروپ کو تو عام فلائٹ میں ناراک بھجوا دو اور ہمارے لئے
جہاز چارٹر کرا لو ڈائریکٹ ناراگوئے کے لئے۔ باقی تمام انتظامات بھی مکمل
کر لینا۔ ہم زیادہ سے زیادہ کل صبح یہاں سے چل پڑیں گے" ——— عمران
نے کہا اور آپریشن روم کے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا عقابی نظروں اور بالکل پیالے جیسے سر والا ادھیڑ عمر چونک پڑا۔

"میں حاضر ہو سکتا ہوں باس" ____ دروازے پر کھڑے ہوئے ایک صحت مند جوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس کم آن" ____ گنجے سر والے باس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور نوجوان جلدی سے آگے بڑھا اور پھر میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"باس! صورت حال بے حد سنجیدہ ہو گئی ہے اس لئے رپورٹ دینے مجھے خود آنا پڑا ہے تاکہ اس معاملے میں تفصیلی ڈسکس ہو سکے" ____ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پہیلیاں مت بجھاؤ ٹی تھری! واضح اور صاف بات کیا کرو میرے پاس فالتو وقت نہیں ہوتا" ____ گنجے باس نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"سوری باس! ٹی فور، مس جیکی، ٹی سکسٹین، ٹی الیون اور ٹی تھرٹی ٹو ہلاک ہو چکے ہیں مطلب یہ کہ نارا گوئے میں موجود ہمارے گروپ میں سے صرف میں اور ٹی ٹو باقی بچے ہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ ٹام جم کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے جس وقت اس پر مشین گن کا برسٹ کھولا گیا اس وقت وہ فون کر رہا تھا اور میں نے اس سلسلہ میں جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق وہ پاکیشیا کال کرنے میں مصروف تھا اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اپنی رپورٹ دے رہا تھا یا دے چکا تھا اور اس کی موت کی اطلاع بھی پاکیشیا سیکرٹ تک پہنچ چکی ہو گی کیونکہ اسے وہیں فون باکس کے اندر ہی موت کے گھاٹ آتار دیا گیا ہے اور اس کی موت کے بعد بھی ریسیور نیچے لٹک رہا تھا۔ بعد میں گولیوں سے فون باکس بھی توڑ ڈالا گیا۔ اس کے بعد میں نے نقشہ اڑانے کے لئے خود کوشش کرنے کا فیصلہ کیا اور اس کے لئے مجھے ایک آدمی سے ملنے کے لئے نارا گوئے ڈی جارج بار جانا پڑا۔ اس آدمی کے پاس ایسے وسائل موجود ہیں کہ وہ لارڈ ڈراکن سے نقشہ اڑا سکتا تھا لیکن وہاں جا کر مجھے اطلاع ملی کہ وہ آدمی بار کے مالک جارج کے ساتھ لارڈ ڈراکسن ہاؤس گیا ہوا ہے میں وہیں اسکی واپسی کا انتظار کرتا رہا۔ اسکی واپسی کافی دیر بعد ہوئی جب میں نے اسے کام بتانے سے پہلے اپنی عادت کے مطابق ٹٹولا تو انتہائی اہم انکشاف ہوا کہ جو نقشہ لارڈ ڈراکسن کے پاس ہے اور جس کی کاپی اڑاتے ہوئے مس جیکی کے ساتھ ہمارے چار بہترین آدمی مارے جا چکے ہیں وہ جعلی ہے" ____ ٹی تھری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا ____ کیا کہہ رہے ہو؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے جیکی نے خود گروپ کے ساتھ جا کر اس نواب سے نقشہ حاصل کیا اور نواب اور اس کی بیٹیاں ماری

گئیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ نقشہ جعلی ہے" ـــــ گنجے سر والا باس جو بڑی خاموشی سے بیٹھا تفصیل سن رہا تھا۔ ٹی تھری کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

"یس باس! یہی وہ اہم ترین بات ہے جس کے لئے مجھے خود ناراگوئے سے آنا پڑا ہے" ـــــ ٹی تھری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پوری تفصیل بتاؤ" ـــــ باس نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"باس جیسے ہی مجھ پر یہ انکشاف ہوا، آپ کی طرح مجھے خود بھی اس پر یقین نہ آیا چنانچہ پھر میں نے اس کی مزید تفصیل حاصل کرنے کے لئے اس آدمی کو کچھ رقم مہیا کی تو تفصیل کے مطابق پتہ چلا کہ پاکیشیا کے نواب شان الدولہ نے پہلے ہی اپنی ڈائری میں ایک فرضی نقشہ بنا کر رکھا تھا جب کہ اصل نقشہ اس نے اپنے خفیہ لاکر میں رکھوا دیا تھا۔ اس کا پتہ اس طرح چلا کہ نواب کی بڑی لڑکی ماہ جبیں مرنے سے بچ گئی اور انٹیلی جنس نے اس سے یہ راز حاصل کر کے اصل نقشہ اپنے قبضہ میں کر لیا۔ ناراک کا ایک آدمی ٹونی جو معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے اپنے کسی کام سے پاکیشیا گیا ہوا تھا وہاں اس کے زیر زمین دنیا کے افراد سے تعلقات تھے اور ظاہر ہے ایسے افراد مقامی انٹیلی جنس سے بھی تعلقات رکھتے ہیں چنانچہ انٹیلی جنس کے کسی انسپکٹر کی وجہ سے یہ بات زیر زمین دنیا تک بھی پہنچ گئی تھی اور وہاں سے ٹونی کے کان میں پڑ گئی ٹونی کو یہ موقع اپنے دھندے کے لئے بڑا سنہری نظر آیا تو اس نے بھاری رقم خرچ کر کے اپنے دوستوں کی مدد سے اس انسپکٹر سے وہ اصل نقشہ خرید لیا ڈی جارج بار کا مالک جارج ٹونی کا دوست ہے ٹونی نے جارج کو پاکیشیا سے فون کیا اور اس سے اس نقشے کی لارڈ ڈراسن سے سودے بازی میں مدد چاہی اور معقول

بھی دینے کا وعدہ کیا۔ جارج کے لارڈ ڈراسن سے ڈائریکٹ تعلقات نہ تھے اس لئے اس نے اس بارے میں اس آدمی کی مدد لی جس سے ملتے ل گیا تھا۔ اس کا لارڈ ڈراسن ہاؤس میں اچھا اثر و رسوخ ہے وہ وہاں کنٹریکٹر یا سپلائر ہے چنانچہ جارج اس آدمی والف کو ساتھ لے کر لارڈ ڈراسن ہاؤس گیا وہاں لارڈ ڈراسن بھی یہ انکشاف سن کر بے حد پریشان ہوا۔ وہاں سے جارج نے پاکیشیا ٹونی کو دوبارہ فون کیا اور لارڈ ڈراسن نے ٹونی سے براہ راست بات چیت کی اور پھر مطمئن ہو کر اس نے ٹونی سے اس نقشے کا دس لاکھ ڈالر میں سودا کر لیا۔ اب ٹونی نقشہ لے کر پاکیشیا سے چلے گا اور پھر جارج کے ذریعے یہ سودا مکمل ہو گا۔ بقول ٹونی وہ تین چار روز میں ناراگوئے پہنچ جائے گا" ـــــ ٹی تھری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس طرح تو ساری صورت حال ہی بدل گئی۔ یہ نقشہ لارڈ تک پہنچنے سے پہلے ہمیں حاصل کرنا چاہیئے۔ ٹاشیم لارڈ سے زیادہ ہمارے لئے اہم ہے۔ دس لاکھ ڈالر کی کوئی اہمیت نہیں ہے ہم اس سے دگنا ٹونی کو دے سکتے ہیں اور ساتھ ہی یہ انتظام بھی کیا جا سکتا ہے کہ ٹونی کو ایک اور جعلی نقشہ تیار کر کے دے دیا جائے جو اسے اصل بنا کر لارڈ کو فروخت کر دے۔ اس طرح لارڈ اس جعلی نقشے پر ٹکریں مارتا پھرے گا اور ٹاشیم روسیاہ لیجایا جا سکے گا یا اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو پھر ٹونی کے ناراگوئے پہنچنے سے پہلے ہی اس پر راستے میں ہاتھ ڈال دیا جائے" ـــــ باس نے فوری طور پر آئندہ اقدامات کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کی عادت تھی کہ فوری اور فیصلہ کن اقدامات کرتا تھا۔ وقت ضائع نہ کرتا تھا۔

"یس باس! — یہ دونوں صورتیں فوری طور پر میرے ذہن میں بھی آئی تھیں۔ میں نارا گوتے سے فوری طور پر یہاں ناراک آیا تاکہ ٹونی کے متعلق مزید تفصیل معلوم کر کے اس کا راستے میں ہی جھٹکا کر دیا جائے۔ لیکن باس! — وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ ٹونی پاکیشیا تو ضرور گیا ہوا ہے۔ لیکن وہ گذشتہ کئی دنوں سے شدید زخمی حالت میں وہاں کے ہسپتال میں پڑا ہوا ہے — اس کا وہاں کسی پارٹی سے جھگڑا ہو گیا اور اس جھگڑے میں وہ اس قدر زخمی ہوا کہ دو روز تک بیہوش پڑا رہا۔ پھر ہوش میں آنے کے بعد اس نے وہاں سے یہاں اپنے آدمیوں کو فون کر کے تفصیلات بتائیں۔ اس کی حالت ایسی ہے کہ وہ چل پھر نہیں سکتا اس لئے ظاہر ہے کہ وہ نقشہ وغیرہ کیسے حاصل کر سکتا ہے" — ٹی تھری نے کہا اور باس اس کی بات سن کر چونک پڑا۔

"ہو سکتا ہے اس نے زخمی ہونے سے پہلے نقشہ حاصل کر لیا ہو" — باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس! — ایسا ہو سکتا تھا۔ لیکن اس نے جارج کو اپنے دوست کا جو فون نمبر دیا۔ اور جس نمبر پر اس کی لارڈ ڈراسن سے بات ہوئی، میں نے چیک کیا ہے۔ وہ نمبر پاکیشیا کے کسی ہسپتال کا نہیں ہے بلکہ باس انتہائی حیرت انگیز بات یہ ہے کہ یہ نمبر وہاں ایکس چینج میں بھی نہیں ہے۔ میں نے مکمل چیکنگ کر لی ہے — اور باس! وہ ٹونی اب بھی پاکیشیا کے دارالحکومت کے سنٹرل ہسپتال میں بیڈ پر پڑا ہوا ہے۔ میں نے اس بات کی بھی تصدیق کر لی ہے اور اس کی حالت ایسی ہے کہ ابھی دو ہفتوں تک وہ چل پھر نہ سکے گا" — ٹی تھری نے کہا اور باس چند لمحے خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا جیسے اسے ٹی تھری کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"تو پھر — آخر یہ چکر کیا ہے" — باس نے چند لمحوں بعد ہونٹ ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس ٹونی نے ناراک میں اپنے آدمیوں کو بتایا ہے کہ مخالف پارٹی نے اس پر پولیس کیس بنا دیا تھا۔ لیکن وہاں اس کا کوئی با اثر مقامی دوست ہے علی عمران۔ جس نے پولیس سے مل کر اس کے خلاف کیس ختم کرا دیا ہے اور ٹونی کے ایک آدمی نے مجھے بتایا ہے کہ یہ علی عمران یہاں ناراک میں بھی اکثر ٹونی سے ملتا رہتا ہے" — ٹی تھری نے کہا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ٹونی کی جگہ یہ آدمی علی عمران کوئی چکر چلا رہا ہے۔ لیکن اس کا اسے کیا فائدہ ہو سکتا ہے" — باس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس! — ہو سکتا ہے اس علی عمران کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو۔ کیونکہ ٹام جم کا تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اسے فون کرتے ہوئے گولی ماری گئی ہے" — ٹی تھری نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! کھل کر بات کرو ٹی تھری۔ یہ تو انتہائی پیچیدہ معاملات بن گئے ہیں" — باس نے سر کو جھٹکتے ہوئے کہا۔

"باس! میرا آئیڈیا ہے کہ یہ ٹونی والا چکر یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے چلایا گیا ہے۔ ٹام جم نے مرنے سے پہلے انہیں رپورٹ دیدی ہو گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ خطرہ ہو گا کہ ان کے نارا گوتے پہنچنے سے پہلے کہیں لارڈ ڈراسن نکل نہ جاتے۔ چنانچہ انہوں نے اسے روکنے کے لئے فرضی نقشے کا چکر چلا دیا ہو گا اب لارڈ ڈراسن لازماً ٹونی کے انتظار میں یہاں رکے گا اور ویسے بھی جب تک اصل اور نقل نقشے کا مسئلہ صحیح طور پر حل نہ ہو جائے۔ وہ اب فان لینڈ نہیں جا سکتا۔" ٹی تھری نے کہا۔

" اوہ — اوہ ٹی تھری! بالکل ایسا ہی ہوگا۔ تمہارا آئیڈیا سو فیصد درست ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو آخر ٹاشیم سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ ان کا ملک تو خلائی تحقیقات کے چکر میں سرے سے ملوث ہی نہیں اور ٹاشیم صرف خلائی تحقیقات کے سلسلے میں ہی کام آتی ہے اس کے سوا اس کا اور کوئی مصرف نہیں ہے" —— باس نے ہونٹ دانتوں سے کاٹتے ہوئے کہا۔

" اس پوائنٹ پر بھی میں نے سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ شاید پاکیشیا والے ٹاشیم سے زیادہ اپنے آدمیوں کے قتل کا انتقام لینے کے لئے یہاں آرہے ہیں" ٹی تھری نے کہا۔

" چلو یہ تو بعد کی بات ہے کہ وہ کیوں آرہے ہیں۔ لیکن اب ہمارے لئے تو ڈبل اُلجھن کھڑی ہو گئی۔ اصلی اور نقلی نقشہ یا پھر وہی نقشہ جو پہلے سے لارڈ ڈراسن کے پاس ہے وہ ہم نے ہر صورت میں حاصل کرنا ہے" —— باس نے کہا۔

" باس! ٹام جم کی رپورٹ میں لازماً ہمارے متعلق ساری تفصیلات آگئی ہونگی کیونکہ بہرحال یہ بات کھل چکی ہے کہ جیکی اور باقی لوگوں کا تعلق روسیاہ سے ہے اس لئے لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ذہن میں یہ آئیڈیا بھی ہوگا کہ ہم بھی ان سے ٹکرا سکتے ہیں اس لئے باس! میرے ذہن میں دو صورتیں ہیں۔ پہلی تو یہ ہے کہ ہم صرف انتظار کریں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور لارڈ ڈراسن کو آپس میں ٹکرانے دیں اور نتیجے کا انتظار کریں۔ اس کے بعد اس مقابلے میں جو بھی فاتح ہو چاہے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو یا لارڈ ڈراسن۔ ہم اس پر ٹوٹ پڑیں۔ اب یہ آپ کی مرضی ہے کہ آپ اس بارے میں کیا احکامات دیتے ہیں" —— ٹی تھری نے کہا۔

اگر ہم پہلے لارڈ ڈراسن کے خلاف حرکت میں آگئے تو پھر لازماً ہمیں پاکیشیا

سروس والوں سے بھی ٹکرانا پڑے گا۔ اس طرح بیک وقت دو تنظیموں سے ہوگا، جبکہ دوسری صورت میں یہ دونوں آپس میں جب ٹکرائیں گی تو لازماً خاتمہ ہو جائیگا۔ اس طرح ایک باقی رہ جائے گی اس سے آسانی سے نمٹا ہے" —— باس نے کہا۔

تو آپ کا فیصلہ یہ ہوا کہ ہمیں فی الوقت صرف ان کی نگرانی کرنی چاہیئے اور کرنا چاہیئے" —— ٹی تھری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

ہاں! اور یہ ٹکراؤ لازماً لارڈ ڈراسن ہاؤس میں ہی ہوگا۔ اس لئے تم ایسا کرو یکشن گروپ کو حرکت میں لے آؤ اور لارڈ ڈراسن ہاؤس کے گرد باقاعدہ حصار دو۔ میں اس مشن کے لئے تمہیں ایکشن گروپ کا انچارج بنانے کے احکامات کر دیتا ہوں۔ پھر جیسے ہی صورتحال واضح ہو، تم حرکت میں آجاؤ۔ ہمیں ہر حال ٹاشیم چاہیئے۔ ہر صورت میں اور ہر قیمت پر" —— باس نے کہا۔

ٹھیک ہے باس! آپ بے فکر رہیں۔ ٹی تھری سے بچ کر کوئی بھی نہ جا سکے میں نہ صرف لارڈ ڈراسن ہاؤس کے باہر مکمل نگرانی کا انتظام کر لونگا بلکہ میں والف وسے ایکٹی ویو تھری سکس لارڈ ڈراسن ہاؤس کے اندر بھی پہنچا دوں گا۔ اس لارڈ ڈراسن ہاؤس کے اندر ہونے والی تمام سرگرمیاں بھی مکمل طور پر ہماری میں میں رہیں گی" —— ٹی تھری نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ جو جی چاہے کرو۔ مجھے تمہاری ذہانت پر مکمل بھروسہ ہے وہ نقشہ ہر حال میں ہمیں چاہیئے" —— باس نے کہا اور ٹی تھری سر ہلاتا اٹھا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

مجھے یہ ساری صورت حال کچھ غیر قدرتی سی محسوس ہو رہی ہے"۔۔۔
کرنل راک ہیڈ نے کہا تو لارڈ ڈراسن چونک پڑا۔

"کیسی صورت حال"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے
میں پوچھا۔

"یہی ٹونی اور اصل نقشے والی"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا۔

"نہیں وہ ٹونی درست کہہ رہا ہے۔ اس نے جو کچھ بتایا ہے۔ اس سے
پہلے الیف۔ ای سلطان بھی وہی کچھ بتا چکا ہے ورنہ پہلے تو ہم یہی سمجھ
رہے تھے کہ نواب شان الدولہ کی دونوں بیٹیاں ماری جا چکی ہیں"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن
نے کہا۔

"وہ تو درست ہے لیکن ٹونی کا ناراک سے پاکیشیا جانا اور پھر وہاں ...
کا اتنی آسانی سے اتنا اہم ترین نقشہ حاصل کر لینا اور پھر وہیں سے تم سے
بات کرنا، سودے بازی کرنا میرے ذہن کے مطابق صورت حال بالکل غیر ...

... ہے۔ اس میں کہیں نہ کہیں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہے ورنہ ایسے
... کی نفسیات یہ ہوتی ہے کہ نقشہ حاصل کرتے ہی وہ فوراً پاکیشیا چھوڑ
... اور پھر حفاظت کا یقین ہو جانے کے بعد وہ سودے بازی کرتا اور ایک
... بات پر بھی تم نے غور نہیں کیا۔ الیف ای سلطان نے بتایا تھا کہ کیس
... جینس سے سیکرٹ سروس کو ٹرانسفر ہو چکا ہے اور اس ٹونی نے
... بھی کچھ بتایا ہے۔ اس کے باوجود ٹونی کے مطابق ساری کارروائی اینٹلی
... کرتی رہی ہے۔ اس نے سیکرٹ سروس کا ذکر تک نہیں کیا اور اس
... اہم ترین نقشہ سیکرٹ سروس کی بجائے اینٹلی جینس نے ہی برآمد کیا
... نہ صرف برآمد کیا بلکہ اپنی تحویل میں رکھا اور پھر آسانی سے ٹونی نے خرید
... لیا جب کہ الیف ای سلطان بتا رہا تھا کہ وہ احمق آدمی علی عمران اس
... میں تفتیش کرتا پھر رہا ہے اور پھر شام جم کی یہاں آمد سے بھی یہی
... مطلب ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس اس کیس میں کافی آگے
... ہے اور اسے یہاں تک معلوم ہو گیا ہے کہ اس نواب کے قتل
... تمہارا ہاتھ ہے"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ واقعی ذہین آدمی تھا اس
... اس ساری صورت حال میں سے کافی خامیاں نکال لی تھیں۔

... اوہ ۔۔ اوہ کرنل! تمہاری باتیں واقعی قابل غور ہیں لیکن پھر اس
... کی کارروائی کا مقصد کیا نکلا"۔۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے الجھے ہوئے
... لہجے میں کہا۔

... مقصد کے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ تو اصل واقعات سامنے
... پر ہی پتہ چلے گا کہ اصل بات کیا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں اس
... میں بے حد چوکنا رہنا چاہیئے"۔۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"میں ابھی معلوم کرلیتا ہوں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس نے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"تاراک میں بارٹر کو کال کرو اور اسے کہو کہ وہ فوری طور پر معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرنے والے ٹوٹی نامی آدمی کے بارے میں تم کلکٹ کر کے ہمیں اطلاع دے کہ ٹوٹی اس وقت کہاں موجود ہے ہے اور وہ کیسا آدمی ہے۔ اس کا دائرہ کار کس قدر وسیع ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر یہ سب معلومات ہم تک پہنچ جاہئیں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس!" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ لارڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس جیکی اور اس کے ساتھیوں کے قتل ہو جانے کے بار ایجنٹوں کی طرف سے کوئی ردعمل ابھی تک سامنے نہیں آیا حالانکہ لوگ لازماً جوابی ردعمل کے طور پر فوری حرکت میں آجاتے ہیں" رسیور رکھنے کے بعد لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہاں! ان کی طرف سے بھی مکمل خاموشی ہے اور یہ بات بھی غیر ہے۔ لارڈ ڈراسن تمہاری یہ مہم بے حد الجھ گئی ہے۔ میرا خیال ہے مجھے واپس چلنا چاہیئے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"کیا مطلب، کیا تمہارا خیال ہے کہ لارڈ ڈراسن کے بازوؤں اتنی طاقت نہیں ہے کہ ان مسائل سے نپٹ سکے اس لئے تم فرار ہو" ـــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں لارڈ ڈراسن! دراصل میرا ان بکھیڑوں سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ میں تو سیدھا سادھا شکاری اور مہم جو آدمی ہوں اور اب یہ مہم سیدھی سادھی نہیں رہی۔ دو ملکوں کی سیکرٹ سروسز اس میں ملوث ہو چکی ہیں اور صورت حال لمحہ بہ لمحہ پیچیدہ سے پیچیدہ تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب یہ مہم ہمارے فائدے میں نہیں رہے گی" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو کرنل! ہم نے ہر صورت میں ٹاشیم حاصل کرنی ہے ہر صورت میں۔ اور سنو چاہے روسیاہی ایجنٹ ہوں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس، لارڈ ڈراسن کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میں نے اس محل میں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ یہاں میرے حکم کے بغیر مکھی بھی اپنے پروں کو حرکت نہیں دے سکتی۔ اس کے علاوہ میری پوری تنظیم اس وقت حرکت میں ہے۔ اس لئے تم دیکھنا کہ آخری فتح ہر حال میں لارڈ ڈراسن کو ہی حاصل ہو گی" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اس کے باوجود قیدی یہاں سے آسانی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"وہ اور بات تھی۔ جیکی کی وجہ سے ایسا ہو گیا اور مجھے علم نہ تھا اب ایسی بات ممکن نہیں ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ خاموش ہو گیا۔

اور پھر کمرے پر چھا جانے والی خاموشی اس وقت ختم ہوئی جب میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ـــــ لارڈ ڈراسن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"باس! — بارٹر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" ——— دوسری طرف سے آپریٹر کی آواز ابھری۔

"یس — بات کراؤ" ——— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو — میں ناراک سے بارٹر بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز ابھری۔

"یس — لارڈ ڈراسن سپیکنگ" ——— لارڈ ڈراسن کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"باس! — ٹونی سے متعلق رپورٹ دینی ہے" ——— بارٹر کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ہاں! — کیا رپورٹ ہے" ——— لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"باس! — ٹونی گذشتہ ہفتے سے پاکیشیا گیا ہوا ہے — لیکن باس! — پتہ چلا ہے کہ وہ وہاں کسی پارٹی سے جھگڑ پڑا اور شدید زخمی ہو کر اب ہسپتال میں پڑا ہوا ہے" — بارٹر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کرو کہ کیا آج بھی وہ ہسپتال میں موجود ہے — یا اُسے رخصت کر دیا گیا ہے — اور سنو! — اس کے آدمیوں سے معلوم کرو کہ وہ پاکیشیا میں کس کس کو جانتا ہے۔ پوری تفصیل معلوم کر کے مجھے رپورٹ دو" ——— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور لارڈ ڈراسن نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہارا خیال درست ہے کرنل! — ہمیں واقعی فریب دیا جا رہا ہے۔ شدید زخمی ہونے کی صورت میں وہ کیسے اتنی جلدی ہسپتال سے رخصت ہو سکتا ہے" ——— لارڈ ڈراسن کے لہجے میں غصہ شامل تھا۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے کی جا رہی ہے ——— ٹام جم کے متعلق تمہارے آدمی نے رپورٹ دیتے وقت بتایا تھا کہ جس وقت اُسے ختم کیا گیا وہ فون کر رہا تھا۔ اس نے یقیناً فون پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو رپورٹ دے دی ہو گی۔ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو خطرہ ہو گا کہ ان کے یہاں پہنچنے سے پہلے کہیں ہم فان لینڈ نہ چلے جائیں ——— اس لئے ہمیں الجھا کر روکنے کے لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تم بے حد ذہین آدمی ہو کرنل راک ہیڈ! ——— تمہاری اس خصوصیت کا پہلے مجھے علم نہ تھا ——— تمہیں تو کسی سیکرٹ سروس کا انچارج ہونا چاہیئے تھا ——— ویسے اب تم فکر نہ کرو۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس والے میرے ہاتھوں ہی موت کے گھاٹ اُتریں گے" ——— لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس سلسلہ میں کوئی صحیح پلاننگ کرو لارڈ! ——— خالی خود اعتمادی سے کام نہیں چلے گا ——— مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے بے حد عیار اور چالاک لوگ ہیں ——— یہ عام آدمی نہیں ہیں یہ ضرور کوئی خاص انداز اپنائیں گے" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ لارڈ ڈراسن کوئی جواب دیتا، ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ لارڈ ڈراسن نے سخت لہجے میں کہا۔

"بارٹر کی کال ہے ناراک سے باس!" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے، ملاؤ" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہیلو باس! ـــ میں بارٹر بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بارٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کیا رپورٹ ہے ٹونی کے متعلق" ـــــ لارڈ ڈراسن نے پوچھا۔

"باس! ـــ وہ ابھی تک ہسپتال میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے خاص آدمی نے بتایا ہے کہ وہ پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران سے زیادہ واقف ہے ـــ علی عمران بظاہر کوئی مسخرہ اور احمق سا آدمی لگتا ہے۔ لیکن وہ انتہائی ذہین اور تیز آدمی ہے۔ اس کے علاوہ اس نے پاکیشیا کے چند اور نام بھی بتاتے ہیں ـــ اس نے جارج کے متعلق بتایا ہے کہ جارج اس کا دوست ہے اور جب جارج ناراک میں آتا ہے تو اسی کے پاس ٹھہرتا ہے لیکن اس کا گذشتہ ایک ہفتے سے جارج کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ اس نے بتایا ہے کہ اس سے پہلے بھی ایک آدمی نے اس سے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی ہے اور جب میں نے اس سے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو اس نے باقاعدہ معاوضہ وصول کر کے بتایا ہے کہ اس آدمی کا تعلق روسیاہ سے ہے" ـــ بارٹر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ! یہ تو انتہائی اہم پوائنٹ ہے ـــــ اس روسیاہی

کا حلیہ وغیرہ معلوم کرو اور پھر اسے تلاش کر کے مجھے رپورٹ دو" ـــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے یس سر کے الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری ذہانت واقعی قابل داد ہے کرنل! میں اعتراف کرتا ہوں کہ تم مجھ سے زیادہ ذہین ہو اور سنو، آج سے میں تمہیں مستقل آفر کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ رہو تو میں تمہیں منہ مانگا معاوضہ ادا کرتا رہوں گا"

لارڈ ڈراسن واقعی کرنل کی ذہانت سے بُری طرح مرعوب نظر آرہا تھا۔

"ملازمت نہیں دوستی اور تم میری پوری تنظیم کے چیف ہو گے" ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اوکے، مجھے تمہاری یہ آفر صرف اس شرط پر منظور ہے کہ جب میں چاہوں گا کسی مہم پر جاسکوں گا تم مجھے روکو گے نہیں" ـــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"بالکل منظور۔ معاوضے کی بات مت کرنا۔ تمہیں بلینک چیک بُک دے دی جائے گی جو تمہارا جی چاہے لے لینا" ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔ اور کرنل راک ہیڈ کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"تھینک یو باس" ـــ کرنل راک ہیڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور لارڈ ڈراسن اطمینان بھرے انداز میں مسکرا دیا۔

"اوہ۔ اب مجھے بالکل اطمینان ہو گیا۔ میرے پاس تنظیم بھی ہے، رقم بھی اور انتہائی طاقتور سپر فائٹرز بھی اور اب تمہاری ذہانت بھی ساتھ شامل ہو گئی ہے اب لارڈ گروپ کو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی" ـــ لارڈ ڈراسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

میز کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو دبا دیا۔

"یس باس"___ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"وکی کو بلاؤ"___ لارڈ ڈراسن نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"یس باس"___ وکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو وکی! کرنل راک ہیڈ اب میرے بعد پوری تنظیم اور لارڈ ہاؤس اور دیگر تمام معاملات کے چیف ہوں گے تم سب اب کرنل راک ہیڈ کے احکامات کی تعمیل کے لئے پابند رہو گے۔ سمجھے"___ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ جیسے حکم سر! حکم کی تعمیل ہو گی سر"___ وکی نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو وکی۔ تم میرے نمبر ٹو ہو گے۔ ایسا کرو کہ تنظیم کے جتنے بھی سرکردہ لوگ ہیں خاص طور پر سپر فائٹرز، ان سب کو کسی بڑے ہال میں اکٹھا کرو تاکہ میں ان سے میٹنگ کر کے آئندہ اقدامات کے بارے میں کوئی ٹھوس لائحہ عمل تجویز کر سکوں"___ کرنل راک ہیڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس! آدھے گھنٹے کے اندر آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہو گی"___ وکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں کو سلام کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ٹھیک ہے لارڈ! اب تم آرام کرو۔ اب سارے معاملات

مجھ پر چھوڑ دو۔ میں اس پاکیشیا سیکرٹ سروس اور روسیاہی ایجنٹوں کو ایسا ناچ نچاؤں گا کہ مرنے کے بعد بھی کرنل راک ہیڈ کا نام سن کر ان کی لاشیں کانپنا شروع کر دیں گی"___ کرنل راک ہیڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل! مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا"___ لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک الماری کھولی اس میں سے دو چیک بکس نکالیں اور اس کے بعد اس نے دونوں چیک بکس کے ہر چیک پر اپنے دستخط کرنے شروع کر دیئے۔ کرنل راک ہیڈ خاموشی سے اسے دستخط کرتے دیکھتا رہا۔

"یہ دو چیک بکس ہیں۔ ایک تمہارے ذاتی استعمال کے لئے اور دوسری تنظیم کے لئے۔ اور یہ ختم ہو جائیں گی تو اور لے لینا۔ رقم کی فکر نہ کرنا۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ پورے ایکریمیا میں لارڈ گروپ کا نام گونج اٹھے"___ لارڈ ڈراسن نے کہا اور کرنل راک ہیڈ نے تھینک یو کہہ کر دونوں چیک بکس جیب میں ڈالیں اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے اس دفتر نما کمرے سے باہر آ گئے۔

چارٹرڈ طیارہ نارا گوٹے کے پرائیویٹ ایئرپورٹ پر اتر گیا اور عمران بلیک زیرو، جوزف اور جوانا طیارے سے باہر آئے اور پھر اس عمارت کی طرف بڑھتے گئے جدھر ان کے کاغذات کی سرکاری طور پر چیکنگ ہوتی تھی۔ عمران اور بلیک زیرو دونوں ایشیائی میک اپ میں تھے۔ اور جوزف اور جوانا اپنے اصل حلیوں میں تھے۔ بلیک زیرو نے عمران کی ہدایات کے مطابق کاغذات پہلے ہی تیار کرا لئے تھے اس لئے وہ اطمینان سے چلتے ہوئے اس عمارت میں گئے اور چند لمحوں بعد انہیں کلیئر کر دیا گیا۔ عمارت کی دوسری طرف چند ٹیکسیاں موجود تھیں۔ عمران ایک ٹیکسی کی طرف بڑھ گیا جس کا ڈرائیور شکل و صورت اور قد و قامت سے ہی زیر زمین دنیا کا کوئی فرد لگ رہا تھا۔

"یس سر، کہاں جانا ہے" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے انہیں اپنی ٹیکسی کی طرف آتے دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں لے جا سکتے ہو؟" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ جناب! آپ حکم کریں" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے چونک کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر جہنم میں لے چلو" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹیکسی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی بلیک زیرو، جوزف اور جوانا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ گو کار بڑے سائز کی تھی لیکن جوزف اور جوانا کے بھاری بھرکم جسموں کی وجہ سے بلیک زیرو کو سکڑ کر بیٹھنا پڑا تھا۔

"میں سمجھا نہیں جناب۔ آپ ذرا کھل کر بات کریں" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ڈرائیونگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

"سنو، کتنا عرصہ ہو گیا ہے تمہیں ٹیکسی چلاتے ہوئے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹیکسی چلاتے ہوئے جناب چار سال ہو گئے ہیں" ۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور ان چار سالوں میں تمہیں یہ پتہ نہ چل سکا کہ یہاں نارا گوٹے میں جہنم کسے کہتے ہیں اور یہاں تو ایک کی بجائے دو دو جہنم ہیں۔ ایک کو بڑی جہنم اور دوسری کو چھوٹی جہنم کہتے ہیں۔ تمہیں تو پوچھنا چاہیے تھا کہ جناب کون سی جہنم" ۔۔۔ عمران کی زبان پوری رفتار سے چل پڑی اور ٹیکسی ڈرائیور اب عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اس کا پالا کسی دماغی مریض سے پڑ گیا ہے۔

"آپ نجانے کیا کہہ رہے ہیں کیسی چھوٹی جہنم اور کیسی بڑی جہنم" ۔۔۔

ٹیکسی ڈرائیور نے اس بار قدرے بے بسی سے جواب دیا۔

"بھائی ڈرائیور صاحب تمہارا نام کیا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام چارلی ہے جناب" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ چارلی چپلن واہ مجھے تو بڑی خواہش تھی دنیا کے اس عظیم اداکار سے ملنے کی۔ سیکرٹری" ——— عمران نے یکلخت خوشی سے چہکتے ہوئے کہا اور آخری لفظ اس نے مڑ کر جوزف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس پرنس!" ——— جوزف نے بڑے مودبانہ انداز میں کہا اور جوزف کا جواب سن کر چارلی اس طرح اچھلا کر جیسے سیٹ کے نیچے موجود سپرنگوں میں اچانک طاقت بھر گئی ہو۔ وہ اب حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"وہ میری آٹو گراف بک نکالو اور دنیا کے عظیم اداکار چارلی چپلن سے آٹو گراف حاصل کرو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"آٹو گراف بک ختم ہو گئی ہے پرنس! نئی کا آرڈر دیا ہوا ہے" ——— جوزف نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ہاں تو جناب عظیم اداکار چارلی چپلن صاحب! آپ کو چھوٹی بڑی دونوں جہنموں کا علم نہیں ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ پرنس ہیں؟" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پرنس نہیں ہوں۔ میرے والد کنگ ہیں ریاست ڈھمپ کے

کنگ۔ ویسے یار یہ ٹیکسی چلتی بھی ہے یا یہیں کھڑے کھڑے پہنچ جاتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ کیوں نہیں چلتی۔ آپ بتائیں بھی سہی کہ آپ نے کہاں جانا ہے" ——— ٹیکسی ڈرائیور نے اس بار قدرے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے جہنم میں لے چلو۔ اب یہ تمہاری مرضی ہے کہ چھوٹی جہنم میں لے جاؤ یا بڑی میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پلیز پرنس! آپ مسٹر چارلی کو تفصیل بتا دیں" ——— پیچھے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ وضاحت۔ اچھا۔ پہلے بتا دیا ہوتا۔ تو مسٹر چارلی چپلن چھوٹی جہنم تو کہتے ہیں لارڈ ڈراسن ہاؤس کو اور بڑی جہنم کہتے ہیں ڈیگورا کلب کو، اب جونز دیک ہو وہیں لے چلو" ——— عمران نے باقاعدہ وضاحت کرتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی آپ درست کہہ رہے ہیں میں سمجھا نہ تھا چلئے میں آپ کو ڈیگورا کلب لے چلتا ہوں۔ ڈیگورا آپ جیسے پرنس سے مل کر واقعی بیحد خوش ہوگا" ——— چارلی نے ہنستے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

"ارے واہ۔ یہ تو واقعی چلتی ہے۔ بہت خوب" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلتی نہیں دوڑتی ہے" ——— چارلی نے ایکسیلیٹر کو اور زیادہ دباتے ہوئے کہا اور کار کی رفتار بے حد تیز ہو گئی۔

"ارے ارے آہستہ چلاؤ۔ مجھے اختلاج قلب کی شکایت ہے ایسا نہ ہو

کہ ناراگوسے کی انتظامیہ کو پرنس کے شایان شان کفن دفن کے انتظ
کرنے کے لئے ٹیکس لگانا پڑ جائے" ــــ عمران نے کہا اور جا
بار پھر ہنس پڑا لیکن اس نے کار کی رفتار کم نہ کی اور تھوڑی دیر بعد اس
کار ایک وسیع لیکن خوبصورت یک منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ
میں موڑ دی۔ گیٹ پر ڈیگورا کلب کا سائن بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمارت کے
مین گیٹ کے سامنے دو مسلح افراد کھڑے تھے۔ چارلی نے گیٹ کے
سامنے کار روک دی تو عمران اچھل کر نیچے اترا۔ پچھلی سیٹ سے جوزف
جوانا اور بلیک زیرو بھی اتر آئے تھے۔ جوزف نے جلدی سے جیب
سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف پھینکا اور پھر وہ عمران
کے پیچھے چل پڑا جو اب مین گیٹ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بلیک زیرو
اور جوانا اس کے پیچھے تھے۔ مسلح دربانوں نے انہیں آتا دیکھ کر دروازہ
کھول دیا۔

"شکریہ۔ لیکن ان گنوں میں سے کون سی گولیاں نکلتی ہیں کھٹی یا میٹھی"
ــــ عمران نے دربانوں کے قریب رک کر کہا اور پھر اس سے پہلے
کہ دربان کوئی جواب دیتے وہ اس طرح سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا
جیسے اسے جواب مل گیا ہو۔ کلب کا ہال خاصا بڑا تھا لیکن اس وقت
ہال میں صرف چند جوڑے ہی موجود تھے باقی ہال خالی پڑا تھا۔ ایک
طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے ایک نوجوان باقاعدہ یونیفارم
پہنے کھڑا تھا۔ عمران نے ایک لمحہ رک کر بڑے سرسری سے انداز میں
ہال کو دیکھا اور پھر کندھے جھٹکتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمایئے!" ــــ نوجوان نے حیرت سے پہلے عمران او

بلیک زیرو کو اور پھر ان کے پیچھے آتے ہوئے قوی ہیکل جوزف اور
جوانا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ڈیگورا سے کہو کہ ناراک سے ایک پارٹی آئی ہے لمبے سودے کیلئے"
ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے
کاؤنٹر سے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس!" ــــ دوسری طرف سے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا گیا۔

"باس! ناراک سے چار افراد پر مشتمل ایک پارٹی آئی ہے۔ کہتے ہیں
لمبے سودے کی بات کرنی ہے ان میں سے دو ایشیائی ہیں اور دو حبشی"
کاؤنٹر بوائے نے تیز تیز لیکن مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بھیج دو انہیں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کاؤنٹر
بوائے نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلے جائیں باس کا دفتر اوپر ہے۔" کاؤنٹر بوائے
نے کاؤنٹر کے ساتھ ہی اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک
کافی بڑے اور شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں پہنچ گئے جس میں
موجود ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک عام سی جسامت کا آدمی بیٹھا ہوا
تھا لیکن اس کی آنکھوں میں سانپ کی طرح تیز چمک تھی۔ اس آدمی کے
پیچھے دیوار کے ساتھ لگے ہوئے دو آدمی کھڑے تھے۔ ان دونوں
کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"بیٹھیں!" ــــ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے
ہی اس عام سے آدمی نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں ایک طرف

پڑے ہوئے صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بہت بہت شکریہ مسٹر ڈیگورا! بڑے دنوں بعد اس قدر آرام دہ صوفے پر بیٹھنا نصیب ہوا ہے" ____ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے واقعی وہ پہلی بار کسی اچھے صوفے پر بیٹھ رہا ہو۔

____ "ڈیگورا نے عمران کی بات سُن کر ہونٹ بھینچ لئے۔ وہ بڑے غور سے عمران کے ساتھیوں اور خاص طور پر جوزف اور جوانا کو دیکھ رہا تھا۔

"کیسے آنا ہوا پہلے اپنا تعارف کرا دیں" ____ ڈیگورا نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے سُنا ہے کہ لارڈ ڈراسن کے ساتھ تمہاری چپقلش رہی ہے۔ کیا یہ بات درُست ہے؟" ____ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ، لیکن تم کون ہو اور کیوں پوچھ رہے ہو؟" ____ ڈیگورا عمران کی بات سُن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"پہلے بتاؤ میری بات درست ہے" ____ عمران کا لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا۔

"تمہاری بات درست ہے لیکن اگر تمہارا خیال ہے کہ تم لارڈ ڈراسن کے خلاف کوئی کام لے کر آئے ہو اور وہ کام میں کروں گا تو ایسا نہیں ہو گا اس لئے کہ لارڈ ڈراسن کے ساتھ میری کل ہی صلح ہوتی ہے کرنل کی ہیڈ کی وجہ سے یہ صلح ہو گئی ہے اور ہمارے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے کاموں میں مداخلت نہیں کریں گے" ____ ڈیگورا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ۔ صلح تو بہت اچھی بات ہے۔ اس طرح کم از کم تمہارا بھرم قائم رہے گا ورنہ میں نے سنا ہے کہ لارڈ ڈراسن کے پاس سپر فائٹرز موجود ہیں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یو شٹ اپ۔ تم احمق ہو اس لئے میں تمہاری اس توہین آمیز بات کو نظر انداز کر رہا ہوں ورنہ نارا گوئے میں ایسی بات کرنے والے دوسری سانس نہیں لیا کرتے۔ سپر فائٹرز چاہے کتنے ہی طاقتور ہوں گولی کو نہیں روک سکتے" ____ ڈیگورا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"اچھا ویری گڈ، ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ یہ سپر فائٹرز فولاد کے بنے ہوئے نہ ہوں اور مجھے سپر زگنیں منگوانی پڑیں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم ہو کون، تم نے اب تک اپنے متعلق کچھ نہیں بتایا" ____ ڈیگورا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نارمک کے جیگر کو جانتے ہو" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ____ کیا کہا تم نے جیگر ____ اوہ کہاں ہے جیگر" ____ ڈیگورا جیگر کا نام سُن کر یکلخت اچھل پڑا اور اس طرح غور سے عمران کو دیکھنے لگا جیسے وہ اُسے ہی جیگر سمجھ رہا ہو۔

"میری جیب میں ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جیب میں موجود ہاتھ باہر نکالا اور ایک بند لفافہ ڈیگورا کی طرف اُچھال دیا۔ لفافہ ڈیگورا کے سامنے میز پر گرا۔ اس نے ایک نظر حیرت سے عمران کو دیکھا اور پھر لفافہ اٹھا لیا۔ لفافہ اٹھا کر اس نے اسے کھولا اور اس کے

اندر موجود ایک کاغذ نکال کر اسے غور سے پڑھنے لگا۔ کاغذ کے ایک کو
پر کوئی مخصوص مونوگرام چھپا ہوا تھا۔ کاغذ ٹائپ شدہ نہ تھا بلکہ ہاتھ سے
لکھا گیا تھا۔

"ہونہہ۔ تو یہ بات ہے لیکن مسٹر ----" ڈیگورا نے ہونٹ چبا
ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں ہچکچاہٹ سی تھی۔

"پرنس۔ میرا نام پرنس ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پرنس ـــ مسٹر پرنس جیگر میرا محسن ہے اور میں اس کی بات نہیں ٹا
سکتا اور میں اس کی ہینڈ رائٹنگ بھی پہچانتا ہوں اور اس کا مخصوص مو
گرام بھی۔ اور جیگر نے لکھا ہے کہ تم اس کے محسن ہو اور لارڈ ڈراسن کے
خلاف کام کرنے یہاں ناراگوتے آئے ہو لیکن ویری سوری میں لا
ڈراسن کے خلاف تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا کیونکہ میرا اس سے
معاہدہ ہو چکا ہے اور میں معاہدہ توڑنا نہیں چاہتا" ـــ ڈیگورا نے ہون
چباتے ہوئے کہا۔

"سنو ڈیگورا! مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں اس سے معاہدے پر
مجبور ہوئے ہو اور کیوں اسے نہیں توڑنا چاہتے لیکن مجھے ان باتوں
کوئی مطلب نہیں اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ تم یا تمہارے آدمی میرے سا
مل کر باقاعدہ لارڈ ڈراسن کے خلاف کام کریں۔ بس صرف اتنا چاہتا ہو
کہ ایک رہائشی کوٹھی، دو نئے ماڈل کی کاریں اور اسلحہ تم ہمیں مہیا کر دو
بس" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ تو ہو سکتا ہے لیکن کیا تم مجھے بتانا پسند کرو گے کہ تم اس کے خلاف
کیوں کام کرنا چاہتے ہو اور کیا کام کرنا چاہتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ میں بغیر کسی

م کے تشدد کے تمہارا مسئلہ حل کر دوں" ـــ ڈیگورا نے کہا۔

"لارڈ ڈراسن نے میرے بہترین دوست کو قتل کرا دیا ہے۔ اور میرے دوست
روح بغیر انتقام کے بے چین رہے گی اس لئے میں اس سے انتقام لینا چاہتا
ں اور بس" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ اگر لارڈ ڈراسن اس بارے میں معذرت کر لے تو
ٹھیک ہے" ـــ ڈیگورا نے کہا۔

"ہاں! اگر اس کی معذرت سے میرا بہترین دوست زندہ ہو جائے
مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" ـــ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"مطلب ہے کہ تم اس سے الجھنے کا فیصلہ کر چکے ہو۔ ٹھیک ہے
ں کیا کہہ سکتا ہوں، بہرحال تم جیگر کا خط لے کر آئے ہو اس لئے میں
ہاری مدد کر دیتا ہوں لیکن اس سے زیادہ کی امید مجھ سے نہ رکھنا" ـــ
ڈیگورا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اور مسٹر ڈیگورا! ایک بات میری بھی کان میں ڈال لینا کہ اگر تم نے
تمہارے کسی آدمی نے ہمارے متعلق لارڈ ڈراسن کو کوئی اطلاع دی تو پھر
ر والی بات درمیان سے ختم ہو جائے گی" ـــ عمران کا لہجہ یکلخت
ل گیا۔

"دیکھو پرنس! مجھے آئندہ کوئی دھمکی نہ دینا۔ جیگر اچھی طرح جانتا ہے
میں کس قدر اصول پسند ہوں۔ اس لئے تم فکر نہ کرو۔ اس سپلائی کے
د میں بھول جاؤں گا کہ میری تم سے کبھی ملاقات ہوئی ہے" ـــ ڈیگورا
نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

ڈیگورا نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چابی جس کے ساتھ

ٹیگ منسلک تھا نکال کر عمران کی طرف پھینک دی۔
"برجر روڈ کوٹھی نمبر آٹھ۔ وہاں تمہارے مطلب کی تمام چیزیں موجو
ہوں گی اور بے فکر رہو۔ اس کوٹھی، اس میں موجود ٹیلیفون، کاروں و
کسی بھی چیز کا کوئی تعلق ڈیگورا سے ثابت نہیں ہو سکے گا اور اس کے
ساتھ ہی آئندہ تم ڈیگورا کا نام بھی بھول جاؤ گے۔ ویسے میں تمہیں
ضرور بتا دینا چاہتا ہوں کہ لارڈ ڈراسن کے سپر فائٹرز سے بچ کر ر
وہ انسان کم اور موت کے پیامبر زیادہ ہیں"۔۔۔۔ ڈیگورا نے کہا۔
"تھینک یو ڈیگورا"۔۔۔۔ عمران نے چابی کیچ کرتے ہوئے
پھر وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈیگورا نے سر ہلا دیا اور عمران سا
سمیت اس کے دفتر سے نکلا اور سیڑھیاں اتر کر اس نے ہال میں
بیرونی دروازے کا رخ کر لیا۔ باہر نکلتے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی اور تھ
دیر بعد وہ برجر روڈ کے پہلے چوراہے پر پہنچ کر ٹیکسی سے اتر
یہ علاقہ رہائشی تھا اور یہاں سڑک کے دونوں اطراف میں درمیانے
کی رہائشی کوٹھیاں موجود تھیں۔ ٹیکسی کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ
سے چلتے ہوتے آگے بڑھتے گئے اور پھر وہ چند لمحوں کے بعد کوٹھی نمبر
آٹھ میں داخل ہو چکے تھے۔ کوٹھی کے پورچ میں واقعی سیاہ رنگ
دو نئے ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔
"طاہر تم اسلحہ وغیرہ چیک کر لو۔ میں ذرا فون کر لوں"۔۔۔۔ عمران نے
ڈرائنگ روم کے کونے میں رکھے فون کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
طاہر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ جوزف اور جوانا ایک طرف
پڑے ہوئے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ عمران نے فون کے ساتھ پڑی

ڈائرکٹری اٹھائی اور پھر اسے کھول کر اس میں سے لارڈ ڈراسن ہاؤس کے
نمبر چیک کرنے لگا۔
ڈائرکٹری سے اسے معلوم ہوا کہ لارڈ ڈراسن ہاؤس میں تو پورا ایکسچینج
موجود تھا اور ڈائرکٹری میں بھی ایکسچینج نمبر دیا ہوا تھا۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے ڈائرکٹری واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے
لگا۔
"یس لارڈ ڈراسن ہاؤس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک آواز ابھری۔
"میرا نام ٹونی ہے اور میں نے لارڈ ڈراسن سے بات کرنی ہے"
۔۔۔۔ عمران نے ٹونی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"کہاں سے بول رہے ہیں آپ؟"۔۔۔۔ دوسری طرف سے
پوچھا گیا۔
"ناراک سے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"ایک منٹ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر
چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز ابھری۔
"یس لارڈ ڈراسن سپیکنگ"۔۔۔۔ بولنے والا واقعی لارڈ ڈراسن تھا۔
"میں ٹونی بول رہا ہوں جناب! وہ آپ سے سودے کی بات کرنی
تھی"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔
"اوہ مسٹر ٹونی! میں تو تمہارا منتظر تھا کیا تم جارج سے مل چکے ہو؟"۔۔۔۔
لارڈ کی آواز میں جوش تھا۔
"نہیں ابھی میری جارج سے بات نہیں ہوئی۔ میں نے سوچا پہلے

آپ سے بات کر لوں پھر جارج سے بات کروں گا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو جارج کو درمیان میں ڈالے بغیر بھی بات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ میں نے تو رقم دینی ہے اور اپنی مطلوبہ چیز وصول کرنی ہے"۔۔۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"تو پھر میں کب آؤں"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میری طرف سے ابھی آ جاؤ۔ میں تو تمہارا منتظر ہوں"۔۔۔ لارڈ نے جواب دیا۔

"او کے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بلیک زیرو اس دوران واپس آ چکا تھا۔

"خاصی بڑی مقدار میں اسلحہ موجود ہے۔ ہر قسم کا، لیکن یہ ڈیگورا سے آپ کی بات چیت بڑے عجیب انداز میں ہوئی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈیگورا یہاں نارا گوئے کا خاصا بڑا گروپ لیڈر ہے اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا ہے چونکہ چارٹرڈ طیارے پر آتے ہوئے ہم اسلحہ لے کر نہ آ سکتے تھے اور پھر یہاں رہائش اور کاریں حاصل کرنا خاصا کٹھن کام تھا۔ اگر زبردستی کی جاتی تو ہو سکتا ہے کہ لارڈ ڈراسن کے آدمیوں کو اطلاع مل جاتی اس لئے مجھے جیگر کے جعلی خط کا چکر چلانا پڑا کیونکہ تم نے جو معلومات حاصل کی تھیں اس کے مطابق جیگر کا کہا ڈیگورا نہیں ٹال سکتا اور جیگر کو میں اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اب آپ نے کیا پلاننگ بنائی ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"پلاننگ واضح ہے ہمیں لارڈ ہاؤس پر حملہ کرنا ہے اور لارڈ ڈراسن اور اس کے پورے گروپ کا خاتمہ کرنا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ تمام جم کو قتل کرنے کے کیا نتائج نکل سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا، اچانک باہر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز ابھری اور وہ سب اچانک ابھرنے والی یہ آواز سن کر چونکے ہی تھے کہ یکلخت ایک دیو ہیکل آدمی جو سر سے گنجا تھا دروازے پر نمودار ہوا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی تھی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔

"خبردار! ہاتھ اٹھا لو ورنہ"۔۔۔ گنجے نے دھاڑتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی تین اور آدمی کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ تینوں بھی بالکل اسی کی قد و قامت کے تھے اور اسی طرح ان کے سر بھی گنجے تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور پھر عمران کے ہاتھ تیزی سے اٹھتے گئے۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

"میں کہتا ہوں سب ہاتھ اٹھا لو"۔۔۔ پہلے گنجے نے چیختے ہوئے کہا اور اس بار بلیک زیرو، جوزف اور جوانا نے بھی ہاتھ اٹھا لئے۔ ظاہر ہے عمران کے ہاتھ اٹھانے کے بعد انہیں مجبوراً ایسا کرنا پڑا تھا۔ ورنہ جوزف اور جوانا دونوں کے چہروں پر شدید غصے کے آثار ابھر آئے تھے اور جوانا تو انتہائی کینہ توز نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا۔

"باس کو کال کرو نمبر فور اور سچویشن بتاؤ"۔۔۔ پہلے نے ایک اور

گنجے سے مخاطب ہو کر کہا اور اس نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو، سپر فائٹر فور کالنگ اوور" —— اس گنجے نے کہا۔

"یس چیف اٹنڈنگ اوور" —— دوسری طرف سے ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"ہم نے انہیں ٹریپ کر لیا ہے چیف۔ ان میں سے دو ایشیائی ہیں اور دو حبشی، اب کیا حکم ہے اوور" —— سپر فائٹر فور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ایشیائی ہیں بہت خوب۔ انہیں لے کر فوراً لارڈ ہاؤس پہنچو خیال رکھنا یہ کوئی شرارت نہ کریں اوور" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شرارت اور سپر فائٹرز کے ساتھ۔ آپ آئندہ ایسے الفاظ نہ کہا کریں چیف! یہ ہماری توہین ہے۔ شرارت کرنی تو ایک طرف، ان چوہوں نے شرارت کے بارے میں سوچا بھی تو دوسرے لمحے ان کی روحیں پرواز کر چکی ہوں گی اوور" —— نمبر فور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

"ٹھیک ہے تم انہیں لے آؤ۔ اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور نمبر فور نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈال لیا۔

"چلو اٹھ کر دیوار کی طرف منہ کر لو" —— اس بار پہلے والے گنجے نے ان سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ج ج۔ جی بہتر" —— عمران نے بڑے خوف زدہ سے لہجے میں کہا اور پھر جلدی سے اٹھ کر اس نے دیوار کی طرف منہ کر لیا۔ مجبوراً اس کے

ساتھیوں کو بھی اس کی پیروی کرنی پڑی۔ ایک گنجے نے آگے بڑھ کر ان کی تلاشی لی لیکن ان کی جیب میں چونکہ اسلحہ نہ تھا اس لئے ظاہر ہے انہیں مایوسی ہوئی تھی۔

"او کے۔ اب باہر چلو" —— پہلے گنجے نے کہا اور عمران مڑا اور پھر اطمینان سے دروازے کی طرف چل پڑا۔

انہیں باہر لا کر ایک بڑی سی ویگن میں جو کہ کوٹھی کے بیرونی گیٹ سے کچھ فاصلے پر موجود تھی سوار کر دیا گیا۔ تین گنجے ان کے ساتھ ہی عقبی حصے میں بیٹھ گئے جب کہ وہ نمبر فور ڈرائیونگ سیٹ پر تھا اور ویگن تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر کسی الجھن کا شکار ہو۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ویگن رک گئی اور پھر عقبی دروازہ کھول کر تینوں گنجے باہر نکلے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو باہر آنے کے لئے کہا۔ عمران جب باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ ویگن ایک شاندار محل کے پورچ میں کھڑی تھی اور وہاں ان گنجوں کے علاوہ بھی چار مسلح افراد موجود تھے۔ ویگن سے اتار کر انہیں ایک راہداری سے گزار کر وہ ایک بڑے سے ہال کمرے میں پہنچے۔

"دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو جاؤ" —— پہلے والے گنجے نے انہیں حکم دیتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ہال کی عقبی دیوار کے ساتھ قطار بنا کر کھڑے ہو گئے۔

چاروں گنجے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس

کی آنکھوں پر سنہرے رنگ کا نفیس چشمہ تھا اور جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے کا سوٹ ۔ اس کے پیچھے ایک گینڈے سے نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور اس سر کے بال اس طرح کھچڑی بنے ہوئے تھے جیسے ان میں کبھی کنگھی نہ استعمال کی گئی ہو البتہ اس کی پیشانی چوڑی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ عمران پیچھے آنے والے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا اس کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے حیرت کے آثار ابھرے لیکن دوسرے لمحے اس کا چہرہ ایک بار پھر سپاٹ ہو گیا۔

"تو یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے ٹونی بن کر فون کیا تھا" —— چشمے والے نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سے ہی عمران پہچان گیا کہ یہ لارڈ ڈراسن ہے۔

"یس، اور دیکھو اب یہ لوگ کیسے چوہے دان میں آپھنسے ہیں" —— پیچھے آنے والے نے کہا اور عمران اس کی آواز بھی پہچان گیا یہ اسی چیف کی آواز تھی جس سے ان گنجوں کی ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی۔

"گڈ کرنل راک ہیڈ! تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے لیکن انہیں زندہ یہاں لے آنے سے تمہارا کیا مقصد تھا" —— لارڈ ڈراسن نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کرنل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں صرف دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اور جس قدر اطمینان سے یہ لوگ چلے گئے ہیں اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی نہیں ہیں" —— کرنل راک ہیڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کک کک کیا مطلب، یہ ایشیائی ہیں تو ظاہر ہے ان کا تعلق سیکرٹ

سروس سے ہی ہو گا" —— لارڈ ڈراسن کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"نہیں لارڈ! اگر یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہوتے تو پھر اب تک وہ کچھ ہو چکا ہوتا جس کا شاید تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ یہ سیدھے سادھے کوئی اور لوگ ہیں اور ہو سکتا ہے یہ اس نواب شان الدولہ کے ملازم وغیرہ ہوں" —— کرنل راک ہیڈ نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اسے اپنی بات پر مکمل یقین ہو۔

"کرنل! —— تم الجھی ہوئی باتیں کر رہے ہو —— کھل کر بات کرو" —— لارڈ ڈراسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تمہاری سمجھ میں ابھی نہیں آئے گی بہرحال تم نے ان سے کوئی بات چیت کرنی ہو تو کر لو ورنہ میں ان کے خاتمے کا آرڈر دے رہا ہوں" —— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"میں نے کیا بات کرنی ہے۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ ختم کراؤ انہیں" —— لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھہرو! کیا واقعی تمہیں ٹونی والے نقشے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" اچانک عمران بول پڑا، اور اس کی بات سن کر کرنل اور لارڈ دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب، کس نقشے کی بات کر رہے ہو؟" —— کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"جس نقشے کے بارے میں ٹونی نے تم سے بات کی تھی" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو —— ہمیں معلوم ہے کہ ٹونی پاکیشیا کے ہسپتال میں شدید زخمی

پڑا ہوا ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر اس سے کیسے ثابت ہو گیا کہ ٹونی کی بات غلط ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ دیکھو! ہمیں ڈاج دینے کی کوشش نہ کرنا۔ ورنہ تمہاری موت نہایت عبرتناک ہو گی" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے ڈاج دینے کی کیا ضرورت ہے ـــــ میں تو سیدھے سادھے سودے کی بات کرنے آیا ہوں ـــــ تم نے ٹونی سے یا جو بھی اس کی جگہ بات کر رہا تھا اس سے دس لاکھ ڈالر میں نقشے کا سودا کیا تھا ـــــ رقم دو اور اپنا مال وصول کرو بات ختم" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم ٹونی کو کیسے جانتے ہو" ـــــ؟ لارڈ ڈراسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کو جاننے کی کیا ضرورت تھی۔ اس نے جب فون کیا اور تم سے بات چیت کی تو میں وہیں موجود تھا۔ وہ جس کے پاس ٹھہرا ہوا تھا وہ میرا واقف تھا۔ دس لاکھ ڈالر بڑی رقم ہے چنانچہ اس آدمی سے وہ نقشہ ہم نے اگلوا لیا اور ہم یہاں آ گئے۔ اس آدمی نے ہمیں یہ بتایا تھا کہ تم اسے نہیں جانتے اس لئے میں نے سوچا کہ چکر میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے اس لئے میں نے یہاں پہنچتے ہی ٹونی کی آواز میں تمہیں فون کیا تم نے نجانے کس طرح ہمیں اتنی جلدی ٹریس کر لیا اور پھر تمہارے یہ سپر فائٹرز پہنچ گئے اور ہمیں یہاں لے آئے باقی کیا چکر ہے مجھے اس کا علم نہیں ہے البتہ وہ نقشہ اور کاغذات میرے پاس موجود ہیں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام فیاض ہے اور میرا تعلق پاکیشیا کے ایک زیر زمین گروپ سے ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"تم پاکیشیا کے علی عمران کو جانتے ہو؟" ـــــ کرنل نے پوچھا۔

"علی عمران، وہ کون ہے؟ میں تو نہیں جانتا اور نہ ہی ہم نے یہ نام زیر زمین دنیا میں سنا ہے" ـــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا کہاں ہے وہ نقشہ نکالو" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"نقشہ نہ صرف موجود ہے بلکہ محفوظ ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم لوگوں نے جبراً نقشہ حاصل کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف تمہیں ناکامی ہو گی بلکہ نقشہ خود بخود روسیاہ کے ایک ایجنٹ کے پاس پہنچ جائے گا گو انہوں نے ہمارے باس کو بیس لاکھ ڈالر کی آفر کی تھی لیکن ہمارا باس اصول پسند آدمی ہے اس نے کہا ہے کہ چونکہ پہلے سودا لارڈ سے ہو چکا ہے اس لئے پہلی ترجیح لارڈ کی ہی ہو گی۔ ہاں اگر لارڈ نہ خریدنا چاہے تو پھر دوسری پارٹی سے سودا ہو جائے گا اور اگر تمہیں ثبوت چاہیے تو میری جیب میں ان کاغذات کی کاپی موجود ہے جو اس نقشے کے ساتھ تھے تم انہیں دیکھ کر تسلی کر سکتے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"اچھا، کہاں ہے وہ کاغذات؟" ـــــ کرنل کے بولنے سے پہلے لارڈ بول پڑا، اور عمران نے کوٹ کی اندرونی سائیڈ کا ایک طرف سے باہر نکلا ہوا دھاگہ زور سے کھینچا تو اس سائیڈ کا استر ایک سائیڈ سے کھل گیا اور عمران نے دو انگلیاں اندر ڈال کر چند کاغذات کھینچے اور ہاتھ میں لے

لیے۔

"اس سے کاغذ لے لو نمبر فور" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے انکے قریب موجود گنجے سے مخاطب ہو کر کہا اور اس گنجے نے آگے بڑھ کر کاغذات عمران کے ہاتھ سے لے لئے اور پھر لا کر اس نے لارڈ کے ہاتھ میں دے دیئے۔ لارڈ اور کرنل دونوں کاغذوں پر جھک گئے وہ کچھ دیر تک انہیں دیکھتے رہے اور پھر لارڈ نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے یہ بالکل وہی تحریر ہے۔ جیسی ڈائری میں تھی اس کا مطلب ہے کہ واقعی اصل نقشہ اور ہے" ـــــ لارڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرنل راک ہیڈ کی آنکھوں میں بھی چمک ابھر آئی۔

"لیکن اس آدمی نے ٹونی بن کر کال کیوں کی اور پھر جارج کی معرفت۔ وہ براہ راست بھی تو اپنے حوالے سے بات کر سکتا تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی چکر دینے کی" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ جو ٹونی تھا یا کوئی اور۔ بہرحال ایکریمین ہی تھا اب اسکی بدبختی تھی کہ اس نے میری موجودگی میں یہ ساری بات کی۔ میں بھلا ایسے موقع کو کیسے ہاتھ سے جانے دیتا چنانچہ وہ آدمی جس کے پاس وہ ٹھہرا ہوا تھا اور وہ خود بھی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور نقشہ ہمارے پاس آ گیا۔ میں نے نقشہ باس کو پیش کر دیا اور ساری بات سنا دی۔ جس کے نتیجے میں ہم کاغذات کی یہ فوٹو کاپی ثبوت کے طور پر ساتھ لے کر یہاں آ گئے اور باس کے پاس اصل کاغذات موجود ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ تو پھر نقشہ کیسے ہمیں مل سکتا ہے اور رقم کہاں دینی ہو گی"

لارڈ ڈراسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یہاں تو کسی صورت بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ تم لوگوں نے جس انداز میں ہمیں اغوا کیا ہے اس سے صورت حال اعتماد والی نہیں رہی۔ اب تو یہ ہو سکتا ہے کہ تم رقم لے کر ہمارے ساتھ چلو تمہارے آدمی بے شک ہماری نگرانی کریں لیکن دور سے۔ میں فون کر کے باس کو کہیں کال کر لوں گا۔ اس کے بعد کسی بھی کھلی جگہ پر لین دین مکمل ہو سکتا ہے تمہارا مال تمہارے پاس اور ہم رقم لے کر واپس پاکیشیا چلے جائیں گے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"میں چلتا ہوں تمہارے ساتھ" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے فوراً ہی آفر کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ہمیں تو رقم سے مطلب ہے کوئی بھی چلے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے کرنل۔ تم ان کے ساتھ جاؤ۔ سپر فائٹرز اور باقی تنظیم دور سے نگرانی کرے گی۔ اگر انہوں نے کوئی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر ان کی اپنی بدبختی ہو گی ورنہ لارڈ ڈراسن بات کا پکا ہے۔ رقم انہیں دے کر نقشہ لے کر واپس آ جانا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"ہمیں کسی حرکت کی ضرورت نہیں ہے ہمیں تو رقم چاہیئے بس" ـــــ عمران نے کہا۔

"اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ تم نے اس نقشے اور کاغذات کی کاپیاں کرا رکھی ہوں اور ہم سے رقم وصول کرنے کے بعد تم اسے روسیاہی ایجنٹوں کے پاس فروخت کر دو" ـــــ کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"تمہاری بات درُست ہے ہم نے ایسا سوچا بھی تھا کیونکہ بہرحال رقم کا لالچ کسے نہیں ہوتا لیکن اس نواب نے جس کاغذ پہ وہ نقشہ بنایا ہے وہ خاص قسم کا کاغذ ہے۔ ہمیں کاپی بنانے والے نے بتایا کہ اگر اس کی کاپی بنانے کی کوشش کی گئی تو یہ کاپی بھی نہ اتر سکے گی اور یہ کاغذ بھی واش ہو جائے گا۔ البتہ یہ کاغذات عام سے تھے اس لئے ہم نے اس کی کاپی بنوالی اور ہم اب دس لاکھ ڈالر کی رقم تو نہ گنوا سکتے تھے اس لئے اس کی کاپی بھی نہیں بنائی گئی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب تم رقم کی لالچ کی بات کر رہے ہو تو پھر تم نے بیس لاکھ ڈالر لے کر روسیاہی ایجنٹوں کو کیوں اسے نہیں دے دیا" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"اصل بات بتاؤں تم لوگ ہماری طرح کے ہو جب کہ وہ لوگ۔ ایجنٹ ٹاپ کے سرکاری لوگ ہیں اس لئے باس نے کل کی مصیبت میں پھنسنے سے بہتر یہی سمجھا کہ تم سے بات طے ہو جائے ہاں مجبوری کی بات دوسری تھی" ——— عمران نے کہا۔

"او کے چلو کہاں چلنا ہے فون یہیں سے کر لو" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا۔

"نہیں ہم راستے میں کسی بھی پبلک فون بوتھ سے بات کرینگے" ——— عمران نے کہا۔

"او۔ کے آؤ" ——— کرنل راک ہیڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سپر فائٹرز کو باہر جانے کے لئے کہا اور وہ چاروں خاموشی سے باہر چلے گئے۔ عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھا اور پھر کمرے سے نکل کر

وہ کرنل راک ہیڈ اور لارڈ ڈراسن کے ساتھ چلتے ہوئے دوبارہ پورچ میں آ گئے۔ اس کے بعد کرنل نے رقم کا بیگ لیا اور پھر ایک بڑی سیلون کار میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو بٹھایا گیا۔ عمران اسے خود ڈرائیو کر رہا تھا، جب کہ دوسری کار میں کرنل راک ہیڈ تھا۔ ڈرائیور البتہ کوئی اور تھا اور دونوں کاریں ایک دوسرے کے پیچھے چلتی ہوئیں لارڈ ڈراسن ہاؤس کے بڑے گیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔ عمران کے ساتھی مسلسل خاموش تھے، جب کہ عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ لارڈ ہاؤس کے بڑے گیٹ سے باہر نکلتے ہی بلیک زیرو نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لئے کہا اور بلیک زیرو نے جلدی سے منہ بند کر لیا۔

لارڈ ڈراسن بڑے بے چینی کے عالم میں وسیع و عریض کمرے میں
ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید اضطراب کے آثار نمایاں تھے کہ
یکلخت دروازہ کھلا اور وکی اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ مل گیا نقشہ" ــــ لارڈ ڈراسن نے چونک کر کہا۔

"معلوم نہیں جناب! یہاں سے نکلتے ہی ابھی کچھ فاصلہ طے ہوا تھا
کہ چیف نے ان لوگوں کی کار رکوائی اور پھر ان سے کہا کہ ایسے کاموں میں یہ
ضروری ہے اس لئے وہ اکیلے ان کے ساتھ جائیں گے پھر انہوں نے
مجھے ہیڈ کوارٹرز کے ساتھ وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود کار لے کر ان کے
پیچھے چلے گئے جاتے ہوئے ہمیں انہوں نے سرگوشیانہ انداز میں کہا تھا
کہ اگر ضرورت پڑی تو وہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر ریڈ کاشن دیں گے چنانچہ ہم
وہیں رک گئے اور دونوں کاریں آگے چلی گئیں لیکن کافی دیر بعد ریڈ کاشن
کی بجائے چیف کی کال آ گئی کہ انہوں نے نقشہ حاصل کر لیا ہے اور وہ واپس

آ رہے ہیں چنانچہ ہم انتظار کرتے رہے لیکن ابھی تک وہ واپس نہیں لوٹے
اس پر میں نے سوچا کہ آپ سے مزید ہدایات لے لی جائیں" ــــ وکی
نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب کرنل راک ہیڈ نے نقشہ حاصل کر لیا لیکن ابھی تک وہ
واپس نہیں آئے وہاں کہاں رک سکتے ہیں" ــــ لارڈ ڈراسن نے
کہا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وکی کوئی جواب دیتا اچانک ٹیلی فون کی
گھنٹی بج اٹھی اور لارڈ ڈراسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل راک ہیڈ صاحب سے بات کیجیے" ــــ آپریٹر نے کہا اور
لارڈ ڈراسن بے چونک پڑا۔

"اوہ یس" ــــ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو لارڈ! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں" ــــ دوسری طرف
سے کرنل راک ہیڈ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ کرنل تم کہاں رہ گئے ہو؟ میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار
کر رہا ہوں" ــــ لارڈ ڈراسن نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"سوری لارڈ! تمہیں انتظار کرنا پڑا لیکن یہ انتظار دو چار روز اور لمبا
ہو جائے گا کیونکہ جب تک میں ناراک نہ پہنچ جاؤں کرنل راک ہیڈ
کو قید سے رہائی نہیں مل سکتی اور جب تک اس غریب کو رہائی نہ ملے
وہ تم تک نہیں پہنچ سکتا" ــــ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"کیا ــ کیا مطلب! کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے"
لارڈ ڈراسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ارے ارے لارڈ اتنے زور سے مت چیخو، یہ تمہارے وقار کے خلاف ہے اور سنو تم نے میری ذہانت کی تعریف کی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ فون کر کے تمہیں بتا دوں کہ ٹاشیم جیسی قیمتی دھات کو حاصل کرنا تم جیسے تھرڈ ریٹ بدمعاشوں کا کام نہیں ہے یہ حکومتوں کے معاملے ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ایکریمیا اس دوڑ میں آگے نکل گیا ہے اور ہاں یہ بھی بتا دوں کہ وہ پہلا نقشہ اور اس کی کاپی بھی میرے ہی پاس ہے اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم اصل کرنل راک ہیڈ کے ساتھ مل کر کہیں جنگل میں ہرن وغیرہ کا شکار کھیلو باقی ویسے اتنا بتا دوں کہ میرا نام سوبرز ہے اور سوبرز ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کا سپیشل ایجنٹ ہے۔ بائی بائی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو آپریٹر!" ـــــ لارڈ ڈراسن نے رابطہ ختم ہوتے ہی بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس!" ـــــ دوسری طرف سے آپریٹر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"معلوم کرو یہ فون کہاں سے کیا گیا ہے فوراً ابھی ایک سیکنڈ میں" ـــــ لارڈ ڈراسن کا چہرہ غصے کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا وہ اس طرح دانت پیس رہا تھا جیسے اگر یہ سوبرز جو اتنے دنوں تک کرنل راک ہیڈ بنا اُسے بیوقوف بناتا رہا اگر اس کے سامنے آ جاتے تو وہ اس کی گردن اپنے دانتوں سے چبا ڈالے۔

"سر یہ فون ناراگوتے کے شمال میں واقع کسی پبلک بوتھ سے کیا گیا ہے"

چند لمحوں بعد آپریٹر نے جواب دیا اور لارڈ ڈراسن نے ریسیور اس طرح کریڈل پر پٹخا جیسے قصور اسی ریسیور کا ہی ہو۔

"ہونہہ یہ سوبرز سمجھتا ہے کہ میں تھرڈ کلاس بدمعاش ہوں میں اسے بتاؤں گا کہ میں کیا ہوں" ـــــ لارڈ ڈراسن نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اسی لمحے اس کی نظریں ایک طرف کھڑے وکی پر پڑ گئیں جو خاموش کھڑا ہوا تھا۔ لارڈ ڈراسن وکی کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"باس حکم دیجئے!" ـــــ وکی نے لارڈ ڈراسن کو اپنی طرف اس طرح گھور کر دیکھتے ہوئے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم ابھی میرے حکم کے انتظار میں ہو۔ فوراً مکمل تنظیم کو حرکت میں لے آؤ اور اس سوبرز یا کرنل راک ہیڈ جہاں بھی وہ ہو زندہ یا مردہ میرے سامنے لے آؤ اور سنو اگر تم اس میں ناکام رہے تو میں سب کو اپنے ہاتھ سے گولی مار دوں گا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے پاگلوں کے انداز میں چیختے ہوئے کہا اور وکی سر ہلاتا ہوا اس طرح مڑ کر بھاگا جیسے موت اس کے تعاقب میں ہو۔

"اوہ اوہ کس قدر حماقت ہوئی ہے مجھ سے۔ اوہ کاش ذرا سا میں نے غور کر لیا ہوتا۔ مجھے بار بار شک تو پڑتا تھا لیکن کاش کہ مجھے معلوم ہوتا کہ یہ کرنل کی بجائے ایکریمین ایجنٹ ہے۔ اوہ سب کچھ ڈوب گیا۔ میں اسے کچا چبا جاؤں گا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے لیکن وہ بے بس تھا اور اس وقت سوائے بڑبڑانے کے وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

عمران اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کرنل راک ہیڈ کی کار اس کے پیچھے تھی اور اس سے پیچھے کچھ فاصلے پر دو اور کاریں بھی آ رہی تھیں۔ یہ شاید ان سپر فائٹرز کی تھیں جنہیں نگرانی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ ابھی وہ لارڈ ہاؤس سے کچھ فاصلے پر ہی پہنچے تھے کہ عمران والی کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو مسٹر فیاض! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں اوور" —— کرنل راک ہیڈ کی تیز آواز ڈیش بورڈ میں فٹ ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"اب کیا ہو گیا ہے کرنل راک ہیڈ۔ اوور" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اپنی کار روک لو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہارے ساتھ ہی بیٹھ کر جاؤں گا۔ اوور" —— دوسری طرف سے کرنل راک ہیڈ نے جواب دیا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"ٹھیک ہے ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے اوور" —— عمران نے جواب دیا اور پھر کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ چند لمحوں بعد کرنل کی کار بھی ان کے پیچھے آ کر رک گئی اور کرنل راک ہیڈ کار سے اتر کر اس کے ڈرائیور کو کچھ کہتا رہا پھر تیزی سے عمران کی کار کی طرف بڑھ آیا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

"تم پیچھے چلے جاؤ اور کرنل صاحب کو آگے بیٹھنے دو" —— عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا دروازہ کھول کر نیچے اترا، اور پچھلی سیٹ پر جوزف اور جوانا کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور کرنل راک ہیڈ دروازہ کھول کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے بریف کیس اپنی ٹانگوں کے سامنے رکھ لیا اس کے ساتھ ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی جب کہ پچھلی کار اپنی جگہ پر رکی رہی اور اس کے پیچھے آنے والی دونوں کاریں بھی رک گئی تھیں۔ عمران نے کرنل سے کوئی بات نہ کی اور تیزی سے کار چلاتا ہوا نارا گوئے کی طرف بڑھتا گیا۔

"تم یہ لین دین کہاں کرنا چاہتے ہو" —— کرنل نے یکلخت عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جہاں سہولت ہو کرنل" —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر نارا گوئے داخل ہونے سے پہلے شمالی طرف جانے والی سڑک کی طرف کار موڑ دو۔ وہاں ایک فارم ہے جہاں فون بھی موجود ہے تم فون کر کے اپنے باس کو وہیں بلا سکتے ہو" —— کرنل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" —— عمران نے جواب دیا

اور پھر تھوڑا آگے جاتے کے بعد اس نے کرنل کی ہدایت پر کار شمال طرف جانے والی ایک سائیڈ روڈ پر موڑی اور اُسے تیزی سے آگے بڑھاتا گیا تھوڑی دور جانے کے بعد اُسے ایک فارم کی عمارت نظر آگئی۔

"اس فارم میں چلو"۔۔۔ کرنل نے فارم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور چند لمحوں بعد کار فارم کے بند پھاٹک کے سامنے پہنچ گئی۔

"دو بار لانگ اور ایک بار شارٹ ہارن دو"۔۔۔ کرنل نے کہا اور عمران نے اس کی ہدایت کے مطابق ہارن بجائے تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک لمبا تڑنگا مسلح آدمی باہر آیا اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

"پھاٹک کھولو جولی"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ جولی نے کہا اور واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لیتا گیا۔ فارم کے وسیع و عریض لان میں ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا لیکن تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا وہ آدمی پھاٹک بند کر کے واپس آ گیا تھا۔

"آؤ میں تمہیں فون کراؤں"۔۔۔ کرنل نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے۔ فارم میں جولی کے علاوہ اور کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ بھی کرنل کے اشارے پر باہر برآمدے پر ہی رک گیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت فارم کے ایک بڑے کمرے میں آ گیا جہاں ایک طرف ٹیلیفون رکھا ہوا تھا۔

"یہ لو بلاؤ اپنے باس کو"۔۔۔ کرنل نے ٹیلیفون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے

کہا اور عمران فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر رکھ دیا۔

"کیا ضرورت ہے اسے بلانے کی۔ رقم تمہارے پاس ہے اور نقشہ میرے پاس"۔۔۔ عمران نے واپس مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا نقشہ تمہارے پاس ہے لیکن پھر تم نے یہ باس کا چکر کیوں چلایا تھا"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کرنل کہ وہیں لارڈ ہاؤس میں ہی نقشے کی موجودگی کا اقرار کر لیتا پھر رقم بھی نہ ملتی اور ہماری ہڈیاں بھی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔۔۔ بس ٹھیک ہے کہاں ہے وہ نقشہ نکالو"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ رقم والا بیگ میرے ساتھی کو دے دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تم خاصے بے اعتبار قسم کے آدمی ہو۔ یہ لو گن لو پوری رقم ہے" کرنل راک ہیڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے بریف کیس بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔ بلیک زیرو نے بریف کیس لے کر اسے کھولا تو اس میں بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈیاں بھری ہوئی تھیں۔

"ٹھیک ہی ہوں گی۔ یہ لو نقشہ اور کاغذات"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے کوٹ کے اسی پھٹے ہوئے استر میں انگلیاں ڈالیں اور اندر سے تہہ شدہ کاغذات باہر نکال لئے اور کاغذات اس نے کرنل کی طرف بڑھا دیئے۔ کرنل راک ہیڈ نے جلدی سے کاغذات جھپٹے اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ نقشہ ایسے کاغذ پر بنا ہوا ہے جس کی کاپی نہیں ہو سکتی جب کہ یہ تو عام کاغذ پر بنا ہوا ہے"۔۔۔ کرنل نے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کرنل! وہ نواب کوئی سیکرٹ سروس ایجنٹ تو نہ تھا کہ اس قسم کے کاغذات اس کے پاس موجود ہوتے سیدھا سادھا نواب تھا اس نے تو سیدھے سادھے کاغذ پر ہی نقشہ بنانا تھا ویسے یقین کرو کہ اس کی کوئی کاپی نہیں بنائی گئی۔ وہاں تو میں نے جان چھڑانے کے لئے کہہ دیا تھا ویسے بھی لمبے چکر میں پڑنے کے قائل نہیں ہیں اور نہ ہمارا تعلق کسی روسیاہی ایجنٹ سے ہے ہم تو عام سے لوگ ہیں۔ یہ بات تو میں نے صرف شہ دینے کے لئے کہی تھی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے تم نے رقم وصول کر لی اب تم جا سکتے ہو"۔۔۔ کرنل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ نقشہ اور کاغذات اس نے جیب میں رکھ لئے تھے۔

"ہم اب یہ کار نہیں لے جا سکتے کیونکہ ہو سکتا ہے تمہارے آدمی کار پر چڑھ دوڑیں اور پھر نقشہ بھی اور رقم بھی جائے۔ تم ایسا کرو ہمیں اس ہیلی کاپٹر پر شہر چھوڑ دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں ایسا ناممکن ہے یہ ہیلی کاپٹر ٹو سیٹر ہے تم اگر کار پر نہیں جانا چاہتے تو پیدل چلے جاؤ"۔۔۔ کرنل راک ہیڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے بہر حال اس کار سے پیدل جانا ٹھیک رہے گا۔ آؤ دوستو، ہمارا کام ختم ہو گیا"۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل بھی ان کے ساتھ ہی باہر آیا۔

"جولی! انہیں جانے دو"۔۔۔ کرنل نے مشین گن بردار آدمی سے کہا اور اس نے سر ہلا دیا۔

"اچھا کرنل ہمیں اجازت گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل نے سر ہلا دیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ بلیک زیرو بریف کیس اٹھائے اس کے پیچھے اور جوزف اور جوانا ان دونوں کے پیچھے چلتے ہوئے جلد ہی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی سے باہر آ گئے۔

"آؤ بھئی اب ذرا پیدل مارچ ہو جائے"۔۔۔ عمران نے باہر نکل کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر آپ کیا کر رہے ہیں میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری سمجھ تو دانش منزل کی کرسی تک ہی محدود ہو گئی ہے ظاہر ہے نقشہ ہم نے دے دیا ہمارے لئے فضول تھا اور رقم لے لی اس رقم سے ہمارے آنے جانے کے اخراجات کے ساتھ ساتھ مس ملا جیبی کے زخموں کا معاوضہ اور اس کے محل میں جو توڑ پھوڑ ہوئی ہے اس کی مرمت کے اخراجات سب آسانی سے پورے ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے سڑک چھوڑ کر ایک طرف موجود درختوں کے گھنے جھنڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ادھر کہاں جا رہے ہیں"۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"ابھی یہاں سے کرنل راک ہیڈ صاحب عرف سوبرز نے جانا ہے۔ اور وہ بھی ہیلی کاپٹر پر۔ اس لئے ہم اس دوران ذرا درختوں کے اس جھنڈ میں آرام کریں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں ۔ سوپرز ؟" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"جی ہاں جناب طاہر صاحب ! یہ کرنل راک ہیڈ صاحب اصلی نہیں ہیں یہ ایکریمیا سیکرٹ ایجنسی کا سپیشل ایجنٹ سوپرز ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

وہ اس وقت تک درختوں کے اس گھنے جھنڈ میں پہنچ گئے تھے اُسی لمحے عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں اور عمران نے جلدی سے اس کوٹ کے اندر بنی ہوئی ایک چھوٹی جیب سے ایک پتلی سی پتی باہر نکالی اور اس کا ایک کونا ذرا سا موڑ دیا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں اس پتی سے نکل رہی تھیں۔ پتی کا کونا مڑتے ہی اس میں سے ایک آواز ابھری یہ کرنل راک ہیڈ کی آواز تھی۔

"ہیلو لارڈ ! میں کرنل راک ہیڈ بول رہا ہوں" ۔۔۔ پتی میں سے کرنل راک ہیڈ کی آواز بڑے واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"اوہ کرنل تم کہاں رہ گئے ہو میں انتہائی بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں" ۔۔۔ لارڈ ڈگلسن کی تیز آواز پتی میں سے ابھری۔

اور پھر ان کے درمیان ہونے والی گفتگو عمران اور بلیک زیرو دونوں واضح طور پر سنتے رہے جب آواز آنی بند ہوئی تو عمران نے مسکراتے ہوئے پتی کو دوبارہ موڑا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"اوہ آپ کو کیسے پتہ چلا کچھ مجھے بھی تو بتائیں۔ یہ کیا عجیب و غریب کھیل ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو کے لہجے میں اور چہرے پر شدید حیرت تھی۔

"سنو ! مجھے واقعی معلوم نہ تھا کہ کرنل راک ہیڈ کے میک اپ میں

سوپرز ہے اور اس وقت تک میرا پروگرام کچھ اور تھا لیکن جیسے ہی اس ہال میں کرنل راک ہیڈ داخل ہوا میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ وہ سوپرز ہے حالانکہ اس کے چہرے پر میک اپ تھا اور میں اس کرنل راک ہیڈ کو پہلے سے نہ جانتا تھا اس لئے میرے لئے وہ صرف میک اپ تھا اس سوپرز کی ایک خاص پہچان ہے اور وہ یہ کہ اس کی پلکیں مصنوعی ہیں اور میک اپ چاہے کیسا بھی ہو پلکیں مصنوعی کوئی نہیں لگاتا۔ زیادہ سے زیادہ اس کا رنگ بدل دیا جاتا ہے اور بس۔ لیکن سوپرز کی پلکیں شاید پیدائش کے وقت ہی موجود نہ تھیں اس لئے وہ ہمیشہ مصنوعی پلکیں لگاتا ہے۔ میرا اس سے کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے چنانچہ جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا، اس کا قد و قامت جسمانی ساخت اور اس کے چلنے کا انداز دیکھتے ہی میں چونک پڑا، اور مصنوعی پلکیں دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ سوپرز ہے اور کرنل راک ہیڈ بنا ہوا ہے۔ اسے پہچانتے ہی سارا کھیل میری سمجھ میں آگیا۔ روسیاہ کے ساتھ ساتھ ایکریمیا کو بھی اس ساری کارروائی کا علم ہو گیا تھا چنانچہ سوپرز کسی کرنل راک ہیڈ کے میک اپ میں لارڈ کے پاس پہنچ گیا ہو سکتا ہے اس کا مقصد یہی ہو کہ جب ٹاشیم کے اصل سپاٹ پر یہ لوگ پہنچیں تو سوپرز کنٹرول سنبھال لے لیکن بہرحال وہ ایکریمیا کا ایجنٹ تھا اور اُسے دیکھنے کے بعد میں نے پروگرام میں تبدیلی کر دی۔ روسیاہ والے تو پہلے ہی اس ٹاشیم کے چکر میں تھے ٹونی والے چکر میں مجھ سے ایک بنیادی حماقت ہو گئی تھی کہ ٹونی شدید زخمی حالت میں ہسپتال میں تھا اور میں نے ٹونی کے نام پر چکر چلا دیا ۔۔۔ ظاہر ہے سیکرٹ ایجنسی کے لئے اس کا پتہ چلانا مشکل نہ تھا۔ اس لئے سوپرز نے یقیناً اس کی تصدیق کر لی ہو گی۔ وہ

بے حد ذہین اور ہوشیار آدمی ہے چنانچہ سوبرز کو دیکھتے ہی میں نے اس نقشے سے ہمیشہ کے لئے پیچھا چھڑانے کے لئے ایک پلان بنا لیا۔ اور پھر میرے ہی پلان کے مطابق عمل ہوتا رہا اور اب دیکھو نقشہ ایکریمیا کے پاس پہنچ گیا ہے اب اس نقشے کی وجہ سے روسیاہ اور ایکریمیا آپس میں ٹکراتے پھریں گے۔ پاکیشیا کی جان اس چکر سے ہمیشہ کے لئے چھوٹ گئی اور اخراجات کی رقم مفت ہاتھ آ گئی۔ بولو سودا بُرا رہا یا اچھا" ـــــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سوبرز آپ کو کیوں نہیں پہچان سکا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"بس اس کے لئے مجھے مسلسل اپنی طبیعت پر جبر کرنا پڑا۔ میری باتیں ہی میری خاص پہچان ہیں لیکن یہ نہ پوچھو کہ اس دوران میرا کیا حشر ہوا ہے مسلسل سنجیدہ رہ رہ کر میرے دماغ پر دس ہزار من گرد چڑھ گئی ہے۔ کئی بار طبیعت مچلی لیکن پھر جبر کر گیا کیونکہ اگر سوبرز کو ذرا بھی شک ہو جاتا تو پھر مر کر بھی یقین نہ کرتا کہ میں نے اسے اصلی نقشہ دیا ہے اور نتیجہ یہ کہ ہمارے لئے ایک مستقل مصیبت کھڑی ہو جاتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کی مخصوص آواز سنائی دی وہ سب ذرا تیزی سے آگے بڑھے تو انہوں نے اسی ہیلی کاپٹر کو جو فارم کے اندر موجود تھا تیزی سے اڑ کر مشرق کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

"لو بھئی نقشہ ختم اور پاکیشیا پاک۔ اس سے تو مستقل جان چھوٹی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا ہم یہاں صرف اس لئے آئے تھے کہ اس سوبرز کو نقشہ دے کر اس سے رقم لے لیں" ـــــ بلیک زیرو نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"صبر۔ شانتی مسٹر طاہر عرف بلیک زیرو صاحب! انتقام کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں اب دیکھو لارڈ ڈراسن سے ہم نے ایک انتقام تو لے لیا ہے کہ جس نقشے کی خاطر اس نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیگم کو مارا، نام جم کو قتل کیا وہ نقشہ اس کے ہاتھوں سے پھر کر کے اڑ گیا اور اس جیسے آدمی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ اپنے ہی ملک کے سیکرٹ ایجنٹوں سے لڑ سکے اس لئے ایک کام تو مکمل ہو گیا۔ اب آؤ دوسرے کام کی طرف۔ ان سپر فائٹرز نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیگم پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا اور پھر نام جم نے بھی مرتے وقت سپر فائٹر کا ہی نام لیا تھا اس لئے اب دوسرے انتقام کا کام شروع۔ ابھی، تھوڑی دیر بعد یہ لوگ اس فارم ہاؤس میں پہنچ جائیں گے کیونکہ ان کی کار یہاں موجود ہے اور یہ لوگ خاصے پھرتیلے واقع ہوتے ہیں تم نے دیکھا تھا کہ کس طرح انہوں نے ہمیں فون کرنے کے پانچ منٹ بعد ہی نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ گرفتار بھی کر لیا چنانچہ اب ان سپر فائٹرز کی لاشیں ـــــ میں لارڈ ڈراسن کو تحفے کے طور پر بھیجوں گا آؤ میرے ساتھ" ـــــ عمران نے کہا اور درختوں کے جھنڈ سے نکل کر تیزی سے چلتا ہوا دوبارہ فارم کی طرف بڑھ گیا۔

"اب سنو، ہم نے ان لوگوں کو اس فارم کے اندر گھیرنا ہے اس لئے تم تینوں فارم کے سائیڈوں میں چھپ جاؤ میں اکیلا اندر ہوں گا پھر جیسے

ہی یہ لوگ اندر آئیں تم بھی اندر آجانا اس کے بعد فیصلہ ہو جائے گا کہ یہ
فائٹرز کون ہیں" ـــــ عمران نے فارم کے قریب پہنچ کر رکتے ہو
ان تینوں سے کہا اور وہ تینوں یعنی بلیک زیرو، جوزف اور جوانا تیز
سے فارم ہاؤس کے سائیڈوں کی طرف بڑھ گئے جب کہ عمران اطمینا
سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کراس کرتا ہوا اندر غائب ہو گیا۔ رقم کا بریف
کیس اس نے البتہ بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے لیا تھا اور وہ اس وقت
اس کے ہاتھ میں تھا۔

"اوہ اوہ شاید میرا دماغ خراب ہو گیا ہے" ـــــ اچانک سپر
ٹر فور نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔
کیا مطلب، کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ ساتھ بیٹھے ہوئے نمبر ون نے
ک کر نمبر فور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا وہ اس وقت نارگوئے کی ایک
ک پر دوڑتی ہوئی کار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نمبر فور کار چلا رہا تھا جبکہ
ون اس کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا۔
ہم خواہ مخواہ ساری سڑکوں پر کار دوڑاتے رہے جب کہ یہ کرنل تو
ے سامنے زیرو ون کا پڑ گیا ہے۔ اس کا پتہ تو آسانی سے لگایا جا سکتا ہے"
نمبر فور نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے ایک
دبایا تو ڈیش بورڈ کی سپاٹ سائیڈ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گئی۔
"تو کیا ضروری ہے کہ وہ اس کار میں موجود ہو گا اب تک؟" ـــــ نمبر
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ تو پتہ چلے کہ وہ گیا کہاں ہے" ___ نمبر فور نے کہا اور اس نے
ایک اور بٹن دبا دیا دوسرے لمحے روشن سکرین پہ تار گر گئے اور اس سے
ملحقہ علاقے کا نقشہ سرخ رنگ کی لکیروں سے بنا ہوا نمودار ہوا۔
اس کے ساتھ ہی نمبر فور نے ایک بار پھر ہاتھ بٹنے کی طرف بڑھایا
جب اس نے ہاتھ باہر کھینچا تو سکرین کے ایک حصے پہ سرخ رنگ کا
نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"اوہ یہ تو سیکٹر تھری ہے اور میرے خیال میں یہ البرٹ فارم
ہے" ___ نمبر ون نے غور سے نقطے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں زیرو ون کار البرٹ فارم میں ہی موجود ہے" ___ نمبر فور نے کہا
اس نے کار کو اتنی تیزی سے ٹرن دیا کہ کار الٹتے الٹتے بچی۔ نمبر فور نے
کار کی رفتار یکلخت بے حد تیز کر دی اور لمبی باڈی اور انتہائی طاقتور
والی کار آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی
سے کار مختلف سڑکوں پہ موڑنے کے بعد وہ اس سائیڈ روڈ پر آ گئے جس
پہ آگے جا کر البرٹ فارم واقع تھا اور پھر چند لمحوں بعد ہی انہیں
کا لکڑی کا بند پھاٹک نظر آنے لگا۔

"ہوشیار نمبر ون" ___ نمبر فور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا
دوسرے لمحے کار اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی ایک خوفناک دھماکے
لکڑی کے بند پھاٹک سے ٹکرائی اور فارم کے اندر داخل ہو گئی
ہی زیرو ون کار کھڑی صاف نظر آ رہی تھی۔ کار کی بریکیں چیخیں اور
جیسے ہی زیرو ون کار کے قریب رکی۔ وہ دونوں ہی اچھل کر باہر
اور پھر تیزی سے دوڑتے ہوئے راہداری میں سے اندر اس کمرے

کی طرف بڑھ گئے جس میں سے لائٹ نظر آ رہی تھی۔

"خبردار!" نمبر ون نے دھاڑتے ہوئے کہا اور صوفے پہ آنکھیں بند
کئے بیٹھا ہوا آدمی اس بری طرح اچھلا کہ بے اختیار صوفے سے نیچے آ گرا۔

"کک کک کون ہو تم؟" ___ اس آدمی نے اس طرح آنکھیں پھاڑتے
ہوئے کہا جیسے اس کی بینائی اچانک چلی گئی ہو۔

"وہ کرنل کہاں ہے؟" ___ نمبر ون نے پہلے سے زیادہ غصیلے
لہجے میں کہا۔

"کرنل ___ کرنل اپنی رجمنٹ میں ہو گا" ___ اس آدمی نے منہ بناتے
ہوئے جواب دیا۔

"شٹ اپ۔ بتاؤ وہ کرنل کہاں ہے ورنہ تمہاری ایک ایک بوٹی
علیحدہ کر دی جائے گی" ___ نمبر ون کا غصہ عروج پہ پہنچ گیا۔

"بب بب بتاتا ہوں جناب! ذرا آہستہ بولیے۔ آئیے میرے ساتھ
میں لے چلتا ہوں آپ کو کرنل کے پاس" ___ اس آدمی نے انتہائی
خوفزدہ لہجے میں کہا اور اس طرح دروازے کی طرف بڑھنے لگا جیسے
وہ دشمنوں کی بجائے دوستوں کے درمیان ہو۔ دونوں اس کے پیچھے
چلتے ہوئے کمرے سے نکل کر راہداری میں آئے اور پھر برآمدے
سے ہوتے ہوئے باہر وسیع صحن میں آ گئے جہاں دونوں کاریں موجود
تھیں۔

اس آدمی نے باہر آ کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے کسی کو
تلاش کر رہا ہو۔

"کسے دیکھ رہے ہو؟" ___ نمبر ون نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سپر فائٹرز کو ـــــ وہ ابھی تک نہیں آئے کہیں سو تو نہیں گئے" ـــــ اس آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم آ گئے ہیں ماسٹر!" ـــــ اچانک برآمدے کی سائیڈ سے ایک آواز ابھری۔

"اوہ! اسے کہتے ہیں آمد" ـــــ عمران جسے ماسٹر کہہ کر پکارا گیا تھا نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کہا اور ایک قدم پیچھے ہٹ گیا اور سپر فائٹرز تیزی سے اس طرف کو گھومے تو انہیں سامنے سے وہی دو حبشی آتے دکھائی دیئے۔ اسی لمحے ٹوٹے ہوئے پھاٹک کی طرف سے ان کا ساتھی ایشیائی بھی داخل ہوتا دکھائی دیا۔

"یہ تو تمہارے ساتھی ہیں کرنل کہاں ہے" ـــــ نمبر ون نے مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے چہرے پر اب غیظ و غضب کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اس جوزف کے بیٹ میں ـــ یہ افریقہ کے آدم خود قبیلے سے تعلق رکھتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جوزف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم ہمیں ڈاج دے رہے تھے ہمیں سپر فائٹرز کو! تمہاری یہ جرات" ـــــ نمبر ون نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اسے آرام سے بولو۔ زیادہ چیخنے چلانے سے انرجی ضائع ہوتی ہے اور اس وقت تمہیں انرجی کی سخت ضرورت ہے کیونکہ یہ جوانا کہتا ہے کہ وہ سپریم فائٹر ہے کیوں جوانا؟" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! ان کا مقابلہ آج تک کسی فائٹر سے ہوا ہی نہیں اس لیے انہیں اپنے متعلق شدید غلط فہمی ہے" ـــــ جوانا نے بڑے زہر خند لہجے میں کہا۔

"اوہ تو تم ہمیں چیلنج کر رہے ہو" ـــــ نمبر ون نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"چیلنج سنو تم نے نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں پہ تشدد کیا تھا نا" ـــــ یکلخت عمران کا لہجہ بدل گیا۔

"ہاں کیا تھا۔ کیوں" ـــــ نمبر ون نے حقارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اور ٹام جمہ کو بھی قتل تم نے ہی کیا تھا" ـــــ عمران نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہ فرار ہو رہا تھا" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"تو پھر سُن لو کہ ہم پاکیشیا سے اس لئے آئے ہیں تاکہ انتقام لے سکیں اور تمہیں بتا سکیں کہ سپر فائٹرز کسے کہتے ہیں۔ تم نے اب تک صرف عام لوگوں اور معصوم عورتوں پر ہاتھ اٹھایا ہے اب تمہیں پتہ چلے گا کہ مقابلہ کسے کہتے ہیں۔ اور وہ تمہارا احمق لارڈ تمہارے سر پر بدمعاش بنا پھرتا ہے تمہاری ٹوٹی پھوٹی اور بد وضع لاشیں جب اس کے سامنے پہنچیں گی تو اسے بھی معلوم ہو جائے گا کہ فائٹر کسے کہتے ہیں" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہا ـ ہا ـ ہا ـــــ تو تم چار چوہے ہم سے لڑنا چاہتے ہو ہم سپر فائٹرز سے ہا ـ ہا ـــــ یہ واقعی اس صدی کا سب سے دلچسپ لطیفہ ہے" ـــــ نمبر ون نے بڑے استہزائیہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس

کا دوسرا ساتھی البتہ ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔

"ماسٹر آپ سب ایک طرف ہٹ جائیں ان دونوں مچھروں کے لئے ایک جوانا ہی کافی ہے" ـــــ اچانک جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں جوانا۔ یہ میرا شکار ہیں۔ آج بڑے عرصے بعد مجھے گیدڑوں کے شکار کھیلنے کا موقع ملے گا" ـــــ جوزف نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! میرا خیال ہے آج مجھے موقع دیا جائے جوزف۔ جوانا اور آپ تو فیلڈ میں رہتے ہیں لیکن مجھے آج موقع مل رہا ہے ہاتھ پیر چلانے کا" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار ایسا کرتے ہیں فیصلہ ان پر چھوڑ دیتے ہیں یہ جسے چاہیں اپنا عزرائیل منتخب کر لیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نمبر فور!" ـــــ اچانک نمبرون نے چیخ کر اپنے ساتھی سے کہا۔

"یس نمبرون" ـــــ نمبر فور نے چونک کر نمبرون کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم سن رہے ہو ان ٹڈوں کی بکواس" ـــــ نمبرون نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میں تو تمہاری وجہ سے خاموش کھڑا ہوں نمبرون اور تمہاری خاموشی کی وجہ سے ان کی زندگی کے لمحے بڑھتے جا رہے ہیں" ـــــ نمبر فور نے کہا۔

"چلو نمبرون نے تو نمبر فور کو منتخب کر کے فیصلہ کر لیا اور میں اپنے ساتھیوں میں سے بلیک زیرو کا انتخاب کرتا ہوں۔ بلیک زیرو تم اس نمبر

فور صاحب کو بتاؤ گے کہ ہڈیاں توڑنے کا فن کیا ہوتا ہے۔ اس کے بعد نمبرون صاحب جس کا انتخاب کریں گے وہ انہیں راگ درباری کے بھاؤ بتلائے گا البتہ یہ اونچا بولتا ہے اور مجھے شور سے نفرت ہے اس لئے میں تو چاہتا ہوں کہ اس کے گلے میں سائلنسر ہی فٹ کرا دوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مسٹر اپنی جانیں مت گنواؤ۔ ہمیں اس کرنل کی تلاش ہے اگر تم ہمیں اس کرنل کا پتہ بتا دو تو ہم تمہیں جانے دیں گے کیونکہ باس نے تمہارے متعلق کوئی حکم نہیں دیا" ـــــ نمبرون نے اچانک مڑ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"چلو ایک معاہدہ کر لیتے ہیں اگر تم ہم میں سے کسی ایک کو بھی شکست دے دو تو کرنل دست بستہ تمہارے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ اب اگر اکیلے اکیلے لڑنا ہو یا اکٹھا یہ تمہاری مرضی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"احمق آدمی کیوں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی گردنیں تڑوانا چاہتے ہو۔ بتاؤ کرنل کہاں ہے" ـــــ نمبرون نے تیز لہجے میں کہا۔

"یار ہاتھی جیسا جسم رکھنے کے باوجود چوہے جیسا دل کیوں ہے تمہارا۔ بولو لڑنے سے ڈرتے ہو تو زمین پر ناک سے لکیریں نکالو کہ آئندہ اپنے آپ کو سپر فائٹر تو ایک طرف فائٹر بھی نہیں کہو گے" ـــــ عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا۔

"اوہ تمہاری یہ جرأت۔ میں تم پر رحم کھا رہا ہوں اور تم میری توہین کر رہے ہو" ـــــ نمبرون نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر عمران پر حملہ آور ہو گیا لیکن عمران اس سے بھی زیادہ

تیزی سے ایک طرف ہٹا اور ساتھ ہی اس کی لات نمبر ون کے پہلو پر
پڑی اور نمبر ون کسی لٹو کی طرح گھومتا ہوا ایک طرف کھڑے بلیک زیرو
پر جا گرا۔ یہ سب کچھ پلک جھپکنے میں ہو گیا تھا اس لئے بلیک زیرو سنبھل
ہی نہ سکا اور وہ نمبر ون کے ساتھ ٹکراتا ہوا نیچے گرا۔ اسی لمحے اس کا
جسم فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور ہوا میں ہی قلابازی لگا کر
وہ ایک طرف جا کھڑا ہوا جب کہ بلیک زیرو ابھی تک اٹھنے میں بھی
کامیاب نہ ہو سکا تھا۔

سپر فائٹر فور جو آنکھیں جھپکاتے نمبر ون کو لڑتے دیکھ رہا تھا یکلخت
فضا میں اچھلا اور وہ بھی حیرت انگیز انداز میں فضا میں ہی قلابازی کھا
کر نمبر ون کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ اب نمبر ون اور فور اکٹھے کھڑے تھے
جب کہ عمران اور اس کے ساتھی بکھرے ہوئے تھے۔ بلیک زیرو بھی
اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

"طاہر کیا واقعی تمہیں کرسی پر بیٹھ بیٹھ کر زنگ لگ چکا ہے"۔۔۔
عمران کے لہجے میں کوڑیالے سانپ جیسی پھنکار تھی۔

"باس! بس اچانک حملہ ہونے کی وجہ سے میں سنبھل نہ سکا تھا"۔۔۔
بلیک زیرو نے قدرے شرمندگی بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"سنو طاہر! اب ان دونوں سے تم اکیلے ہی لڑو گے اور میں ان
کے جسموں کی ایک ایک ہڈی ٹوٹی ہوئی دیکھنا چاہتا ہوں۔ ایک ہڈی بھی
ٹوٹنے سے بچ گئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا"۔۔۔
عمران کے لہجے میں پہلے کی طرح پھنکار تھی۔ اسے واقعی طاہر کے مار
کھا جانے پر غصہ آ گیا تھا۔

"اس نمبر کو ہٹاؤ تم میں مجھے کچھ پھرتی نظر آ رہی ہے اس لئے تم آؤ
مقابلے پر"۔۔۔ نمبر ون نے غراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
اس کے چہرے سے نظر آ رہا تھا کہ وہ اب واقعی لڑنے کے موڈ میں آ
گیا ہے۔

"مجھے توڑنا آتا ہی نہیں بھائی۔ میں تو صرف سپریم چلتے پینا پسند کرتا
ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ماسٹر!"۔۔۔ یکلخت جوانا نے کچھ کہنا چاہا۔

"تم خاموش رہو۔ طاہر لڑے گا ان دونوں سے"۔۔۔ عمران
نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر! یہ واقعی خوفناک لڑاکے ہیں آپ طاہر صاحب ......"
جوانا نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے کہ وہ فقرہ مکمل کرتا نمبر فور
اچانک جھکا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ زمین پر لگے اور اس
کا جسم قلابازی کھا کر سیدھا ہوا تو ایک قدم آگے بڑھے ہوئے بلیک
زیرو کی ٹھوڑی پر بڑی زوردار فلائنگ کک لگی اور بلیک زیرو کسی
کھلونے کی طرح دھپ سے زمین پر جا گرا۔ اور جیسے ہی وہ زمین پر
گرا نمبر ون نے بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اس پر چھلانگ لگا دی
اور وہ اپنے دونوں گھٹنے موڑ کر پوری قوت سے نیچے گرے ہوئے
بلیک زیرو کے پیٹ پر ایک ہولناک دھماکے سے گرا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اچھل کر الٹی قلابازی کھا کر واپس اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ بلیک زیرو
کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور وہ بری طرح زمین پر پھڑکنے لگا۔
اس کی ناک اور منہ کے کونوں سے خون کی لکیریں سی بہہ نکلی تھیں۔

نمبر ون کے الٹی قلابازی کھا کر پلٹتے ہی نمبر فور اپنی جگہ سے اچھلا اور اس کے دونوں پیر زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے بلیک زیرو کے دونوں کانوں کو رگڑتے ہوئے زمین سے لگے اور اس کے ساتھ ہی نمبر فور بھی الٹی قلابازی کھا کر واپس اپنی جگہ پر جا کھڑا ہوا۔ وہ دونوں واقعی بے پناہ پھرتیلے اور لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر تھے۔ بلیک زیرو کی حالت بالکل خراب ہو گئی تھی اس کا پورا جسم مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔

"دوسرے کو بھیجو" ــــ نمبر ون نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز چڑانے والا تھا۔

"ابھی یہ مرا نہیں ہے" ــــ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر!" ــــ یکلخت جوانا نے چیختے ہوئے ہذیانی انداز میں کہا اس کا جسم جوش کی وجہ سے کانپنے لگ گیا تھا۔

"خاموش رہو پہلے اسے مرنے دو اگر بلیک زیرو واقعی ناکارہ ہو چکا ہے تو اس کی موت ہی اس کے حق میں بہتر ہے" ــــ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اب بھی وقت ہے مسٹر! کرنل کا پتہ بتا دو ورنہ ہم چاہیں تو ایک لمحے میں تم سب کا اس سے بھی زیادہ عبرت ناک حشر کر سکتے ہیں۔ ہم سپر فائٹرز ہیں سپر فائٹرز" ــــ نمبر ون نے بڑے نخوت بھرے انداز میں کہا۔

"ابھی اس کا سانس چل رہا ہے اور جب تک سانس تب تک آس" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا کہ اسی لمحے یکلخت فرش پر تڑپتا ہوا بلیک زیرو تیزی سے سمٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کے

حلق سے ایک ہولناک چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کا جسم اس طرح فضا میں اچھلا جیسے اڑنے والا سانپ سمٹ کر فضا میں اچھلتا ہے اور پلک جھپکنے میں وہ نمبر ون سے ٹکرایا اور پھر قلابازی کھا کر واپس سیدھا کھڑا ہو گیا۔ بلیک زیرو کا چہرہ مسخ ہو رہا تھا ناک اور منہ سے بہنے والے خون نے اب اس کی ٹھوڑی سے نیچے گردن تک کو سرخ کر دیا تھا۔ نمبر ون اچانک ٹکراؤ کی وجہ سے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ بلیک زیرو کے قدم صرف ایک لمحے کے لئے زمین پر ٹکے رہے اور پھر وہ یکلخت بری طرح تڑپا اور اس بار نمبر فور کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر زمین پر جا گرا۔ بلیک زیرو نے فضا میں اٹھتے ہی لٹو کی طرح گھوم کر پوری قوت سے لات نمبر فور کے چہرے پر جمائی تھی کیونکہ اس کا جسم کافی بلند ہو کر گھوما تھا اس لئے اس کے بوٹ کی نوک پوری قوت سے نمبر فور کی پیشانی پر پڑی تھی۔

نمبر فور کو لات مار کر بلیک زیرو گھومتا ہوا واپس نیچے کی طرف آیا۔ اسی لمحے نمبر ون نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن بلیک زیرو کا نیچے گرتا ہوا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں کروٹ بدل گیا۔ مگر نمبر ون بے پناہ پھرتیلا تھا بلیک زیرو کے یکلخت کروٹ بدل جانے کے باوجود نمبر ون بھی اس کے ساتھ ہی گھوما لیکن اس سے پہلے کہ اس کا بھاری جسم پوری قوت سے نیچے فرش پر گرنے والے بلیک زیرو سے ٹکراتا بلیک زیرو کی ٹانگیں پیچھے کی طرف سمٹیں اور اس کا نیچے گرنے والا دھڑ یکلخت اوپر کی طرف اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھومتے ہوئے ہاتھ سے اپنے سے ایک اینچ اوپر نمبر ون کے جسم کو تھپکی دی اور نمبر ون اسی طرح اڑتا

ہوا زمین سے اٹھتے ہوتے نمبر فور کے ساتھ جا ٹکرایا جیسے گیند دیوار سے
ٹکراتی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ادھر
بلیک زیرو اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"ویل ڈن طاہر صاحب ویل ڈن"۔۔۔ بے اختیار جوانا کے منہ
سے نکلا۔

"ابھی ان کی ایک بھی ہڈی نہیں ٹوٹی طاہر اور تمہارے منہ سے اور
ناک سے خون نکل چکا ہے"۔۔۔ عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا جیسے
بلیک زیرو کی یہ شاندار کارکردگی جس پر جوانا جیسا آدمی بھی بے اختیار
تعریفی الفاظ کہنے پر مجبور ہو گیا تھا عمران کی نظروں میں کوئی اہمیت نہ
رکھتی تھی۔

نمبر ون اور نمبر فور ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرتے ہی بجلی
کی سی تیزی سے دوبارہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے عمران، جوزف اور جوانا
کافی پیچھے ہٹ چکے تھے اس لئے اب درمیان میں یہ تینوں ہی تھے
بلیک زیرو عمران کی طرف کھڑا تھا جب کہ نمبر ون اور نمبر فور اس سے
چار قدموں کے فاصلے پر کھڑے تھے۔ اب ان دونوں کے چہروں پر
بے پناہ سنجیدگی ابھر آئی تھی اور وہ بڑی کینہ توز نظروں سے سامنے کھڑے
بلیک زیرو کو دیکھ رہے تھے۔

"آگے آؤ۔ فائٹرز کی دم آج میں تمہیں بتاؤں کہ لڑنا کسے کہتے ہیں"۔۔۔
بلیک زیرو نے غراتے ہوئے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہو ہی رہا تھا کہ نمبر
ون اور نمبر فور بیک وقت حرکت میں آ گئے اس بار انہوں نے دونوں
سائیڈوں سے بیک وقت بلیک زیرو پر حملہ کیا تھا اور یہ حملہ اس قدر

خوفناک تھا کہ جوانا اور جوزف کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے لیکن عمران
کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی اسے۔۔۔ بلیک زیرو کا فقرہ سن کر
معلوم ہو گیا تھا کہ وہ اب پوری طرح فارم میں آ گیا ہے اور عمران بلیک
زیرو کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا۔

نمبر ون اور فور کے اڑتے ہوئے جسم تیزی سے دائیں بائیں اطراف
سے سامنے کھڑے بلیک زیرو کی طرف بڑھے لیکن بلیک زیرو اسی طرح
اطمینان سے کھڑا رہا پھر اس سے پہلے کہ وہ بلیک زیرو کو اپنے بھاری
بھرکم جسموں کے درمیان بھینچ کر توڑ مروڑ دیتے بلیک زیرو یکلخت کولہوں
کے بل نیچے گرا اور وہ دونوں اس کی ٹانگوں کے اوپر ایک لمحے کے لئے
ایسے رکے جیسے بلیک زیرو پیروں پر بھاری پتھر اٹھانے کا مظاہرہ کر رہا
ہو اور دوسرے لمحے وہ دونوں ایک جھٹکے سے گولی کی طرح اوپر کو بلند
ہوئے ہی تھے کہ بلیک زیرو کی اوپر کو اٹھی ٹانگیں نیچے زمین پر موجود اس
کے سر کے پیچھے کی طرف آئیں اور عمران نے اس بار ہونٹ بھینچ لئے
کیونکہ بلیک زیرو خود ہی مارا گیا تھا۔ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ
دونوں اس کے مڑے ہوئے جسم پر پوری قوت سے گرتے اور یقیناً
بلیک زیرو کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے ٹوٹ جاتے اور وہ دونوں
واقعی اوپر کی طرف اٹھ کر تیزی سے واپس اس کے مڑے ہوئے
جسم پر گر رہے تھے کہ یکلخت بلیک زیرو کا مڑا ہوا جسم پلک جھپکنے کے
ہزارویں حصے میں سیدھا ہوا اور اس کے اوپر گرتے ہوئے نمبر ون اور نمبر فور
اس طرح جھٹکا کھا کر زوردار دھماکوں سے پیچھے فرش پر گرے جیسے زمین کی
کشش یکلخت ہزاروں گنا بڑھ گئی ہو۔ لیکن بہرحال وہ سپر فائٹرز ہونے کے

دعویدار تھے اور واقعی ان کے جسم میں گینڈوں جیسی طاقت اور چیتوں جیسی پھرتی تھی کہ اس قدر دھماکے سے نیچے گرنے کے باوجود وہ ایک بار فضا میں اُچھلے اور پھر یکلخت سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جبکہ ادھر بلیک زیرو بھی قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو چکا تھا۔ لیکن اس بار بلیک زیرو کا جسم پہلے حرکت میں آیا اور وہ سیدھا سُپر فائٹرز پر حملہ آور ہونے کی بجائے اس طرح فضا میں اوپر اٹھتا گیا جیسے ہائی جمپ کا کھلاڑی ورلڈ ریکارڈ توڑنے کے لئے اپنی پوری قوت سے زیادہ سے زیادہ فضا میں اٹھتا ہے۔ بلیک زیرو یکلخت فضا میں اونچا اٹھتا گیا اور پھر اس کا جسم اتنی تیزی سے گھوما جیسے کوئی بیرنگ گھومتا ہے اور اس کے ساتھ ہی نمبر وَن کے حلق سے خوفناک چیخ نکلی اور نمبر فور اس طرح اچھل کر ایک دھماکے سے منہ کے بل نیچے گرا جیسے اس کی پُشت سے کوئی شہتیر اچانک پوری قوت سے ٹکرایا ہو۔ جب کہ نمبر وَن چیختا ہوا پُشت کے بل نیچے گرا تھا۔ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت انگیز داؤ لگایا تھا۔ فضا میں گھومتے ہوئے وہ پلک جھپکنے کے عرصے میں ساتھ ساتھ کھڑے سُپر فائٹرز نمبر وَن اور نمبر فور کے سروں کے اوپر پہنچا اور پھر اس کی فضا میں گھومتی ہوئی ٹانگیں ذرا کھُل کر ایک جھٹکے سے دوبارہ ملیں تو نمبر وَن اپنے سینے پر اور نمبر فور اپنی پُشت پر زوردار ضرب کھا کر نیچے گر چکے تھے۔ بلیک زیرو ان کے گرتے ہی یکلخت قلابازی کھا کر نیچے کھڑا ہوا ہی تھا کہ وہ دونوں بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے۔ مگر چونکہ نمبر وَن پُشت کے بل اور نمبر فور سینے کے بل گرا تھا اس لئے ان کے اٹھنے کے باوجود ان کے درمیان بلیک زیرو کو کھڑا ہونے کی جگہ مل چکی تھی۔ اور پھر عمران کی آنکھیں بھی یہ دیکھ کر حیرت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں کہ بلیک زیرو کے بازو ایک لمحے کے لئے فضا میں بلند

ہو کر واپس سمٹے جیسے کوئی پرندہ اپنے بازو پھیلا کر سمیٹتا ہے لیکن اس کے سمٹے ہوئے بازوؤں میں نمبر وَن اور نمبر فور کی گردنیں پھنسی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی بلیک زیرو یکلخت قلابازی کھا کر گھوم گیا اور پھر دو خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی دو خوفناک چیخوں سے فارم ہاؤس کی فضا گونج اٹھی۔ ان دونوں کے گنجے سر ایک دوسرے کے ساتھ خوفناک دھماکوں سے ٹکراتے تھے اور یہ ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں تھیں جن سے فارم ہاؤس کی فضا گونج اٹھی تھی۔ چونکہ ان دونوں کے رُخ ایک دوسرے کی مخالف سمت میں تھے اس لئے وہ بیک وقت ایک ہی سمت میں زور نہ لگا سکتے تھے۔ وہ واقعی بُری طرح بلیک زیرو کے اس خوفناک داؤ میں پھنس چکے تھے اور بلیک زیرو تو حقیقت میں اس وقت بجلی بن گیا تھا وہ مسلسل قلابازیاں کھاتا جا رہا تھا اور ہر قلابازی کے بعد ان گنجوں کے سروں کے آپس میں ٹکرانے سے خوفناک دھماکے ہوتے اور ان کے حلق سے لرزہ خیز چیخیں نکل جاتیں۔ ان کے جسم مخالف سمتوں میں ہونے کی وجہ سے ان کی طاقت بھی مخالف سمتوں میں تقسیم ہو گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ بلیک زیرو جو بظاہر ان دونوں کے مقابلے میں انتہائی کم طاقت کا حامل نظر آ رہا تھا ان دونوں کے جسموں کو اس طرح فضا میں ہر قلابازی کے ساتھ گھما رہا تھا جیسے پہلوان ورزش کرتے وقت مگدر کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر مخالف سمتوں میں تیزی سے گھمانا شروع کر دیتے ہیں۔ ان گنجوں کے سر ایک دوسرے کے ساتھ خوفناک انداز میں مسلسل ٹکرانے کی وجہ سے اس طرح پھٹتے چلے جا رہے تھے جیسے تربوز مکہ مارنے سے پھٹ جاتا ہے اور بلیک زیرو نے چار قلابازیاں ایک سائیڈ پر کھانے کے بعد یکلخت اپنے جسم کو انتہائی حیرت انگیز انداز میں

ایک قلابازی کے درمیان ہی اُلٹی سمت میں گھما دیا۔ اور اس بار ان دونوں کے حلق سے اس قدر خوفناک چیخیں نکلیں کہ ایک طرف کھڑے جوزف اور جوانا کے جسم بے اختیار کانپ اٹھے۔ بلیک زیرو نے دونوں بازو ان کی گردنوں سے علیحدہ کر دیئے تھے اور اب نمبر ون اور نمبر فور دونوں ہی زمین پر پڑے اس طرح اچھل رہے تھے جیسے زمین میں طاقتور الیکٹرک شاک دوڑ رہا ہو۔ ان کے بیٹھے ہوئے سر ٹیڑھے ہو چکے تھے اور پھر ان دونوں کے جسموں نے یکلخت جھٹکے کھائے اور وہ دونوں بیک وقت زمین پر گر کر ساکت ہو گئے۔

"اوہ اوہ بلیک زیرو ویل ڈن تم نے آج میرا سارا گلہ دھو دیا" ___ عمران نے انتہائی مسرت بھرے انداز میں کہا اور بے اختیار دوڑ کر اس نے بلیک زیرو کو گلے سے لگا لیا۔ عمران کے چہرے پر حقیقی مسرت کا آبشار بہہ رہا تھا۔

"میں شرمندہ ہوں عمران صاحب شروع میں دراصل......" بلیک زیرو نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"ارے چھوڑو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے بڑا عرصہ گذر گیا تھا تمہیں کرسی پر بیٹھے بیٹھے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر یکلخت مسرت کی کرنیں پھوٹ اٹھیں۔

"شکریہ عمران صاحب! آپ کی اس تعریف نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا ہے ورنہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ان دونوں کے خاتمے کے بعد میں یقیناً خودکشی کر لوں گا میں آپ کے معیار پہ پورا نہ اتر رہا تھا" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب" ___ یکلخت جوانا کی بھرائی ہوئی آواز سائیڈ سے

بلند ہوئی اور عمران اور بلیک زیرو جیسے ہی اس کی طرف گھومے یکلخت جوانا نے پیر جوڑے اور پھر بالکل فوجی انداز میں اس نے بلیک زیرو کو سیلوٹ کر دیا۔

"اوہ شکریہ جوانا! یہ سب عمران صاحب کی تربیت کا نتیجہ ہے" ___ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری زندگی میں آپ تیسرے آدمی ہیں جسے میں نے واقعی خلوص دل سے سلام کیا ہے" ___ جوانا نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا اس کے چہرے پر تحسین کے ساتھ ساتھ ابھی تک حیرت کے آثار بھی موجود تھے۔

"ارے کہیں وہ دو یہ نمبر ون اور فور تو نہیں ہیں" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں باس! پہلے آدمی تو آپ ہیں اور دوسرے کرنل فریدی صاحب مجھے آج تک یاد ہے کہ انہوں نے کتنی مہارت سے مجھے شکست دے دی تھی۔ واقعی وہ انتہائی خوفناک لڑاکے ہیں انتہائی خوفناک، اور آج مجھے طاہر صاحب میں بھی وہی بات نظر آئی ہے انہوں نے جس طرح ان دونوں کو ناکارہ کیا ہے میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا" ___ جوانا نے کہا۔

"ارے ارے کرنل فریدی کو دوسرا نمبر دے رہے ہو بھائی خدا کا خوف کرو کیوں مجھے بھی ساتھ مروانا چاہتے ہو وہ میرے بھی پیر و مرشد ہیں اور پیر و مرشد کا نمبر ہمیشہ پہلا ہی ہوتا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"طاہر صاحب! میری طرف سے بھی مبارکباد قبول کر لیجئے گو میں نے اس سے پہلے بھی آپ کو کئی بار لڑتے ہوئے دیکھا ہے لیکن آج کی تو بات ہی اور ہے" ـــــ جوزف نے آگے بڑھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو جوزف! ویسے یہ کوئی کارنامہ نہیں تھا بس داؤ لگنے کی بات تھی" ـــــ بلیک زیرو نے آستین سے ناک اور منہ پر موجود خون کو صاف کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم اپنا جسم نہ اکڑا لیتے تو جس طرح وہ نمبرون تم پہ گھٹنے جوڑ کر گرا تھا تمہارا خاتمہ یقینی ہو گیا تھا بہرحال اب بھی اگر تکلیف محسوس ہو رہی ہو تو کچھ کروں میرا مطلب ہے مالش والش آخر تم سپریم فائٹر ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"نہیں عمران صاحب! بس شروع شروع میں اینٹھن سی محسوس ہوئی لیکن اب ٹھیک ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو یہ دو تو ختم ہوئے گو میں نے کہا تھا کہ ان کے جسموں کی کوئی ہڈی سلامت نہ رہے لیکن تم نے بہرحال ان کی گردنیں جس انداز میں توڑی ہیں وہ مجھے پسند آیا ہے اس لئے باقی ہڈیاں معاف" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے ساتھ چل رہا تھا۔

"ابھی یہ یہیں پڑے رہیں میں ایک فون کر لوں" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔

وکی کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور اس کی نظریں سامنے میز پر رکھے ہوئے ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اس وقت لارڈ ہاؤس کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ تنظیم کی طرف سے اسے مسلسل کالیں مل رہی تھیں لیکن ابھی تک ان میں سے کوئی بھی کرنل کا پتہ نہ چلا سکا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کرنل اچانک زمین میں دفن ہو کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا ہو اور اسے معلوم تھا کہ جب لارڈ ڈراسن کو وہ ناکامی کی رپورٹ دے گا تو پھر لارڈ ڈراسن کے بے پناہ غصے کا پہلا نشانہ بھی وہی ثابت ہو گا لیکن اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ سپر فائٹرز اور تنظیم کے دس رکن سارا ناراگوئے اور اردگرد کا علاقہ چھان چکے تھے ناراک میں بھی اس نے اپنے آدمیوں کو الرٹ کیا ہوا تھا لیکن کہیں سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی یوں لگتا تھا جیسے کرنل کا کہیں وجود ہی نہ رہا ہو۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اب لارڈ ڈراسن کو جا کر کیا کہے

کہ کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ وکی اسے آتا دیکھ کر اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا لیکن لارڈ ڈراسن کے چہرے پر غصے کی بجائے عام سے تاثرات تھے۔

"کیا رپورٹیں ملیں وکی؟" ـــــ لارڈ ڈراسن نے نرم لہجے میں کہا۔

"باس! اس کرنل کا کہیں پتہ نہیں چل رہا" ـــــ وکی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب اس کا پتہ لگنا بھی نہیں ہے وہ ایکریمیا کا سپیشل ایجنٹ ہے کوئی مجرم نہیں ہے اور سنو میں نے بھی فیصلہ کر لیا ہے کہ اب اس معاملے میں مزید دخل نہ دیا جائے ورنہ ہو سکتا ہے حکومت مجھے غدار سمجھتے ہوئے میری جاگیر ہی ضبط نہ کر لے ٹائیشم میری قسمت میں نہ تھی تو لے چھوڑ و اسے۔ ہاں تم نے ان پاکیشیا والوں کا پتہ چلایا ہے اول تو مجھے یقین ہے کہ سوبرز نے ان جیسے تھرڈ کلاس مجرموں کو رقم نہ دی ہو گی لیکن ہو سکتا ہے کہ انہوں نے رقم حاصل کر ہی لی ہو اور اگر ایسا ہوا تو کم از کم وہ رقم تو ہمیں ضرور واپس ملنی چاہیے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس! آپ نے ان کے متعلق تو حکم ہی نہ دیا تھا ہم تو کرنل کو تلاش کرتے رہے ہیں اور اب تک وہ شاید کہیں سے کہیں پہنچ چکے ہوں گے" ـــــ وکی نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے نہ گئے ہوں شاید انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ اصل کھیل یہ کھیلا جا چکا ہے اور وہ مطمئن ہو کر یہیں کسی ہوٹل میں موجود ہوں۔ تم ایسا کرو کہ سپر فائٹرز کو ہدایات دے دو کہ وہ ان ایشیائیوں کو تلاش کریں

اور اگر ان کے پاس رقم ہو تو ان سے واپس لے کر آئیں اور باقی تنظیم کو ختم کر کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دو" ـــــ لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا وکی حیرت سے جاتے ہوئے لارڈ ڈراسن کو دیکھنے لگا اسے لارڈ کی ملازمت میں لگے چار سال ہو گئے تھے اور اس نے لارڈ کو آج سے پہلے کبھی اس قدر شکست خوردہ نہ دیکھا تھا لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر کندھے جھٹکے کہ شاید لارڈ حکومت ایکریمیا کی وجہ سے پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گیا ہو۔

اُس نے کرسی سنبھالی اور ٹرانسمیٹر پر ایک مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا یہ فریکوئنسی صرف سپر فائٹرز کے لئے مخصوص تھی۔ ٹرانسمیٹر سپر فائٹرز کی کاروں میں موجود تھے۔ ٹرانسمیٹر میں سے بٹن دبتے ہی ٹوں ٹوں کی آوازیں بلند ہونے لگیں اور اس پر موجود ایک سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو سپر فائٹرز! پلیز اٹنڈ دی کال اوور" ـــــ وکی نے ایک بٹن اوور دبا کر تیز لہجے میں کہا۔

"یس سپر فائٹر تھری اٹنڈنگ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ہی ایک آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری اور سُرخ رنگ کا بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ موجود سبز رنگ کا بلب مسلسل جلنے لگا۔

"وکی بول رہا ہوں فائٹر تھری! تمہارے ساتھ کون کون ہے اوور" ـــــ وکی نے کہا۔

"سپر فائٹر ٹو اور میں کار میں موجود ہیں۔ اوور" ـــــ نمبر تھری نے جواب دیا۔

"تم دونوں اس وقت کہاں ہو اوور" ـــــ وکی نے پوچھا۔

"کیفے گرین کے سامنے سڑک پر۔ اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے جواب دیا۔

"اچھا سنو۔ باس نے اب حکم دیا ہے کہ اب کرنل کی تلاش بند کر دی جائے اور اس کی جگہ ان ایشیائیوں کو تلاش کیا جائے۔ ان کے ساتھ کرنل گیا تھا اور اگر کرنل نے انہیں رقم دے دی ہے تو وہ رقم ان سے حاصل کر لی جائے اوور" ـــــ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے لیکن رقم حاصل کرنے کے بعد ان ایشیائیوں کا کیا کیا جائے اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"جو مرضی آئے کرو باس کو اس سے مطلب نہیں باس کو صرف رقم چاہیئے اوور" ـــــ وکی نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے اوور" ـــــ نمبر تھرٹی نے کہا۔

"اب میں دوبارہ کال کروں گا تم اٹنڈ نہ کرنا اوور اینڈ آل" ـــــ وکی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے دوبارہ وہی بٹن دبا دیا تو اس بار سبز کی بجائے دوبارہ وہی سرخ بلب جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو وکی کالنگ سپر ماسٹرز ون اینڈ فور اوور" ـــــ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس نمبر ون اٹنڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے سپر ماسٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"نمبر ون! نمبر فور تمہارے ساتھ ہے اوور" ـــــ وکی نے پوچھا۔

"یس میرے ساتھ ہے اوور" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"اچھا سنو، باس نے حکم دیا ہے کہ اب کرنل کی تلاش بند کر دی جائے اور اس کی جگہ ان ایشیائیوں کو تلاش کیا جائے جن کے ساتھ کرنل گیا تھا۔ اور اگر ان ایشیائیوں کے پاس کرنل کی دی ہوئی رقم موجود ہو تو ان سے رقم لے کر واپس آ جاؤ اوور" ـــــ وکی نے اُسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"کب دیا ہے باس نے حکم۔ اوور" ـــــ نمبر ون نے تیز لہجے میں کہا۔

"ابھی۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو" ـــــ وکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ باس کو اطلاع دے دو کہ میں نے اور نمبر فور نے ان ایشیائیوں کو تلاش کر لیا ہے وہ البرٹ فارم میں موجود ہیں وہ گاڑی بھی اس فارم میں موجود ہے جس میں کرنل ان کے ساتھ گیا تھا۔ ان کے پاس رقم موجود نہیں ہے البتہ وہ اس فارم میں بندھے ہوئے پڑے ہیں۔ ابھی میں نے ان سے کرنل کے متعلق پوچھ گچھ شروع ہی کی تھی کہ تمہاری کال آ گئی اب کیا حکم ہے اوور" ـــــ نمبر ون نے کہا۔

"اوہ۔ تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے رقم کو اوور" ـــــ وکی نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں، ہم نے پہلے سارے فارم ہاؤس کو چیک کیا ہے اور سنو انہوں نے بتایا ہے کہ کرنل انہیں خود ہی یہاں لے آیا تھا۔ یہاں اس کے ساتھی موجود تھے انہوں نے اچانک ان پر حملہ کر کے انہیں قابو میں کر کے باندھ دیا یہاں ایک ہیلی کاپٹر بھی پہلے سے موجود تھا۔ پھر کرنل اور اس کے ساتھی اس ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر چلے گئے ہیں اوور" نمبر ون نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ ایک منٹ ٹھہرو میں باس سے بات کر کے دوبارہ تم سے بات کرتا ہوں اوور" ـــــ وکی نے کہا اور ایک طرف موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"وکی بول رہا ہوں۔ باس سے بات کراؤ" ـــــ وکی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد لارڈ کی آواز رسیور پر گونجی۔

"یس وکی کیا بات ہے" ـــــ لارڈ ڈراسن نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"باس! سپر فائٹرز نمبر ون اور نمبر فور نے ان ایشیائیوں کو ٹریس کر لیا ہے وہ انہیں البرٹ فارم میں بندھے ہوئے ملے ہیں ان کے پاس رقم بھی نہیں ہے۔ سپر فائٹر نمبر ون نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے اور ان ایشیائیوں نے نمبر ون کو بتایا ہے کہ کرنل خود انہیں یہاں البرٹ فارم میں لے آیا تھا وہاں اس کے ساتھی بھی موجود تھے ان ساتھیوں نے اچانک ان ایشیائیوں پر حملہ کر دیا اور پھر وہ انہیں باندھ کر پہلے سے ـــــ موجود ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر چلے گئے ہیں" ـــــ وکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایک منٹ میں خود آ رہا ہوں تمہارے پاس میں نمبر ون سے بات کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے لارڈ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا۔ وکی نے رسیور رکھ دیا لیکن اسے سمجھ نہ آ رہی

تھی کہ آخر باس کیا بات کرنا چاہتا ہے جب کہ اس کے خیال کے مطابق بات کرنے کا کوئی پوائنٹ ہی نہ تھا۔

"ہیلو نمبر ون اوور" ـــــ وکی نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"یس اوور" ـــــ دوسری طرف سے نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"باس تم سے خود بات کرنے کے لئے ٹرانسمیٹر روم میں آ رہے ہیں اوور" ـــــ وکی نے کہا۔

"اوہ یہاں فون بھی تو ہے باس کو کیا ضرورت تھی ٹرانسمیٹر روم آنے کی فون پر بات کر لیتے اوور" ـــــ نمبر ون نے جواب دیا۔

"ارے ہاں واقعی۔ اچھا میں ٹرانسمیٹر آف کر رہا ہوں تم فون پر باس کی کال کا انتظار کرو اوور اینڈ آل" ـــــ وکی نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا اس کے بعد اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور آپریٹر کو البرٹ فارم کا نمبر ملانے کا کہا اور اس نے رسیور ایک طرف رکھ دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹرانسمیٹر کیوں آف کر دیا" ـــــ لارڈ ڈراسن نے ٹرانسمیٹر کو آف دیکھ کر غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"باس وہاں فون ہے اور میں نے لائن ملوا دی ہے فون پر ٹرانسمیٹر کی نسبت زیادہ آسانی سے بات ہو سکتی ہے" ـــــ وکی نے مودبانہ لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔

"اوہ ہاں مجھے فون کا تو خیال ہی نہ رہا تھا ورنہ میں اپنے کمرے سے کر لیتا"

لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ——— علیحدہ رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔

" ہیلو لارڈ سپیکنگ " ——— لارڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ! سپر فائٹر نمبر ون بول رہا ہوں " ——— دوسری طرف سے سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

" سنو وہ ایشیائی جو اپنا نام فیاض بتا رہا تھا اس گروپ کا لیڈر کیا وہ زندہ اور ہوش میں ہے " ——— لارڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

" یس باس ! ابھی تک تو سارے زندہ اور ہوش میں ہیں " ——— نمبر ون نے جواب دیا۔

" سنو اسے کھول دو اور میری اس سے بات کراؤ " ——— لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس ! " ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی چھا گئی۔ تقریباً پانچ منٹ بعد رسیور پر آواز ابھری۔

" ہیلو " ——— یہ آواز اس لیڈر فیاض کی تھی۔

" ہیلو مسٹر فیاض ! میں لارڈ ڈراسن بول رہا ہوں " ——— لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

" آپ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی تھی جناب حالانکہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ آپ جیسے لارڈ بھی ایسی حرکت کر سکتے ہیں۔ آپ کے کرنل صاحب ہمیں یہاں لے آئے اور پھر ہمیں بے بس کر دیا گیا اور اب آپ کے یہ سپر فائٹرز ہمیں جان سے مارنے پر تلے ہوتے ہیں " ——— فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

" اوہ سنو مسٹر فیاض ! کیا وہ کرنل نقشہ لے گیا ہے تم سے " ——— لارڈ ڈراسن نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

" جناب ، اگر ہم پاکیشیا سے یہاں آ سکتے ہیں تو اتنی آسانی سے ہم نقشہ بھی نہ دے سکتے تھے۔ کرنل نے جب ہمیں بے بس کر دیا تو اس نے زبردستی ہمیں باس کو فون کر کے بلانے کے لئے کہا لیکن ایسے کھیل ہماری زندگی میں چلتے ہی رہتے ہیں اس لئے ہم پاکیشیا سے ہی تیار ہو کر آتے تھے میں نے اسے چکر دینے کے لئے کہا کہ باس والی بات غلط تھی " ——— نقشہ میرے ساتھی کی جیب میں ہے وہ ہمیں رقم دے دے اور نقشہ لے لے اس پر اس نے میرے ساتھی کی جیب سے وہ نقشہ برآمد کر لیا جو سادے کاغذ پر فرضی بنا ہوا تھا۔ اس نے اعتراض بھی کیا کہ یہ تو سادے کاغذ پر بنا ہوا ہے لیکن میں اسے چکر دینے میں کامیاب ہو گیا لیکن پھر اس نے رقم نہ دی اور ہمیں کہا کہ بس یہی انعام ہے کہ تمہاری زندگیاں بچ گئی ہیں اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر چلا گیا " ——— فیاض نے کہا۔

" کیا مطلب ؟ کیا اصل نقشہ تمہارے پاس ہے ؟ " ——— لارڈ ڈراسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" میرے پاس نہیں باس کے پاس ہے اور اب ہم اسے آپ کو نہیں دے سکتے آپ کے آدمیوں نے پہلے بھی دھوکہ کیا ہے " ——— فیاض نے تیز لہجے میں کہا۔

" سنو مسٹر فیاض ! وہ کرنل غلط آدمی تھا وہ مجھے بھی دھوکہ دے گیا ہے " ——— اگر اصل نقشہ تم مہیا کر سکتے ہو تو میں تمہیں رقم دینے کے لئے

تیار ہوں" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان حالات کے بعد اب میں کیسے اعتماد کر سکتا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"سنو تم بے شک اپنے باس سمیت نقشہ لے کر یہاں لارڈ ڈراسن ہاؤس آجاؤ میں تمہیں اپنی آن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تمہیں رقم بھی ملے گی اور تمہیں انگلی بھی نہ لگائی جائے گی" ۔۔۔ لارڈ نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے آن کی قسم کھائی ہے میرے خیال میں اس سے بڑی قسم نہیں ہو سکتی ٹھیک ہے میں لارڈ ہاؤس پہنچ جاؤں گا نقشہ لے کر آپ رقم تیار رکھیں" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"ابھی آجاؤ ۔۔۔ سپر فائٹرز کے ساتھ جا کر اپنے باس کو ساتھ لے لو اور آجاؤ" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے بے چین لہجے میں کہا۔

"آپ فکر نہ کریں، میں بھی اپنی آن کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ضرور لارڈ ہاؤس آؤں گا اور آپ کے لئے انتہائی قیمتی تحفہ بھی میرے ساتھ ہو گا ایسا تحفہ جو آپ کو حیران کر دے گا" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"لیکن کس وقت" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"دیکھئے لارڈ! ابھی میں نے جا کر باس سے اصلی نقشہ لینا ہے اور پھر آنا ہے اس لئے آئندہ دو گھنٹوں کے اندر کسی بھی وقت پہنچ جاؤں گا آپ بے فکر رہیں بس آپ رقم تیار رکھیں اور سنیں ان سپر فائٹرز کو حکم دے دیں کہ یہ واپس چلے جائیں مجھے تو ان کی شکلیں دیکھ کر ہی خوف آ رہا ہے" ۔۔۔ فیاض نے کہا اور لارڈ ڈراسن مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے رسیور سپر فائٹر کو دو" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے کہا۔

"یس باس!" ۔۔۔ دوسرے لمحے سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی۔

"تم وہاں سے واپس لارڈ ہاؤس آجاؤ اور مسٹر فیاض اور ان کے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ دو" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس!" ۔۔۔ سپر فائٹر نمبر ون کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ اوہ اب میں دیکھوں گا کہ وہ سوبرز کس طرح مجھے تھرڈ کلاس بدمعاش لکھتا ہے اگر میں نے اس سے ناک نہ رگڑوائی تو میرا نام لارڈ نہیں" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"باس! اب باقی سپر فائٹرز کو واپس بلوا لوں" ۔۔۔ وکی نے پوچھا۔

"اوہ ہاں انہیں فوراً واپس بلواؤ اور سنو ساری کارروائیاں بند کرا دو اور گیٹ پر بھی کہلوا دو کہ جیسے ہی یہ فیاض اور اس کے ساتھی گیٹ پر پہنچیں انہیں فوراً میرے پاس عزت و احترام سے پہنچا دیا جائے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا اور وکی نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

لمبی چوڑی کار تیزی سے دوڑتی ہوئی لارڈ ڈراسن ہاؤس کیطرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹیئرنگ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بلیک زیرو اور عقبی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے یہ وہی کار تھی جس میں بیٹھ کر وہ کرنل سمیت البرٹ فارم [illegible] تھے۔ عمران نے اس کار کا انتخاب اس لئے کیا تھا کہ اس کی [illegible] سے زیادہ کھلی تھی اور ڈگی میں ٹھونس ٹھانس کر سپر فائٹر نمبر [illegible] لاشیں [illegible] ہو گئی تھیں۔ حالانکہ وہ کار بھی موجود تھی جس میں سپر فائٹر فارم میں آئے تھے لیکن وہ قدرے چھوٹی تھی۔ کار میں بیٹھتے ہوئے عمران نے سب کو بولنے سے منع کر دیا تھا اس لئے کار میں خاموشی طاری تھی۔

ایک موڑ کاٹ کر کار جیسے ہی آگے بڑھی لارڈ ڈراسن ہاؤس کا بڑا سا پھاٹک انہیں دور سے نظر آنے لگ گیا اور بلیک زیرو اس

ح مستعد ہو کر بیٹھ گیا جیسے اس کے اعصاب یکلخت تن گئے ہوں
ہاں البرٹ فارم سے نکل کر پہلے اس کوٹھی میں گیا تھا جہاں سے انہیں
کیا گیا تھا اور پھر وہاں بلیک زیرو نے لباس بدلا اور اپنے چہرے
ری چیکنگ وغیرہ کر لی تاکہ سپر فائٹر سے لڑائی کے کوئی آثار نظر نہ آئیں
ان نے وہاں سے مخصوص قسم کا اسلحہ لے کر سب میں تقسیم کر دیا تھا
پھر وہاں سے وہ لارڈ ہاؤس کی طرف چل پڑے تھے۔

لارڈ ڈراسن ہاؤس کے گیٹ پر دو مسلح پہرے دار موجود تھے۔
ران نے کار روکی تو ایک پہرے دار تیزی سے عمران کی طرف
ھا۔

"لارڈ کو اطلاع دو کہ پاکیشیا سے فیاض اور اس کے ساتھی پہنچ گئے
ں" ____ عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ یس سر! آپ سیدھے آگے جا کر دائیں طرف مڑ جائیں،
ہاں آپ کے استقبال کے لئے مسٹر ڈوکی منتظر ہیں" ____ دربان
نے مودبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھی
و پھاٹک کھولنے کا اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا تو عمران
ار لے کر اندر داخل ہو گیا۔ سڑک کافی دور تک سیدھی چلی
ئی تھی اور دائیں طرف مڑ جاتی تھی۔ عمران نے کار دائیں طرف موڑی
____ ادھر عمارت کا فرنٹ رخ تھا اور وسیع و عریض پورچ میں
ھ شاندار کاریں موجود تھیں اور وہیں ان کاروں کے ساتھ ہی ڈوکی بھی
ھڑا ہوا تھا اسے چونکہ وہ پہلے دیکھ چکے تھے اس لئے اسے دیکھتے ہی
وہ پہچان گئے تھے۔ عمران نے کار روکی کے قریب جا کر روکی اور

پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا، اس کے باقی ساتھی بھی باہر آگئے۔

"اوہ مسٹر فیاض! آئیے لارڈ آپ کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں" — وکی نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں چلئے" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ وکی کی رہنمائی میں آگے بڑھتے ہوئے مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا لیکن انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔

"تشریف رکھیے" — وکی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس ایک صوفے میں دھنس گیا جیسے اس کی اب تک کی بھاگ دوڑ کا مقصد ہی اس صوفے پر آکر بیٹھنا تھا۔ بلیک زیرو، جوزف اور جوانا بھی صوفوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے سائیڈ کا دروازہ کھلا اور لارڈ ڈراسن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو سپر فائٹرز اور وکی تھا۔ وہ تینوں بڑے مودبانہ انداز میں چل رہے تھے اور ان سپر فائٹرز کو دیکھ کر عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"خوش آمدید مسٹر فیاض!" — لارڈ ڈراسن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"شکریہ لارڈ! وہ رقم تیار ہے؟" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رقم بھی مل جائے گی پہلے وہ نقشہ دکھاؤ کیونکہ مجھے اب کسی بات پر یقین نہیں رہا" — لارڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"اس لئے ان باڈی گارڈز کو ساتھ لے کر آئے ہیں آپ" —

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم نقشے کی بات کرو کہاں ہے وہ نقشہ؟" — ڈراسن کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"تمہارا لہجہ بدل گیا ہے لارڈ! میرے خیال میں تمہاری نیت خراب ہو گئی ہے" — عمران کا لہجہ بھی یکلخت بدل گیا۔

"شٹ اپ، تمیز سے بات کرو تم بہرحال ایک معمولی سے مجرم ہو اور وہ بھی ایشیائی" — لارڈ یکلخت بھڑک اٹھا۔

"پاکیشیا کے تھرڈ کلاس مجرم بھی تم جیسے لارڈوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ تم نے آن کی قسم کھائی تھی" — عمران نے خشک لہجے میں کہا

"ہاں اور میں اپنی قسم پوری کروں گا تمہیں رقم بھی ملے گی اور تمہیں انگلی بھی نہ لگائی جائے گی یہی میری قسم تھی فکر نہ کرو میں تمہاری لاش پر رقم رکھ دوں گا اور ظاہر ہے انگلی کی بجائے گولیوں سے تمہاری ہڈیاں توڑی جائیں گی بشرطیکہ تمہارے پاس نقشہ نہ ہوا تو" — لارڈ نے کہا۔

"نقشہ تو واقعی میرے پاس نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تب بھی تمہیں نہ ملتا البتہ میں بھی اپنا وعدہ پورا کروں گا اور جو قیمتی تحفہ میں تمہارے لئے لایا ہوں وہ تمہیں ضرور دوں گا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم دھوکے سے مجھ سے رقم حاصل کرنا چاہتے تھے تم سے گفتگو کے بعد مجھے بھی خیال آیا تھا کرنل دراصل ایکریمین سپیشل ایجنٹ تھا اور سپیشل ایجنٹ اتنے احمق نہیں ہوتے کہ تم جیسے تھرڈ کلاس مجرم

انہیں جعلی نقشہ دے کر ٹرخا سکیں اس کا خیال آتے ہی مجھے یقین ہو گیا تھا کہ تم واقعی دھوکہ دینے آ رہے ہو اور اب تمہاری لاشیں بھی لائٹ ہاؤس سے باہر نہ جا سکیں گی" ۔۔۔ لارڈ نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے جس طرح نواب شان الدولہ سے دھوکہ کر کے نقشہ چھینا تھا۔ اس کے بعد تو تمہیں کم از کم دھوکے کا لفظ استعمال نہ کرنا چاہئے تھا اور سنو میں نے واقعی جان بوجھ کر اصلی نقشہ اس سوبرز کو دے دیا کیونکہ ٹاشیم پاکیشیا کے لئے بیکار چیز ہے اور سوبرز کو میں یہاں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کیونکہ اس سے میرا واسطہ کئی بار پہلے بھی پڑ چکا ہے" ۔۔۔ عمران نے زہر خندہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا واسطہ سوبرز سے، سپیشل ایجنٹ سے کون ہو تم؟" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے چونک کر پوچھا۔

"اب اگر سوبرز کا فون آئے تو اسے بتا دینا کہ علی عمران نے جان بوجھ کر اسے نقشہ دے دیا تھا ورنہ سوبرز دس بار اور بھی مر کر زندہ ہو جاتا تب بھی علی عمران سے زبردستی نقشہ نہ حاصل کر سکتا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو تم ہو علی عمران، بہت خوب! میں نے تمہاری حماقتوں کی خاصی تعریفیں سن لی ہیں اس کا مطلب ہے کہ تمہارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں، تمہارے ان نام نہاد سپر فائٹرز نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ٹام جم کا خاتمہ کر دیا اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا اور انہوں نے ہی نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں پر تشدد کیا۔ میں نہیں بتا چاہتا تھا کہ عورتوں اور عام آدمیوں پر ہاتھ اٹھانے سے سپر فائٹرز نہیں بن جایا کرتے البتہ سپر بزدل ایسا کام کر سکتے ہیں اور سنو لارڈ ڈراسن اب میں تم سے اور تمہارے ان سپر فائٹرز سے ٹام جم، نواب شان الدولہ اور اس کی بیٹیوں کا حساب لینے آیا ہوں" ۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"تم مجھ سے پہلے تم سپر فائٹرز سے حساب لو گے ہا۔ ہا۔ ہا۔ یہ واقعی اس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"اگر تمہیں واقعی قہقہے لگانے آتے ہیں تو پھر جا کر اس کار کی ڈگی میں سے جس میں ہم آتے ہیں اپنے سپر فائٹرز نمبر ون اور نمبر فور کی لاشیں نکال لو، میں یہی تحفہ تمہیں دینے آیا ہوں مجھے یقین ہے کہ اس تحفے کے بعد تم ہمیشہ کے لئے قہقہہ لگانا بھول جاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا؟ ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سپر فائٹرز نمبر ون اور فور کی لاشیں، موت کو سامنے دیکھ کر تمہارا دماغ واقعی خراب ہو گیا ہے" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ مر کر بھی عمران کی بات پر یقین نہیں کر سکتا۔

"نکال کر دیکھ لو اور یہ بھی بتا دوں کہ ان دونوں کی گردنیں اس اکیلے سپریم فائٹر نے توڑی ہیں" ۔۔۔ عمران نے ساتھ کھڑے ہوئے بلیک زیرو

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ اس نے۔ اسے تو سپر فائٹر پھونک مار دے تو یہ دس قلابازیاں کھا جاتے بکواس مت کرو اور اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— لارڈ ڈراسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں یقین نہیں آ رہا۔ ٹھیک ہے تمہاری مرضی" ——— عمران نے بے نیازی سے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"انہیں گولیوں سے بھون ڈالو" ——— اچانک لارڈ ڈراسن نے وکی طرف مڑتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

سپر فائٹرز خالی ہاتھ کھڑے تھے اور ان کے چہرے بھی بُری طرح بگڑے ہوئے تھے۔

"یس باس!" ——— وکی نے کہا اور تیزی سے مشین گن سیدھی کر لی لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا الٹ کر پیچھے گرا۔ عمران کے کوٹ کی جیب کے اندر سے نکلنے والی گولی ٹھیک اس کے دل میں لگی تھی مشین گن اس کے ہاتھ سے جیسے ہی نکلی بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے مشین گن کو نیچے گرنے سے پہلے ہی جھپٹ لیا ایک لمحے میں یہ سب کچھ ہو گیا اور اس قدر اچانک کہ لارڈ ڈراسن اور دونوں سپر فائٹرز کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

بلیک زیرو مشین گن لئے تیزی سے سائیڈ پر ہو گیا اور اب لارڈ ڈراسن اور دونوں سپر فائٹرز اس کی مشین گن کی براہ راست زد میں تھے۔

"اب دیکھو سپر فائٹرز کا حشر" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوانا کو اشارہ کرنے کے لئے منہ موڑا ہی تھا کہ یکلخت دونوں سپر فائٹرز بجلی کی سی تیزی سے بلیک زیرو پر حملہ آور ہو گئے جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ بلیک زیرو تک پہنچتے اچانک مشین گن تڑتڑائی اور دونوں ہی سپر فائٹرز فضا میں لٹو کی طرح گھومے اور دھماکے سے فرش پر آ گرے۔ ان کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا تھا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گئے گولیوں نے واقعی ان کے پورے جسم کو شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنا کر رکھ دیا تھا۔

"یہ کیا کیا تم نے۔ ذرا لارڈ کو بھی سپریم فائٹرز کی ہڈیاں ٹوٹنے کی آوازیں سننے دیتے" ——— عمران نے بُری طرح منہ بناتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! اس مشین کا ٹریگر ڈھیلا تھا میں نے تو انگلی ہٹا کر اس مشین گن کو لاٹھی کی طرح استعمال کر کے انہیں روکنے کا سوچا تھا لیکن انگلی کی ذرا سی حرکت سے یہ چل گئی" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو ٹھیک ہے شاید ان دونوں نے ہی نواب شان الدولہ پر گولیاں برسائی ہوں گی چلو انصاف ہو گیا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

لارڈ ڈراسن ہونٹ چباتا خاموش کھڑا تھا البتہ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا۔

"تم ——— تم نے انہیں مار کر اچھا نہیں کیا علی عمران! تم سے اس کا انتقام لیا جائے گا" ——— لارڈ ڈراسن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ماسٹر! میرے ہاتھ بڑی دیر سے حرکت میں آنے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں" ـــــ یکلخت جوانا نے کہا۔

"نہیں یہ لارڈ صاحب ہیں ان کی موت ان کے شایانِ شان ہونی چاہئے ـــــ عمران نے کہا اور پھر لارڈ سے مخاطب ہو گیا۔

"چلو لارڈ صاحب! پہلے اپنا تحفہ وصول کر لو، چلو باہر پورچ میں اور سنو کوئی حماقت نہ کرنا ورنہ ڈھیلے ٹریگر کے دوبارہ دب جانے کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہو گی" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"تم ـ تم چاہتے کیا ہو؟" ـــــ لارڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ بھی بتانا پڑے گا چلو کان میں بتا دیتا ہوں تاکہ یہ عام سے لوگ شاہانہ بات نہ سن لیں" ـــــ عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارڈ کچھ سمجھتا عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور لارڈ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔

"ارے ارے ـــــ میں نے تو اس لئے تھپڑ مارا ہے کہ تمہارے کان میں کوئی میل وغیرہ موجود ہو تو نکل جائے تم تو خواہ مخواہ چیخنے لگے" ـــــ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے یکلخت جھٹکے سے لارڈ کی گردن پکڑی اور اسے ایک زوردار جھٹکے سے فضا میں اٹھا کر ہال کی دیوار سے دے مارا۔ لارڈ کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ زوردار چیخ نکلی اور وہ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ لارڈ! تم سے زیادہ اونچی آواز میں وہ معصوم لڑکیاں چیختی رہی تھیں جن پر تمہارے حکم سے تشدد کیا جا رہا تھا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور لارڈ کراہتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"چلو اب باہر اور سنو اگر تم نے کسی کو معمولی سا اشارہ بھی کیا تو بھول جاؤ گے" ـــــ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"تت تت تم کیا کرنا چاہتے ہو۔ مجھے چھوڑ دو میں تمہیں رقم دے دیتا ہوں" ـــــ لارڈ نے بری طرح کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے ایک ہی تھپڑ نے اس کے ذہن پر چڑھی ہوئی لارڈ ہونے کی ساری چربی پگھلا دی تھی وہ اب پانی میں بھیگے ہوئے چوہے کی طرح کانپ رہا تھا۔

"میں نے رقم تمہارے اس کرنل سے وصول کر لی تھی تم باہر چلو۔ اور ہمیں اپنے اس ہاؤس سے باہر جانے میں مدد کرو اگر تم ہمیں صحیح سلامت نکال کر باہر لے گئے تو میرا وعدہ کہ تمہیں چھوڑ دوں گا" ـــــ عمران کا لہجہ بے پناہ سرد تھا۔

"م م ـ لے جاؤں گا ـــــ لے جاؤں گا آؤ" ـــــ لارڈ نے جلدی سے کہا اور دروازے کی مڑ گیا اور پھر واقعی اس کے پیچھے چلتے ہوئے وہ سب اسی پورچ میں پہنچ گئے جہاں سے کار میں اتر کر وہ اندر گئے تھے۔ راستے میں راہداریوں کے موڑوں پر مسلح افراد موجود تھے لیکن لارڈ نے کسی کو کوئی اشارہ نہ کیا تھا اس لئے وہ اسی طرح خاموش کھڑے تھے بلیک زیرو کے ہاتھ میں مشین گن تھی جب کہ عمران، جوزف اور جوانا تینوں نے اپنے اپنے ہاتھ کوٹوں کی جیبوں میں رکھے ہوئے تھے جن میں پستول موجود تھے اور وہ سب چوکنا نظر آ رہے تھے۔

"چلو پچھلی سیٹ پر بیٹھو" ـــــ عمران نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور لارڈ خاموشی سے دروازہ کھول کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران،

کے اشارے پر لارڈ کے ایک طرف جوزف اور دوسری طرف جوانا
بیٹھ گئے۔ بلیک زیرو نے عمران کے کہنے پر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی
جب کہ عمران سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بلیک زیرو نے کار اسٹارٹ کر
کے اسے موڑا، اور پھر تیزی سے گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا گیٹ
پر پہنچ کر لارڈ نے ہاتھ باہر نکال کر اشارہ کیا تو گیٹ کھول دیا گیا اور
بلیک زیرو نے کار باہر نکالی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھنے
لگا۔

"دیکھو تم نے مجھے زندہ چھوڑنے کا وعدہ کیا ہے"۔۔۔ لارڈ
نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ میں اپنا وعدہ پورا کروں گا"۔۔۔ عمران نے سرد لہجے
میں کہا اور پھر لارڈ کے گھبرائے ہوئے چہرے پر ہلکے سے اطمینان
کے آثار ابھر آئے۔

"البرٹ فارم چلو طاہر"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب
ہو کر کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"تم وہاں کیوں جا رہے ہو؟"۔۔۔ لارڈ نے چونک کر پوچھا۔

"خاموش بیٹھے رہو"۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور لارڈ
خاموش ہو گیا۔ البرٹ فارم میں پہنچ کر جیسے ہی بلیک زیرو نے
کار روکی وہ نیچے اتر آئے۔

"ارے یہ کار تو سپر فائٹر کی ہے"۔۔۔ لارڈ نے وہاں موجود سپر
فائٹرز ون اور فور کی کار کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
یکلخت اس کے چہرے پر جوش کے تیز آثار ابھر آئے وہ اس طرح

ادھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے اسے یقین تھا کہ ابھی کسی بھی طرف سے سپر فائٹرز
نمودار ہوں گے اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے
اسے بچا لیں گے۔

"تمہیں سپر فائٹرز نمبر ون اور فور کی تلاش ہے ناں۔ ابھی آجاتے
ہیں وہ تمہارے سامنے"۔۔۔ عمران نے طنزیہ انداز میں مسکراتے
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟"۔۔۔ لارڈ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا
اسی لمحے جوانا نے کار کی بڑی سی ڈگی کھول دی تھی اور پھر اس نے
ڈگی میں ٹھنسی ہوئیں نمبر ون اور نمبر فور کی لاشیں کھینچ کر باہر نکالیں اور
لارڈ کے قدموں میں پٹخ دیں۔ لارڈ کی آنکھیں سپر فائٹرز نمبر ون اور
فور کی لاشیں دیکھ کر کانوں تک کھنچتی چلی گئیں وہ اس طرح غور سے ان
لاشوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"یہ۔۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔۔ یہ ناممکن ہے۔۔۔ انہیں گولیاں بھی نہیں
ماری گئیں پھر یہ کیسے ممکن ہے"۔۔۔ لارڈ کی لاشعوری انداز کی
بڑبڑاہٹ سنائی دی اور عمران اس کی بڑبڑاہٹ سن کر بے اختیار
ہنس پڑا۔

"اوہ۔ تو تم ان کے جسموں پر گولیوں کے نشانات ڈھونڈنے کے لئے
انہیں غور سے دیکھ رہے تھے"۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ سپر فائٹرز ہیں گولیوں سے تو بہرحال نہیں بچ سکتے لیکن اسلحے
کے بغیر انہیں مارنا۔ نہیں۔ یہ ناممکن ہے"۔۔۔ لارڈ نے کہا۔

"نہ صرف انہیں اسلحے کے بغیر مارا گیا ہے بلکہ ان دونوں کو بیک وقت

مارنے والا بھی ایک ہی آدمی ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک آدمی نے بغیر اسلحے کے دونوں سپر فائٹرز کو۔ نہیں، ایسا نہیں ہو سکتا" ____ لارڈ نے ہونٹ چباتے اور سر کو انکار میں ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس لئے یقین نہیں آ رہا کہ یہ دونوں مارشل آرٹ میں بے پناہ مہارت رکھنے کے ساتھ ساتھ گینڈوں جیسی طاقت اور چیتوں جیسی پھرتی کے مالک تھے اس لئے کہ یہ سپر فائٹرز تھے" ____ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل، بڑے سے بڑا لڑاکا آج تک ان کے جسموں کو انگلی نہیں لگا سکا۔ یہ سپر فائٹرز تھے، سپر فائٹرز" ____ لارڈ نے کہا۔

"لیکن اگر ان کے مقابلے میں سپریم فائٹر ہو تو ---- اس سے ملو، اس کا نام ہے طاہر اور یہ سپریم فائٹر ہے اور تمہارے ان سپر فائٹرز کی گردنیں بیک وقت اس سپریم فائٹر نے توڑ ڈالی ہیں" ____ عمران نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور ساتھ کھڑے بلیک زیرو کی طرف اشارہ کر دیا۔

"یہ ـــ یہ سپریم فائٹر، یہ تو عام سا آدمی ہے۔ نہیں مجھے بتاؤ کہ یہ کیسے مرے ہیں بغیر خود کار اسلحے کے" ____ لارڈ نے بڑے حقارت بھرے لہجے میں بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو تم بھی مرنا چاہتے ہو تمہاری مرضی۔ چلو طاہر اسے بتاؤ کہ سپریم فائٹر کیا ہوتا ہے" ____ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے لارڈ چیختا ہوا فضا میں اچھلا۔ بلیک زیرو نے یکلخت اچھل کر اس کی ناف میں گھٹنا مارا تھا اور گھٹنے کی ضرب سے جیسے ہی لارڈ چیختا ہوا فضا میں اچھلا بلیک زیرو کا ہاتھ لہرایا اور لارڈ کی ہولناک چیخ سے فارم گونج

اٹھا۔ پسلیوں پر خوفناک ضرب کھا کر وہ ہوا میں ہی گھوما تھا کہ بلیک زیرو نے اچھل کر لات جمائی اور لارڈ کا گھومتا ہوا جسم یکلخت اوپر کو اٹھا۔ اس طرح کہ اس کا سر نیچے اور دھڑ اوپر کو ہو گیا تھا۔ اس کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں لیکن اس سے پہلے کہ وہ نیچے گرتا بلیک زیرو کا ہاتھ حرکت میں آیا اور لارڈ کا جسم ایک بار پھر اوپر کو اچھل کر لٹو کی طرح گھوما بلیک زیرو کا مکہ اس کے کاندھے پر پڑا تھا۔

"بب بب بچاؤ۔ میں نے مان لیا یہ سپریم فائٹر ہے" ____ لارڈ نے فضا میں ہی چیختے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو جو ایک بار پھر اس کے گرتے ہوئے جسم کو گھٹنا مار کر دوبارہ اچھالنا چاہتا تھا یکلخت پیچھے ہٹ گیا اور لارڈ کا گھومتا ہوا جسم ایک دھماکے سے زمین پر منہ کے بل گرا، اور پھر زمین سے ٹکرانے کی وجہ سے جگہ جگہ سے پھٹ گیا تھا۔ اس کا چہرہ خون سے بھرا ہوا تھا لیکن وہ زندہ تھا۔ اس کا سانس آ رہا تھا لیکن آنکھیں ایک جگہ ساکت ہو گئی تھیں ادھر جوزف اور جوانا دونوں کے چہروں پر بھی شدید حیرت تھی۔

"بڑی جلدی یقین آ گیا تمہیں ورنہ اسی طرح فضا میں گھومتے گھومتے تمہارے جسم کی ساری ہڈیاں ٹوٹ جاتیں" ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تم مجھے چھوڑ دو تم نجانے کیا چیز ہو میں نے یقین کر لیا ہے کہ یہ واقعی سپر فائٹر ہے اوہ اوہ" ____ لارڈ نے جھرجھری لی اور پھر بری طرح کراہتے ہوئے ہذیانی انداز میں کہنے لگا۔

"سپر فائٹر نہیں سپریم فائٹر طاہر کہو" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر ـــ طاہر صاحب نے یہ سب کچھ کہاں سے سیکھا ہے؟ یہ خوفناک انداز تو میں نے مارشل آرٹ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا" ـــ جوانا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم نے مارشل آرٹ دیکھا ہی کب ہے جوانا، ہوا میں ہاتھ پیر مارنے کا نام مارشل آرٹ نہیں ہوتا۔ اس داؤ کو ائیر رننگ کہتے ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ائیر رننگ" ـــ اوہ انتہائی حیرت انگیز داؤ ہے اوہ مسٹر طاہر آپ مجھے شاگرد بنا لیں۔ میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھتا رہا لیکن آپ تو انتہائی حیرت انگیز فائٹر ہیں" ـــ جوانا نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے مارشل آرٹ کہاں آتا ہے جوانا، بس ایسے ہی دو چار داؤ عمران صاحب نے سکھا دیتے ہیں" ـــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ لارڈ! ـــ اور اندر چل کر فون کر کے تیز رفتار ہیلی کاپٹر منگواؤ اور سنو میں تمہیں یہاں اس لئے لے کر آیا ہوں کہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں اپنے ساتھ لے جا کر نواب شان الدولہ کی بیٹی ماہ جبیں کے قدموں میں ڈال دوں گا۔ اگر وہ تمہیں معاف کر دے تو ٹھیک ورنہ اس کے سامنے تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی" ـــ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں مجھے چھوڑ دو ـــ مجھے مت مارو پلیز مجھے مت مارو ـــ

تم نے وعدہ کیا تھا" ـــ لارڈ نے اٹھ کر جلدی سے آگے کی طرف گھٹنے ٹیکتے ہوئے عمران کے پیر پکڑ لئے۔

"میں اپنے وعدے پر قائم ہوں ورنہ تمہاری لاش لے جانے تک مجھے زیادہ آسانی ہوتی" ـــ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اپنے پیر پیچھے ہٹا لئے۔

"مگر عمران صاحب، ناراک سے اسے پاکیشیا کیسے لے جایا جائے گا" ـــ بلیک زیرو بول پڑا کیونکہ کسی بھی آدمی کو اس کی مرضی کے خلاف اتنی دور نہیں لے جایا جا سکتا تھا۔

"اگر یہ زندہ نہیں جانا چاہتا تو مردہ ہی سہی۔ اس کی لاش صندوق میں بند ہو جائے گی اور صندوق پاکیشیا کے سفارت خانے سے سفارتی تحفظ کے ساتھ ایکریمیا سے پہنچ جائے گا میں تو اسے اس لئے زندہ لے جانا چاہتا تھا کہ شاید نواب شان الدولہ کی لڑکی ماہ جبیں اسے معاف کر دے وہ نرم دل خاتون ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے میں چلنے کے لئے تیار ہوں میں اس خاتون کے پیر پکڑ کر معافی مانگ لوں گا تم فکر نہ کرو میں طیارہ چارٹرڈ کرا لوں گا۔ کوئی نہیں روکے گا" ـــ لارڈ جلدی سے بول پڑا۔ اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی شاید اس کا مقصد بھی یہی تھا۔

نواب شان الدولہ کے محل کی رونق واپس لوٹ آئی تھی ماہ جبیں ہسپتال سے رخصت ہو کر واپس آگئی تھی اور پھر سے ملازم رکھ لئے گئے تھے لیکن ماہ جبیں یہاں آنے کے بعد مسلسل اداس رہتی تھی اس نے عمران کے بارے میں معلوم کرایا تھا لیکن اسے بتایا گیا تھا کہ عمران ملک سے باہر گیا ہوا ہے اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ نواب شان الدولہ کی تمام جاگیر فروخت کر کے تمام رقم نواب شان الدولہ ویلفیئر ٹرسٹ کے حوالے کر دے گی اور اس ٹرسٹ کے تحت جدید ترین اور وسیع ہسپتال، معیاری یتیم خانے، کالج اور سائنس لیبارٹریاں قائم کی جائیں گی۔ لیکن وہ اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھانے سے پہلے عمران سے مشورہ کر لینا چاہتی تھی اسی لئے اسے عمران کا شدت سے انتظار تھا وہ دن میں دو بار عمران کا پتہ کراتی لیکن ہر بار اسے یہی جواب ملتا کہ عمران کسی نجی کام کے سلسلہ میں ملک سے باہر گیا ہوا ہے اور وہ ہونٹ بھینچ کر رہ جاتی

اس وقت بھی وہ ایک آرام دہ کرسی پر بیٹھی یہی باتیں سوچ رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ملازم اندر آیا۔

"بی بی جی وہ علی عمران صاحب آئے ہیں" ـــــ ملازم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو" ـــ ماہ جبیں عمران کا نام سن کر بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"جی، انہوں نے یہی نام بتایا ہے علی عمران۔ ان کے ساتھ بہت سے آدمی ہیں ایک غیر ملکی عورت بھی ہے" ـــ ملازم نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ کہاں ہیں وہ" ـــ ماہ جبیں نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"جی۔ بڑے ڈرائنگ روم میں ہیں" ـــ ملازم نے جواب دیا اور ماہ جبیں بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی عام حالات میں چونکہ وہ انتہائی باوقار انداز کی حامل تھی اس لئے اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کر ملازم کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں لیکن عمران کا نام سنتے ہی ماہ جبیں کو شاید کسی وقار وغیرہ کی پرواہ نہ رہی تھی اور وہ بچوں کی طرح دوڑتی ہوئی راہداریوں میں بڑھتی ہوئی بڑے ڈرائنگ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"عمران ـــ عمران تم آگئے عمران" ـــ اندر داخل ہوتے ہی اس نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر جمی ہوئی تھیں جو بڑے دلآویز انداز میں مسکرا رہا تھا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار دوڑتی ہوئی جا کر عمران کے گلے سے اس طرح لپٹ گئی جیسے ننھی بچی اپنی ماں کے گلے سے لپٹ جاتی ہے۔

"تم کہاں چلے گئے تھے عمران! ___ تم کہاں چلے گئے تھے"
ماہ جبیں نے بلکتے ہوئے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے کسی نے اُسے یکلخت ایک جھٹکے سے عمران کے گلے سے واپس کھینچ لیا۔

"شرم نہیں آتی جواں مردوں سے اس طرح گلے سے لپٹتے ہوئے" ___ اسے کھینچنے والی غیر ملکی لڑکی نے انتہائی غضب آلود لہجے میں کہا، اس کی آنکھوں سے شرارے سے نکل رہے تھے۔

"کیا ۔ کیا مطلب تم کون ہو؟" ___ ماہ جبیں نے حیرت بھرے انداز میں سر سے پیر تک جولیا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ میری ساتھی جولیا نا فٹز واٹر ہیں ماہ جبیں، اور جولیا یہ ماہ جبیں ہیں ڈاکٹر ماہ جبیں ___ انہوں نے نفسیات میں پی۔ ایچ ڈی کیا ہوا ہے اور نواب شان الدولہ مرحوم کی بڑی بیٹی ہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں لیکن شاید اس کی اپنی نفسیات بگڑ گئی ہے جو غیر مردوں کے گلے سے لپٹ رہی ہے" ___ جولیا نے اُسی طرح غضب آلود لہجے میں پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اور یہ ماہ جبیں میری چھوٹی بہن ہے ۔ ثریا کی طرح" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے تعارف کو مکمل کرتے ہوئے کہا اور جولیا بری طرح چونک پڑی۔

کیا ___ کیا کہہ رہے ہو؟ ۔ چھوٹی بہن ثریا کی طرح" ___ جولیا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جس طرح ثریا میری چھوٹی بہن ہے اسی

طرح ماہ جبیں بھی میری چھوٹی بہن ہے ۔ کیوں ماہ جبیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماہ جبیں نے بڑے معصومیت بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوہ اوہ ویری سوری ماہ جبیں ___ اوہ میں کچھ اور سمجھی تھی۔ آئی ایم ویری سوری" ___ جولیا نے کہا اور پھر جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے خود ماہ جبیں کو گلے سے لگا لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گہرے اطمینان کی جھلکیاں موجود تھیں اور جب ڈرائنگ روم کے ہال میں ہلکے ہلکے قہقہے گونج اٹھے تو جولیا مسکراتی ہوئی علیحدہ ہوئی۔

"اوہ سوری عمران بھائی! تمہاری وجہ سے میں نے تمہارے مہمانوں کو بھی نظر انداز کر دیا تھا" ___ ماہ جبیں نے جلدی سے ڈرائنگ روم میں موجود افراد کی طرف دیکھتے ہوئے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں ماہ جبیں ۔ یہ سب بھی میری طرح بلا تکلف لوگ ہیں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ڈرائنگ روم میں اس وقت پوری سیکرٹ سروس موجود تھی۔ جوزف بھی ایک طرف کھڑا تھا اور پھر عمران نے باری باری سب کا تعارف کرا دیا۔ یہاں آنے سے پہلے عمران نے ان سب کو اس سارے کیس کے سلسلے میں بریف کر دیا تھا کیونکہ سیکرٹ سروس کے دوسرے ممبرز کو سرے سے ہی اس سارے کیس کا علم نہ ہوا تھا صرف چند ممبرز کو بلیک زیرو نے یہ کہہ کر نارک بھجوا دیا تھا کہ وہ وہاں پہنچ کر کال کا انتظار کریں لیکن وہ بھی بس انتظار ہی کرتے رہ گئے اور پھر نارا گوتے سے واپسی پر بلیک زیرو نے انہیں کال کر کے واپس پاکیشیا

جا سے کا کہہ دیا تھا البتہ عمران نے طاہر کے ساتھ جانے کے متعلق کسی کو کچھ نہ بتایا تھا اس لئے سوائے جوزف اور جوانا کے اور کسی کو معلوم نہ ہو سکا تھا کہ ایکسٹو بھی عمران کے ساتھ گیا تھا انہیں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ چونکہ یہ نجی مشن تھا اس لیے عمران اپنے ساتھ صرف جوزف اور جوانا کو ساتھ لے گیا تھا۔ جوزف اور جوانا کو بھی سمجھا دیا گیا تھا کہ وہ طاہر کے ساتھ جانے کے بارے میں کسی کو کچھ نہ بتائیں اور پھر واپسی پر عمران ان سب کو ساتھ لے کر نواب شان الدولہ کے محل میں لے آیا تھا کہ وہاں ان کی دعوت ہے اور راستے میں انہیں اس نے سارے واقعات بتا دیئے تھے۔

عمران نے سب کا ماہ جبیں سے باقاعدہ تعارف کرایا اور ماہ جبیں کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اتنے اچھے لوگوں سے مل کر بے حد خوش ہو رہی ہے۔

"ہم یہاں صرف دعوت کھانے ہی نہیں آئے بلکہ تمہیں یہ بتانے آئے ہیں ماہ جبیں کہ ہم سب بھائیوں نے مل کر اپنی چھوٹی بہن کا انتقام بھی لے لیا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ۔۔ کیا مطلب عمران بھائی"۔۔۔ ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑی۔

"جوزف جا کر جوانا سے کہو کہ وہ ماہ جبیں کے ملزم کو لے کر آجائے" ۔۔۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ملزم ۔۔ کون ملزم؟ کیا وہ خوفناک گنجے آدمی ۔۔ اوہ کس قدر

خوفناک لوگ تھے"۔۔۔ ماہ جبیں نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر سپر فائٹرز کے تصور سے خوف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"ابھی آجاتا ہے تم خود دیکھ لینا ۔۔ میں اسے ساتھ لے کر آیا ہوں تاکہ تمہیں یقین ہو جائے کہ جب تک تمہارے بھائی زندہ ہیں تمہیں ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا دوسرا سانس بھی نہ لے سکے گا"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جوزف اور جوانا لارڈ ڈراسن کو ہمراہ لئے اندر داخل ہوئے۔ لارڈ ڈراسن کی ناک پچکی ہوئی تھی۔ چہرے پر زخموں کے نشانات تھے۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

پہچان لو ماہ جبیں! یہی وہ لارڈ ڈراسن ہے ناں جس کے کہنے پر اس کے سپر فائٹرز نے تم پر، تمہاری بہن اور تمہارے والد پر تشدد کیا تھا۔ وہ گنجے جنہیں یہ سپر فائٹرز کہہ رہا تھا ان کی ہڈیاں توڑ دی گئی ہیں۔ اگر وہ سپر فائٹرز تھے تو تمہارا ایک بھائی سپریم فائٹر تھا۔ ہاں سپریم فائٹر"۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے چونک کر لارڈ ڈراسن کے ساتھ کھڑے جوانا کی طرف بے اختیار دیکھا یونکہ وہ سپریم فائٹر کا لفظ سنتے ہی اس کا ذہن فوری طور پر جوانا کی طرف گیا تھا اور جوانا نے صرف مسکرا دیا۔ جولیا کو کون بتاتا کہ جس کو عمران سپریم فائٹر کہہ رہا ہے وہ جوانا نہیں بلکہ اس کا پراسرار باس ایکسٹو ہے۔

"اوہ۔ تم اس کے ناپاک وجود کو یہاں کیوں لے آئے ہو میں اس بے رحم ۔۔ خود غرض اور کمینے شخص کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ۔۔

ماہ جبیں نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور منہ پھیر لیا۔

"سُن لیا تم نے لارڈ ڈراسن ۔۔۔ ماہ جبیں کا فیصلہ سن لیا۔ اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں نے کہا تھا کہ جو فیصلہ ماہ جبیں کرے گی اسی پر عمل ہوگا اور اس نے تمہاری موت کا فیصلہ کر دیا ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم تم مجھے معاف کر دو ماہ جبیں! مجھے معاف کر دو ۔۔۔ واقعی میں کمینہ ہو گیا تھا ۔۔۔ خود غرض ہو گیا تھا ۔۔۔ مجھے معاف کر دو" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے یکدم آگے بڑھ کر ماہ جبیں کے پیروں پر جھکتے ہوئے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"اگر تم ٹھیک ہی گئے ہو اور تم نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے تو ٹھیک ہے میں تمہیں معاف کرتی ہوں لیکن تم فوراً یہاں سے چلے جاؤ ۔۔۔ نکل جاؤ یہاں سے۔ میں تمہارا وجود یہاں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی" ۔۔۔ ماہ جبیں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"دیکھا لارڈ ڈراسن! میری چھوٹی بہن کتنا بڑا دل رکھتی ہے ۔۔۔ کتنی اعلیٰ ظرف ہے۔ اس نے تمہیں معاف کر دیا ہے حالانکہ تم اس کے باپ اور بہن کے قاتل ہو۔ کم از کم میں تمہیں کبھی معاف نہ کرتا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جوانا کو لارڈ کو لے جانے کا اشارہ کیا۔

"بہت بہت شکریہ ماہ جبیں! تم نے مجھے معاف کر کے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچاؤں

گا" ۔۔۔ لارڈ ڈراسن نے گلوگیر لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں اور پھر وہ مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جوانا خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"کاش جب عمران صاحب پہلے آئے تھے اس وقت میں انہیں یہ سب کچھ بتا دیتی تو شاید ابا حضور اور نسیمیں کی زندگیاں بچ جاتیں لیکن واقعی مقدرات اٹل ہوتے ہیں" ۔۔۔ ماہ جبیں نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے بھی آیا تھا عمران" ۔۔۔ جولیا نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"اوہ ہاں۔ ان کی والدہ اور بہن ثریا بھی آئی تھیں بہرحال اس وقت مجھے بیحد مسرت اور اطمینان ہو رہا ہے کہ میں اس دنیا میں اکیلی نہیں ہوں بلکہ اس قدر اچھے لوگ میرے بھائی ۔۔۔ میرے محسن اور میرے ہمدرد بھی موجود ہیں" ۔۔۔ ماہ جبیں نے بات کرتے کرتے پلٹ دی اور عمران مسکرانے لگا۔

"یہ سارے ہمدرد دعوت کھانے آتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ نواب شان الدولہ کی بیٹی کی دعوت بھی نوابانہ ہی ہو گی اس لئے اگر تم ان کے بھوکے معدوں سے ذرا ہمدردی کرو تو بہت سوں کا بھلا ہو جائیگا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور ماہ جبیں عمران کی بات سن کر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس پر طاری ہونے والا ٹریجک موڈ یکلخت بدل گیا۔

"اوہ یہ میرے لئے اعزاز ہوگا میں ابھی دعوت کے انتظامات کے لئے کہہ کر آتی ہوں" ۔۔۔ ماہ جبیں نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اٹھ کر

تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

" تم پہلے کیوں آئے تھے والدہ اور ثریا کے ساتھ" ـــــ ماہ جبیں کے جاتے ہی جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے عمران نے پوچھا۔

" وہ ـــ وہ دراصل اب کیا بتاؤں شرم آتی ہے۔ ثریا اور اماں بی نے مجبور کر دیا تھا" ـــــ عمران نے اس طرح لجاتے ہوئے انداز میں کہا جیسے وہ واقعی کوئی مشرقی لڑکی ہو اور اپنی شادی کی بات پر شرم سے دوہری ہوتی جا رہی ہو۔

" ہونہہ تو یہ بات ہے۔ پھر کیا ہوا تھا ـــ کیا ماہ جبیں کی بہن سمیں کے لئے مجبور کیا تھا تمہیں" ـــــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں۔ تم جانتی تو ہو ثریا کو ـــ کتنا اونچا معیار ہے اس کا ـــ بس اسے ماہ جبیں پسند آ گئی تھی اور پھر وہ صبح صبح اس وقت فلیٹ میں اماں بی کو لے کر پہنچ گئی جب میں نے سلیمان کو خصوصی ناشتے کا آرڈر دے رکھا تھا اور تم تو جانتی ہو اماں بی کی عادت" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ماہ جبیں کے لئے آئے تھے تم ـــ پھر پھر یہ تمہاری بہن کیسے بن گئی۔ اب تم نے مقدس رشتوں کو بھی دھوکا دینا شروع کر دیا ہے" ـــــ جولیا کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں بیک وقت غصہ اور بے بسی کے آثار نمودار تھے۔

"مم مم ـــ میرا مطلب ہے شادی سے پہلے تو سب بہنیں ہی ہوتی ہیں کیوں صفدر" ـــــ عمران نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا اور صفدر

کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اس سے امداد طلب کر رہا ہو۔

" بکواس مت کرو کیا ضرورت تھی مجھے دھوکہ دینے کی ـ میرا یہاں کون ہے ـ ٹھیک ہے تمہاری ماں بھی ہے ـ بہن بھی ـــ باپ بھی ـ تمہارے رشتہ دار بھی ہیں، عزیز و اقارب بھی اور میں یہاں اکیلی ہوں۔ میرا یہاں کوئی نہیں۔ بولو کون ہے میرا جس سے ڈر کر تم نے نہ صرف مجھے دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے بلکہ مقدس رشتوں کی توہین بھی کی ہے" ـــــ جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے اس نے منہ پھیر لیا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے تھے اور ماحول پر ایک بار پھر گہری سنجیدگی سی چھا گئی۔

" سنو جولیا! مجھے جھوٹ بولنے کی عادت نہیں ہے میں واقعی، اماں بی کے مجبور کرنے پر آ گیا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ کیا ہو گا۔ لیکن میرے کچھ کہنے یا کرنے سے پہلے ہی ماہ جبیں کی بہن سمیں نے اماں بی کو ناراض کر دیا۔ سمیں انتہائی بد دماغ اور بد تمیز لڑکی تھی چنانچہ اماں بی نے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ ثریا کو بھی جھاڑ دیا۔ اس طرح یہ معاملہ خود بخود ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ان لوگوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ سمیں کو گولیوں سے بھون ڈالا گیا۔ نواب شان الدولہ کو بھی ہلاک کر دیا۔ ماہ جبیں پر بھی بے پناہ تشدد کیا گیا لیکن اس کی زندگی بچ گئی اور جب ہسپتال میں اسے ہوش آیا تو اس کی دماغی کیفیت خراب ہو رہی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ اب اس دنیا میں اس کا کوئی نہیں رہ گیا۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ اس کا بھائی موجود ہے اسے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح اس کی ذہنی حالت سنبھل گئی اور وہ موت کے منہ میں جانے سے بچ گئی۔ بولو

میں نے غلط کیا ہے اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تمہارا بھی تو بھائی موجود ہے ـــ کہاں ہے تنویر ـــ یار بہن تمہیں پکار رہی ہے اور تم خاموش بیٹھے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"ماہ جبیں کو بہن بنالیا ہے تو جولیا کو بہن کہتے ہوئے کیا تمہارا منہ سوکھتا ہے ـــ کہو اسے بھی بہن" ـــــ تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے واہ! ـــ تم میرا یہ اکلوتا سکوپ بھی ختم کرنا چاہتے ہو۔ اس امید پر تو میں زندہ ہوں کہ شاید کبھی ـــ مم ـــ میرا مطلب ہے کہ شاید بہار آجائے۔ کیوں جولیا! ـــــ اب تم ہی بتا سکتی ہو کہ یہاں لفظ شاید درست رہے گا یا یقیناً" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ـــ خوامخواہ مجھے رُلا دیتے ہو" ـــــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سُن کر واقعی اس کے چہرے پر شفق پھوٹ پڑی تھی۔

"ارے ارے تم کیوں روؤ ـــــ روئیں تمہارے ـــ اوہ سوری! میرے رقیب ـــ یعنی کہ تنویر اور وہ نقاب دار ـــ ارے کیا نام ہے اس کا ـــ ہاں! وہ مرحوم وہ" ـــــ عمران نے ایسے لہجے میں کہا کہ سب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"مرحوم ـــ وہ کون ہے عمران صاحب" ـــــ؟ صفدر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ارے مرحوم کو ایکس نہیں کہتے ـــ جیسے ایکس پرائم منسٹر ـــ اسی طرح ایکسٹو" ـــــ عمران نے کہا۔

"شٹ اَپ! ـــ خبردار! جو باس کو مرحوم کہا ـــ زبان کھینچ لونگی

ہاں" ـــــ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــ اتنے ظلم کی کیا ضرورت ہے ـــ [illegible] کے بعد تو بیچارے شوہر کی زبان خود بخود حرکت کرنی ہی بھول جاتی ہے" ـــ عمران نے کہا اور ڈرائینگ رُوم بھر اوپر قہقہوں سے گونج اُٹھا۔

ختم شُد

تاروت شیطان اور اس کی ذریات کی ایک پراسرار شیطانی جہت جس کے ذریعے وہ پوری دنیا کو شیطانی جال میں جکڑنا چاہتے تھے۔

تاروت ایک ایسا شیطانی گروپ جس کی رہنمائی صدیوں پہلے کے ایک پجاری راہول کی روح کر رہی تھی۔

تاروت شیطانی جادو۔ جو انتہائی تیزی سے مصر اور دوسری دنیا میں اس انداز میں پھیلایا جا رہا تھا کہ خیر کی قوتیں مکمل طور پر بے بس ہو کر رہ جاتیں۔

اسرائیل جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو تاروتی جادو کے تحت لے آنے کے لئے تاروت کے بڑوں سے معاہدے کر لئے۔ پھر کیا ہوا؟

راہول پجاری صدیوں سے مصر کا ایک پجاری جس نے اپنی روح کو عالم ارواح میں جانے سے بچانے کے لئے اپنے معبد کو اس قدر خفیہ رکھا کہ مصر کے بڑے بڑے ماہرین آثار قدیمہ بھی اسے دریافت نہ کر سکے۔ لیکن؟

△ وہ لمحہ جب عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا کے ہمراہ راہول پجاری کے معبد کو تلاش کر کے کھولنے اور تاروت جادو کے خاتمے کے لئے مصر پہنچ گیا۔ لیکن؟

△ تاروت جادو کے پراسرار اور شیطان صفت آقاؤں، راہول پجاری کی روح کی شیطانی طاقتوں سمیت شیطان کی خوفناک ذریت [illegible] ساتھیوں کے درمیان ہونے والی انتہائی پراسرار دلچسپ، ہنگامہ خیز اور حیرت انگیز جدوجہد پر مبنی ایسی کہانی جس کی ہر سطر پر صدیوں کے اسرار پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں۔

△ خیر و شر کے درمیان ایسی جدوجہد جس میں ایک طرف شیطان اور اس کی خاص ذریات تھیں مگر دوسری طرف اکیلا عمران اور اس کے ساتھی تھے اور خیر کی کوئی بڑی طاقت بھی ان کی پشت پر نہ تھی۔

△ ایک ایسی پراسرار، دلچسپ، ہنگامہ خیز اور انتہائی حیرت انگیز کہانی جس کی ہر سطر پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی خیر کے لئے کی گئی بے پناہ اور پرخلوص جدوجہد کے نشانات ثبت ہیں۔

△ آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟ کیا تاروت جادو ختم ہو گیا — یا — عمران اور اس کے ساتھی شیطان کی بھینٹ چڑھا دیئے گئے؟

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بوگانو

مصنف مظہر کلیم ایم اے

بوگانو مصر کی ایک تنظیم جو درپردہ یہودیوں کے لئے کام کرتی تھی۔

بوگانو جس کے ہیڈکوارٹر کا علم اس کے اپنے آدمیوں کو بھی نہ تھا۔

بوگانو جس نے اپنے مشن کی خاطر پاکیشیا سے مادام تاؤ اور اپ لینڈ سے بیگم رضا کو اغوا کرلیا۔

بیگم رضا جو توصیف کی آنٹی اور اس کی منگیتر شہلا کی والدہ تھی۔

مادام تاؤ جو انتہائی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بوگانو کی خفیہ لیبارٹری کے تمام حفاظتی انتظامات کو شکست دے کر بیگم رضا سمیت واپس پاکیشیا پہنچ گئی۔ انتہائی حیرت انگیز کارکردگی۔

مادام تاؤ جو انتہائی دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اغوا کا انتقام لینے کی غرض سے بوگانو کے ہیڈکوارٹر میں اکیلی داخل ہوگئی۔ مادام تاؤ کا حیرت انگیز کردار۔

عمران جس نے مادام تاؤ کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مدد سے بوگانو کو تباہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ـــــ کیا واقعی وہ صرف مادام تاؤ کا انتقام لینا چاہتا تھا ـــــ یا ـــــ؟

جولیا طویل جدوجہد کے بعد جب جولیا کو علم ہوا کہ یہ سب کچھ عمران نے مادام تاؤ کا انتقام لینے کے لئے کیا ہے تو اس کا ردعمل کیا ہوا ـــــ حیرت انگیز ردعمل۔

بوگانو جس کے ہیڈکوارٹر میں دنیا کے جدید ترین حفاظتی انتظامات تھے اور جو ناقابل تسخیر تھے۔ تو کیا عمران اور اس کے ساتھی ان حفاظتی انتظامات کا شکار ہو گئے ـــــ یا ؟

عمران جو بوگانو کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنے کے لئے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانوں پر کھیل گیا ـــــ مگر انجام؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن
لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے ڈرامائی واقعات
اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس

عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے پناہ جدوجہد کی ایک ایسی کہانی ـــــ جو یادگار حیثیت کی حامل ہے۔

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

کارکس پوائنٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

کارکس پوائنٹ جو پاکیشیا کے فضائی دفاع کا اہم ترین آلہ تھا جس کی حفاظت انتہائی خصوصی طور پر کی جاتی تھی۔

کارکس پوائنٹ جسے پوری دنیا سے خفیہ رکھا گیا تھا تاکہ سپر پاورز اس کے بارے میں کچھ نہ جان سکیں۔

ڈاسن اناڈا کی سرکاری ایجنسی جسے کارکس پوائنٹ کے بارے میں علم ہو گیا۔

ڈیرکی ڈاسن کا ٹاپ ایجنٹ جو اپنی ساتھی گلوریا کے ساتھ کارکس پوائنٹ حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا پہنچ گیا۔

ڈیرکی جس کی آمد کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کو ہو گئی لیکن وہ اسے انتہائی کوشش کے باوجود ٹریس نہ کر سکے۔ کیوں؟

ڈیرکی جس نے گلوریا کے ساتھ مل کر نہ صرف [illegible] بلکہ بے شمار پاکیشیائی کمانڈوز کو بھی ہلاک کر دیا اور کوئی ان کا پتہ نہ چلا سکا۔

ڈیرکی جس کے تعاقب میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پاگلوں کی طرح دوڑتی رہی لیکن وہ آخری لمحات تک ان تک نہ پہنچ سکے۔ کیوں ——— ؟

- وہ لمحہ جب ڈیرکی اور گلوریا نے مشن کو ہر لحاظ سے مکمل کر لیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو واضح طور پر بھرپور شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

عمران جو زندگی میں پہلی بار سامنے آنے کی بجائے ہوٹل کے کمرے میں چھپنے پر مجبور ہو گیا۔ کیوں ——— ؟

- کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران واقعی شکست کھا گئے۔ یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ، منفرد واقعات

بے پناہ اور اعصاب شکن سسپنس سے بھرپور

ایک منفرد انداز کا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، منفرد اور یادگار ایڈونچر ناول

تاتار ڈیگرز

مصنف : مظہر کلیم ایم اے

تاتار ڈیگرز —— روسیاہ فیڈریشن کی ایک ریاست تاتارستان کی مسلم تنظیم جو تاتارستان کی آزادی کے لئے جدوجہد کر رہی تھی۔

تاتار ڈیگرز —— ایک ایسی تنظیم جو تاتارستان کی پارلیمنٹ سے آزادی کی قرارداد منظور کرانے کی خواہاں تھی۔ مگر ——؟

مادام ژاں —— تاتارستان کی روسیاہی انچارج۔ جس نے تاتار ڈیگرز کے خلاف کام کرتے ہوئے اسے مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا۔ کیسے ——؟

مادام ژاں —— جو تاتار ڈیگرز کے لئے موت کا فرشتہ ثابت ہوئی اور اس نے تاتار ڈیگرز کا مکمل خاتمہ کر دیا۔ کیا واقعی ——؟

ولیدوف —— تاتار ڈیگرز کا خفیہ چیف۔ جس نے تاتارستان کی آزادی اور تاتار ڈیگرز کی مدد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کر لیں۔

مادام عافیہ —— تاتار ڈیگرز سے تعلق رکھنے والی ایک تاتاری خاتون جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کے لئے بے پناہ غیر انسانی تشدد کو بھی انتہائی بہادری سے برداشت کیا۔ ایک دلچسپ اور انوکھا کردار۔

تاتار ڈیگرز —— جس کی مدد اور تاتارستان کی آزادی کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم تاتارستان پہنچ گئی اور پھر ایک خوفناک، طویل اور جان توڑ جدوجہد کا آغاز ہو گیا۔

- وہ لمحہ جب مادام ژاں نے تاتارستان کی آزادی کی قرارداد [illegible] کے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔
- وہ لمحہ جب تاتارستان کی آزادی کی قرارداد پر رائے شماری ہونی [illegible] ——؟
- کیا تاتار ڈیگرز ناکام ہو گئی۔ یا ——؟
- کیا عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز اپنے مشن میں کامیاب رہے؟
- کیا تاتارستان آزاد ہو گیا ——؟

شائع ہو گئی ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان